بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ نزل احسن الحدیث

بیاد

حضرت مولانا سید محمد داؤد غزنوی رحمہ اللہ

حضرت مولانا محمد اسماعیل سلفی رحمہ اللہ

ہفت روزہ

اہلِ حدیث

لاہور

مرکزی جمعیۃ اہلحدیث پاکستان کا ترجمان

مسلکِ اہلحدیث کا داعی

جلد: 47 | ۱۵ تا ۲۱ ذوالقعدہ ۱۴۳۷ھ 19 تا 25 اگست 2016ء | شمارہ: 33

کیا ہم نے قیامِ پاکستان کے مقاصد حاصل کر لیے؟

حرمین شریفین

عظمتِ حرمین پر جان بھی قربان ہے!

ہسپتال میں ہونے والی دہشت گردی میں بیرونی ہاتھ ملوث ہے

امیر محترم ساجد میر حفظہ اللہ

مملکت سعودی عرب

امن وامان کا راز توحید الٰہی اور شرعی حدود کا نفاذ!

سانحہ کوئٹہ

قسم اُٹھاتے وقت ان شاء اللہ کہنا.....؟!

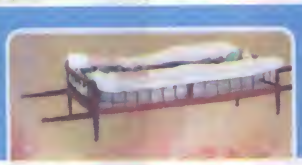

نماز جنازہ پڑھانے کا حقدار کون.....؟!

سجدوں کے درمیان رفع الیدین.....؟!

قرآن و سنت کی روشنی میں

درس قرآن

جناب پروفیسر احمد حماد حفظہ اللہ

عدمِ قبولیتِ دعا

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿يَاأَيُّهَا النَّاسُ كُلُوا مِمَّا فِي الْأَرْضِ حَلَالًا طَيِّبًا وَّلَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِينٌ﴾ (البقرة)

''لوگو! زمین پہ جتنی بھی حلال اور پاکیزہ چیزیں ہیں ان میں سے کھاؤ پیو اور شیطان کے پیچھے مت لگو، وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔''

حلال اور پاکیزہ چیزوں کو عقلِ سلیم اور فطرت نیک پسند کرتی ہے اللہ تعالیٰ اپنے مطیع فرماؤں کو حلال، پاکیزہ اور طیب چیزیں کھانے اور نیک اعمال کی بجا آوری کا حکم دیتا ہے اور یہ حکم الگ الگ اللہ تعالیٰ نے اپنے انبیاء علیہم السلام، مومنوں اور عوام الناس کو مختلف مقامات پر دیا ہے جس سے حرام کی سنگینی کا اظہار بھی ہو رہا ہے۔ مومنوں کو اللہ تعالیٰ نے حکم دیتے ہوئے فرمایا:

﴿يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُلُوا مِن طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ وَاشْكُرُوا لِلَّهِ إِن كُنتُمْ إِيَّاهُ تَعْبُدُونَ﴾ (البقرة)

''اے ایمان والو! جو پاکیزہ چیزیں ہم نے تمہیں دے رکھی ہیں انہیں کھاؤ پیو اور اللہ تعالیٰ کا شکر کرتے رہو اور خاص اسی کی عبادت کرو۔''

اسی طرح انبیاء کرام علیہم السلام کو حکم دیتے ہوئے فرمایا:

﴿يَاأَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوا مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَاعْمَلُوا صَالِحًا إِنِّي بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ﴾

''اے پیغمبرو! حلال چیزیں کھاؤ اور نیک عمل کرو۔ تم جو کچھ کرتے ہو اس سے میں بخوبی واقف ہوں۔'' (المؤمنون)

حلال وطیب کی اس قدر تلقین کے باوجود بھی جو انسان حرام کا لقمہ اپنے منہ میں لے جاتا ہے اس کے لیے آخرت میں سخت وعید ہے، مزید یہ کہ وہ حرام اللہ اور اس بندے کے درمیان حائل ہو جاتا ہے اور بندے کی دعاؤں کی قبولیت میں رکاوٹ بھی بنتا ہے۔ فرمان نبوی ﷺ ہے:

[أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ اللَّهَ طَيِّبٌ لَا يَقْبَلُ إِلَّا طَيِّبًا، وَإِنَّ اللَّهَ أَمَرَ الْمُؤْمِنِينَ بِمَا أَمَرَ بِهِ الْمُرْسَلِينَ...، ثُمَّ ذَكَرَ الرَّجُلَ يُطِيلُ السَّفَرَ، أَشْعَثَ أَغْبَرَ، يَمُدُّ يَدَيْهِ إِلَى السَّمَاءِ، يَا رَبِّ! يَا رَبِّ! وَمَطْعَمُهُ حَرَامٌ، وَمَشْرَبُهُ حَرَامٌ، وَمَلْبَسُهُ حَرَامٌ، وَغُذِيَ بِالْحَرَامِ، فَأَنَّى يُسْتَجَابُ لِذَلِكَ.]

''لوگو! اللہ تعالیٰ پاک ہیں اور پاک اعمال ہی قبول فرماتے ہیں جو حکم اللہ نے اپنے رسولوں کو دیا ہے وہی مومنوں کو بھی دیا ہے۔... راوی کہتے ہیں کہ پھر آپ ﷺ نے ایسے آدمی کا ذکر کیا جو لمبا سفر کر کے اللہ کے گھر میں آیا، جس کے چہرے پر سفر اور تھکن کے آثار نمایاں تھے، وہ اللہ کی طرف دست دعا بلند کر کے اللہ اللہ کی صدائیں بلند کرتا ہے اللہ فرماتے ہیں میں تیری دعا کیسے قبول کروں جبکہ حالت یہ ہے کہ تیرا کھانا حرام کا، تیرا پینا حرام ہے، تیرا لباس حرام کمائی کا اور تیری جسم کی پرورش بھی حرام سے ہوئی ہے۔''

دعاؤں کی قبولیت کے لیے ضروری ہے کہ تمام حرام ذرائع آمدن (سودی لین دین ہو یا تجارت کی ممنوعہ اقسام ہوں یا کسی غریب کا حق دبا کر حاصل کیا گیا مال) سے اجتناب کی اشد ضرورت ہے۔

درس حدیث

جناب پروفیسر عبدالرحمن لدھیانوی حفظہ اللہ

کبیرہ گناہ

فرمان نبوی ﷺ ہے: [عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ: الكَبَائِرُ: الإِشْرَاكُ بِاللَّهِ، وَعُقُوقُ الوَالِدَيْنِ، وَقَتْلُ النَّفْسِ، وَاليَمِينُ الغَمُوسُ.]

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''بڑے گناہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک بنانا، والدین کی نافرمانی، کسی انسان کو ہلاک کرنا اور جھوٹی گواہی دینا ہیں۔'' (بخاری)

رسول اکرم ﷺ اپنی امت کو دنیا و آخرت کی رسوائی سے بچانے کے لئے ہر ممکن کوشش فرماتے اور دین و دنیا کی بھلائی کے اصول بیان کر کے قیامت تک کے مسلمانوں کو عقائد و اعمال کی درستگی کی تعلیم دیتے تاکہ نیک اعمال کی رغبت اور برے کاموں سے نفرت پیدا ہو جائے۔ اس حدیث میں حضور اکرم ﷺ نے چار ایسے کام بیان فرمائے جن کا تعلق کبیرہ گناہوں کے ساتھ ہے۔ گناہ کی دو اقسام ہیں ایک کبیرہ اور دوسرے صغیرہ۔ کبیرہ گناہ توبہ کے بغیر معاف نہیں ہوتے جب کہ صغیرہ گناہ نیک اعمال کرنے سے ہی معاف ہو جاتے ہیں اسی بنا پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم سے کوئی گناہ سرزد ہو جائے تو اس کے فوراً بعد کوئی نیکی کر لو وہ نیکی اس گناہ کو ختم کرنے کا سبب بن جائے گی۔ وضو کرنے سے بہت سے صغیرہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ کبیرہ گناہوں میں کچھ کا تعلق عقائد کے ساتھ ہے اور کچھ کا معاشرے کے ساتھ ہے۔ جو فہرست اس حدیث میں بیان ہوئی ان میں پہلے نمبر پر کبیرہ گناہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک بنانا ہے۔ اللہ کریم کو سب سے زیادہ غصہ اسی بات پر آتا ہے کہ کوئی کسی کو اس کے ساتھ شریک بنائے، شرک کو ہی اللہ نے بہت بڑا ظلم قرار دیا ہے اور اعلان فرمایا ہے کہ میں ہر ایک کو معاف کر دوں گا مگر شرک کرنے والے کو کبھی معاف نہیں کروں گا۔ ہاں اگر مشرک موت سے پہلے پہلے شرک سے توبہ کر کے عقیدہ توحید پر قائم ہو جائے تو اللہ تعالیٰ سارے گناہوں کو معاف کر دے گا۔ دوسرا کبیرہ گناہ والدین کی نافرمانی ہے، والدین کی خدمت بہترین عبادت ہے اور ان کی نافرمانی اللہ کے غضب کو دعوت دیتی ہے۔ اس دور میں اکثر لوگ اس کبیرہ گناہ کے مرتکب پائے جاتے ہیں۔ والدین کا نافرمان دنیا میں بھی رسوا ہوتا ہے اور آخرت میں بھی عذاب میں رہے گا۔ تیسرا کبیرہ گناہ کسی انسان کو ناحق قتل کرنا ہے، انسانی جان بڑی قیمتی ہے اسے قتل کرنا صرف تین صورتوں میں جائز ہے وہ بھی حکومت کی ذمہ داری ہے کہ مکمل تحقیق کے بعد جرم ثابت ہو جائے تو اس کو قتل کروا دے، وہ شادی شدہ ہونے کے باوجود بدکاری کرے یا مرتد ہو جائے یا کسی انسان کو کسی وجہ کے بغیر قتل کر دے اس بڑے گناہ کی وجہ سے معاشرہ کا امن تباہ ہو جاتا ہے اور چوتھا کبیرہ گناہ جھوٹی گواہی دینا ہے۔ اس جرم میں بھی بہت سے لوگ ملوث پائے جاتے ہیں۔ ان چاروں کبیرہ گناہوں سے بچ کر آخرت بہتر بنانے کی فکر کرنا چاہیے۔

ایک ہوں مسلم حرم کی پاسبانی کے لیے!

اہل ایمان ہفتہ عشرہ سے اتحاد امت وعظمت حرمین شریفین کانفرنس کے لیے قائدین کے اعلان کے لیے سراپا انتظار تھے' اب جو بفضل اللہ تعالیٰ ۲۱ اگست ۲۰۱۶ء کو ۱۱ بجے جناح کنونشن سنٹر اسلام آباد میں امیر محترم سینیٹر پروفیسر ساجد ﷾ اللہ کی صدارت میں منعقد ہو رہی ہے۔ اس عظیم الشان' تاریخی اور بین الاقوامی کانفرنس میں امام مسجد نبوی' امام مسجد قبلۂ اول (فلسطین) سمیت بین الاقوامی شخصیات اور پاکستان کے مذہبی اور سیاسی قائدین شرکت فرمائیں گے۔ اس میں شرکت اور وفود کو آمادہ وتیار کرنے کے لیے مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان' اس کی ذیلی تنظیمات اہل حدیث یوتھ فورس' جمعیت اساتذہ اور سٹوڈنٹس فیڈریشن سراپا متعد ہو چکی ہیں۔ ان شاء اللہ یہ کانفرنس اپنے حجم' نظم وضبط' سکیورٹی اور پیغام کے حوالے سے تاریخی حیثیت کی حامل ہوگی۔ کانفرنس اس حوالہ سے بھی بڑی اہمیت رکھتی ہے کہ اس وقت مسلم امہ بہت سے مسائل سے دو چار ہے۔ ہنود ویہود' نصاریٰ اور صہیونی ایجنٹ' اہل اسلام' حرمین شریفین اور سعودی عرب کے خلاف سازشوں میں مصروف ہیں۔ ان کے مذموم ہتھکنڈوں کو ناکام بنانے کے لیے کسی قربانی سے دریغ نہیں کیا جائے گا۔ عظمت حرمین شریفین کی پاسبانی اور سرزمین حرمین سعودی عرب کی سالمیت کے تحفظ کے لیے یہاں کا بچہ بچہ کٹ مرنے کے لیے تیار ہے۔ ضرورت یہ ہے کہ امت میں اتحاد وہمہ جہتی کی قدریں توانا کی جائیں۔ کانفرنس کو کامیابی سے ہمکنار کرنے اور اسے تاریخ ساز بنانے کے لیے امیر محترم سینیٹر پروفیسر ساجد میر صاحب اور محترم ناظم اعلیٰ ڈاکٹر حافظ عبدالکریم صاحب کے بیرونی واندرونی اعلیٰ شخصیات سے رابطے اپنے عروج پر ہیں۔ اندرون ملک اپنی تنظیموں سے رابطہ اور کانفرنس میں شرکت کے لیے وفود کو آخری شکل دینے کے لیے سینئر نائب ناظم اعلیٰ مولانا محمد نعیم بٹ' امیر پنجاب پروفیسر حافظ عبدالستار حامد' ڈاکٹر پروفیسر عبدالغفور راشد ناظم ذیلی تنظیمات' مولانا میاں محمود عباس ناظم اعلیٰ پنجاب' حافظ ذاکر الرحمن صدیقی صدر اہل حدیث یوتھ فورس پاکستان اور فیصل افضل شیخ سیکرٹری جنرل اہل حدیث یوتھ فورس پاکستان' پروفیسر عتیق اللہ عمر صدر جمعیۃ اساتذہ پاکستان اور عبدالقدیر فاروقی صدر سٹوڈنٹس فیڈریشن پاکستان کانفرنس کے سلسلہ میں مختلف اضلاع کے دورے کر رہے ہیں تاکہ ضلعی' شہری تنظیمیں اپنے اپنے حلقہ سے قافلوں کو منظم کر سکیں۔ ضرورت یہ ہے کہ ہر شخص کو اسلام آباد پہنچنے کے لیے ابھی سے پروگرام طے کر لینا چاہیے۔

جیسا کہ عنوان سے واضح ہوتا ہے کہ کانفرنس بین الاقوامی اتحاد امت وعظمت حرمین شریفین کے لیے منعقد کی جا رہی ہے۔ سعودی عرب' حرمین شریفین کی سرزمین ہے۔ مہبط وحی کی سرزمین ہے۔ اسے کئی انبیاء کرام ﷺ کے قدوم میمنت لزوم اور رسول اللہ ﷺ کی جائے ولادت اور مدفن کا شرف حاصل ہے۔ یہ وہی سرزمین ہے جسے سلطان عبدالعزیز آل سعود نے جن نازک حالات اور کٹھن دور میں اور انتہائی بے سروسامانی کے عالم میں نجد' حائل' عسیر' حجاز' الاحساء وغیرہ کو جس حسن عمل اور جواں ہمتی سے ایک مرکز پر جمع کر دیا اس کی مثال پیش کرنے سے عرب کے بہت بڑے حصے کی تاریخ کے اوراق خالی ہیں۔ سعودی عرب کی سرزمین ہمیں پکار پکار کر کہہ رہی ہے کہ اس نے بلا امتیاز مذہب ومسلک سب کے لیے اپنے دامن کو وا کر رکھا ہے۔ اسی طرح حرمین شریفین میں کوئی فرقہ واریت نہیں۔ سبھی مسالک کے لوگ بلا امتیاز حج وعمرہ ادا کرتے ہیں اور اپنے اپنے مسلک کے مطابق نمازیں ادا کرتے ہیں۔

یہ حقیقت ہے کہ سعودی عرب ایک پر امن مملکت ہے یہاں فتنہ وفساد کے لیے کوئی جگہ نہیں۔ اس کی توحید وسنت کے نبوی منہج کے احیاء وبقا کے لیے مجاہدانہ تگ وتاز' مدبرانہ قیادت اور اس کی دینی شجاعت وحمیت کتاب وسنت کی تبلیغ واشاعت اور دینی اقدار کی ترویج کے حوالے سے عظیم تر خدمات قابل صد رشک وتحسین ہیں۔ پھر دینی علوم کی اشاعت وفروغ میں اس کا دائرہ پوری دنیا میں پھیلا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آل سعود کو حکمرانی کا جو سلیقہ اور اسلام کی خدمت کا جو مثالی جذبہ وطریقہ عطاء کیا ہے خیر القرون کے بعد اس کی مثال مشکل سے ملے گی۔ حرمین شریفین کی موجودہ عظیم توسیع' ادارہ قرآن پبلشنگ' اسلامی مراکز کا قیام' حجاج کرام کی خدمت' رابطہ عالم اسلامی' ادارۃ البحوث العلمیہ والافتاء والدعوۃ والارشاد اور جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ کی تاسیس آئندہ نسلوں کے لیے قابل فخر رہے گی۔ آج سعودی حکومت ساری دنیا میں عرب وعجم کے امتیاز کو بالائے طاق رکھتے ہوئے جس طرح اسلام اور مسلمانوں کی فلاح وبہبود پر بے دریغ دولت صرف کر رہی ہے وہ تمام مسلمانان عالم کی طرف سے شکریہ وتوصیف کی مستحق ہے۔

مدیر اعلیٰ
بشیر انصاری
ایم اے

مجلس ادارت
☆ جناب پروفیسر ڈاکٹر عبدالغفور راشد
☆ جناب پروفیسر عبدالرحمن لدھیانوی

اس شمارہ میں

درس قرآن وحدیث	1
اداریہ	2
احکام ومسائل	4
اسراف کی مذمت.....(خطبہ حرم)	6
مملکۃ التوحید والامن	9
قیام پاکستان کے مقاصد.....ایک جائزہ	10
محمد بن سعود سے سلمان بن عبدالعزیز تک	12
سعودی عرب میں امن وامان کا راز	14
شاہ عبدالعزیز بن عبدالرحمن آل سعود	17
منزل کی تمنا ہے تو کر جہد مسلسل	20
اخبار الجماعہ	21

ادارہ سے جملہ خط کتابت ایڈیٹر کے نام اور ترسیل زر منیجر کے نام کی جائے

پتہ ہفت روزہ "اہل حدیث" چوک اہل حدیث (المعروف سی چوک) 106 راوی روڈ لاہور۔ 54000
فون: 042-37720257 فیکس: 042-37725525
E-mail: weeklyahlehadith@yahoo.com

سالانہ زر تعاون بھیجنے کے لیے
① میزان بینک برانچ کوڈ: 0211 اکاؤنٹ نمبر: 0100270239
② یو بی ایل U.B.L اکاؤنٹ نمبر: 0321-4332168

بدل اشتراک
سالانہ	600/- روپے
ششماہی	350/- روپے
بذریعہ وی پی	650/- روپے
بیرونی ممالک سے	6000/- روپے
فی پرچہ	20/- روپے

سینیٹر پروفیسر ساجد میر نے مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے لئے "السٹر پرنٹ ان" شاہ خالد ٹاؤن جی ٹی روڈ شاہدرہ لاہور سے چھپوا کر 106 راوی روڈ لاہور سے جاری کیا۔

۱۹۳۲ء میں جب جلالۃ الملک سلطان عبدالعزیز بن عبدالرحمٰن آل سعود نے جزیرۃ العرب کے مختلف علاقوں کو ایک سلسلہ میں منسلک کر کے ایک متحدہ سلطنت قائم کی۔ قرآن وسنت کو مملکت کا آئین قرار دے کر اور عملاً اس کا نفاذ کر کے دنیا میں ایک مثال قائم کی تھی۔ جس سے ملک اتحاد اور امن وامان کا گہوارہ بن گیا۔ اسی دوران شاہ عبدالعزیز رحمہ اللہ نے ایک سیاح سے گفتگو کرتے ہوئے کہا تھا کہ ''الحمد للہ! ہمارے ملک میں ایک ہی دین اور ایک ہی مذہب ہے۔ ایک ہی امام کے پیچھے نماز پڑھتے ہیں۔ ہمارے عقیدے کے مطابق تمام مسلمان بھائی بھائی ہیں۔ ایک مسلمان کا دوسرے مسلمان سے ''السلام علیکم'' کہہ دینے کے معنی یہ ہیں کہ دونوں اللہ تعالیٰ کی حفظ وامان وسلامتی میں آگئے۔ تمام مسلمان کلمۂ توحید پر جمع ہیں۔ تمام حبل اللہ المتین کو مضبوطی سے تھامے ہوئے ہیں۔ اس بنیاد پر ہماری سلطنت قائم ہے۔ ہم سلطنت کے لیے حریص نہیں ہیں اور نہ فخر وغرور اور تن پروری کے لیے حکومت کرتے ہیں۔ زمین اللہ کی ہے ہم سمجھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی یہ امانت ہمارے سپرد کی ہے۔ لہٰذا ہم پوری کوشش کرتے ہیں کہ زیادہ سے زیادہ ایمانداری کے ساتھ یہ امانت ادا کریں۔ ہمیں شرک سے نفرت ہے۔ اگر ہمیں تمام مشرک ملکوں کی فرمانروائی بھی پیش کی جائے تو ہم اسے ہرگز منظور نہ کریں۔ حقیقی مسلم وہ ہے جو اپنے دین کے اصول کی پیروی کرتا ہے۔ جو کوئی کفار کی تقلید کرتا ہے وہ نہ اپنے دین میں کوئی بھلائی حاصل کر سکتا ہے نہ دنیا میں۔''..... تاریخ شاہد ہے کہ صحرائے عرب کے باشندے صدیوں سے قتل وغارت گری اور جرم وگناہ کے عادی تھے۔ صرف صحراء نہیں بلکہ حجاز کے باشندے بھی کسی نظام وحکومت کی اطاعت کے عادی نہ تھے۔ لیکن سلطان عبدالعزیز آل سعود رحمہ اللہ کا تدبر' حکمت عملی اور قرآن وسنت کے نظام کی برکت سے مملکت میں امن وامان' اتحاد ویکجہتی' نظم وضبط اور وسائل کی فراوانی ہوگئی۔ آج سعودی عرب کے حکمران اپنے والد بزرگوار سلطان عبدالعزیز آل سعود کی پالیسیوں پر گامزن ہیں۔ اور ان کے وسائل دنیا کے مجبور ومقہور مسلمانوں کے لیے حاصل ہیں۔

آخر میں ہم سب اہل اسلام سے گزارش کریں گے کہ وہ کانفرنس کو کامیاب بنانے کے لیے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کریں۔ اور جناح کنونشن سنٹر اسلام آباد میں جوق در جوق' شوق در شوق اور قافلہ در قافلہ پہنچیں تا کہ کنونشن سنٹر کو بھی تنگی داماں کا گلہ پیدا ہو جائے۔

کوئٹہ ہسپتال میں ہونے والی دہشت گردی میں بیرونی ہاتھ ملوث ہے۔ سینیٹر پروفیسر ساجد میر

امریکہ بھارت' افغانستان مل کر پاکستان کو کمزور کر رہے ہیں۔ اس سے پہلے بھی بلوچستان میں را کی مداخلت کے ثبوت اقوام متحدہ کو دیے گئے تھے

امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان سینیٹر پروفیسر ساجد میر نے کہا ہے کہ مریکہ بھارت، افغانستان مل کر پاکستان کو کمزور کر رہے ہیں۔ کوئٹہ ہسپتال میں ہونے والی دہشت گردی میں بیرونی ہاتھ ملوث ہے۔ بھارت کشمیر کی تحریک آزادی سے بوکھلا گیا ہے اور پوری دنیا میں اس کا مکروہ چہرہ بے نقاب ہو گیا ہے۔ ردعمل میں اس نے پاکستان کو نشانہ بنایا ہے۔ اس سے پہلے بھی بلوچستان میں را کی مداخلت کے ثبوت اقوام متحدہ کو دیے گئے تھے۔ اب پھر اس نے بزدلانہ کارروائیاں شروع کر دی ہیں۔ کوئٹہ ہسپتال میں ہونے والی دہشت گردی سکیورٹی اداروں کی ناکامی کا منہ بولتا ثبوت بھی ہے۔ بہترین وسائل کے باجود ہمارے انٹیلی جینس اداروں کو دہشت گرد چکمہ دے جاتے ہیں' یہ صورتحال افسوس ناک ہے۔ دشمن ہمیشہ اپنی سازشوں میں کامیاب کیوں ہو جاتا ہے؟ ناظم اعلیٰ ڈاکٹر حافظ عبدالکریم نے کہا کہ دہشت گرد گروہوں کو قانون کی گرفت میں لا کر سخت کارروائی کی جائے۔ ہم بلوچستان کے امن پسند شہریوں کے ساتھ دکھ کی اس گھڑی میں شریک ہیں، حکومت ملک سے دہشت گردی کے خاتمے کے لئے تمام وسائل بروئے کار لائے اور اس کے لئے ہر ممکن تعاون کیا جائے گا۔

امیر محترم نے سارک کانفرنس میں چوہدری نثار کے خطاب کو سراہتے ہوئے اسے مجاہدانہ قرار دیا

امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان سینیٹر پروفیسر ساجد میر نے سارک کانفرنس میں وزیر داخلہ چوہدری نثار علی خاں کے خطاب کو سراہتے ہوئے اسے مجاہدانہ قرار دیا ہے۔ حکومت کو اپنی خارجہ پالیسی چوہدری نثار کی تقریر کی روشنی میں ترتیب دینی چاہیے۔ لندن پہنچنے پر پاکستانی کمیونٹی کی طرف سے دیے گئے استقبالیہ سے خطاب کرتے ہوئے ان کا کہنا تھا کہ کشمیر میں بھارت کا مکروہ اور ظالمانہ چہرہ پوری دنیا کو دکھانا چاہیے۔ چوہدری نثار نے بھارتی وزیر داخلہ کو آئینہ دکھا کر پوری قوم کی ترجمانی کی ہے۔ اسی ترجمانی کی ضرورت ہماری وزارت خارجہ کو بھی ہونی چاہیے۔ ہم کب تک مصلحت کا شکار رہیں گے۔ اب وقت آگیا ہے کہ کشمیر میں بھارتی ظلم وبربریت کے خلاف منظم سفارت کاری کی جائے اور بھرپور طور پر کشمیریوں کی جدوجہد آزادی کا ساتھ دیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ کشمیریوں کی چوتھی نسل پاکستان کی خاطر قربانیاں دے رہی ہے۔ ہمیں ان کی قربانیوں کی قدر کرنی چاہیے اس لیے کہ وہ تکمیل پاکستان کی جنگ لڑ رہے ہیں۔ کشمیری عوام بھی بھارت کا اٹوٹ انگ والا خواب چکنا چور کرنے کی پوری صلاحیت رکھتے ہیں۔ اس تناظر میں حکومت پاکستان نے بھی کشمیریوں کی ہر حوالے سے امداد ومعاونت کا دلیرانہ راستہ اختیار کیا ہے۔ چنانچہ آج جس طرح بھارتی بڑھتے مظالم کیخلاف مسئلہ کشمیر کے حل کیلئے بھارت پر اقوام عالم کا دباؤ بڑھ رہا ہے اس سے کشمیریوں کی آزادی کی منزل قریب آنے کا عندیہ ملتا ہے۔ چوہدری نثار اور حکومت پاکستان کے موقف سے کشمیریوں کی جدوجہد کو مزید تقویت حاصل ہوگی اور موجودہ صورتحال کا تقاضا بھی یہی ہے کہ کشمیر پر پاکستان کے موقف میں کوئی نرمی اور کشمیریوں کی جدوجہد میں کوئی کمی پیدا نہ ہونے دی جائے کیونکہ آج ''کشمیر بنے گا پاکستان'' محض نعرہ نہیں حقیقت بننے جا رہا ہے۔

احکام و مسائل

جناب مولانا حافظ ابو محمد عبدالستار الحماد حفظہ اللہ
مرکز الدراسات الاسلامیہ
سلطان کالونی میاں چنوں ضلع خانیوال پاکستان
فون نمبر Mob.: 0300-4178626 - 065-2663317
ای میل Email: markaz.dirasat@gmail.com

سجدوں کے درمیان رفع الیدین

سوال ایک اشتہار دیکھا ہے کہ دو سجدوں کے درمیان بھی رفع الیدین کرنا چاہیے' اس کے متعلق متعدد احادیث کا حوالہ دیا گیا ہے' ہمارے لیے یہ ایک نئی بات ہے' کیا سجدوں کے درمیان رفع الیدین کرنا ثابت ہے؟

جواب جن احادیث میں رفع الیدین کا ذکر ہے' وہ نماز میں متعدد مقامات پر کیا جاتا ہے۔ جیسا کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی درج ذیل حدیث سے معلوم ہوتا ہے:

''رسول اللہ ﷺ جب نماز شروع فرماتے' جب رکوع کرتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو رفع الیدین کرتے' لیکن سجدوں میں ایسا نہیں کرتے تھے۔'' (بخاری: ۷۳۵)

اس حدیث میں سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما صراحت کے ساتھ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سجدے میں جاتے یا سجدے سے اٹھتے وقت رفع الیدین نہیں کرتے تھے۔ جن روایات میں سجدہ سے سر اٹھاتے وقت رفع الیدین کرنے کا ذکر ہے وہ صحیح نہیں ہیں' جن کی کچھ تفصیل حسب ذیل ہے:

- سیدنا مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ سے مروی ایک حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب سجدے سے سر اٹھاتے تو رفع الیدین کرتے تھے۔ (نسائی' التطبیق: ۱۰۸۸)

اس روایت میں ایک راوی سعید بن ابی عمرو مدلس ہے اور وہ عن سے بیان کرتا ہے۔ اس کے استاد قتادہ بھی مدلس ہیں' انہوں نے اپنے استاد سے تصریح سماع نہیں کی۔

- سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنے کندھوں کے برابر ہاتھ اٹھاتے جب نماز شروع کرتے' جب رکوع کرتے اور جب سجدے میں جاتے۔ (مسند امام احمد)

اس روایت کو اسماعیل بن عیاش الحمصی نے عبدالرحمٰن بن ہرمز الاعرج سے روایت کیا ہے اور اسماعیل بن عیاش کی روایت غیر متابعین سے ضعیف ہوتی ہے جیسا کہ اہل علم جانتے ہیں۔

- سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ تکبیر تحریمہ کے وقت اور سجدے میں جاتے وقت رفع الیدین کرتے تھے۔ (مجمع الزوائد: ج ۲' ص ۱۰۲)

اس روایت کے ضعیف ہونے کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ خود ان کی صراحت ہے' رسول اللہ ﷺ سجدوں میں رفع الیدین نہیں کرتے تھے' جیسا کہ صحیح بخاری کا حوالہ پہلے گذر چکا ہے۔

- سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رکوع اور سجدے میں رفع الیدین کیا کرتے تھے۔ (مسند ابی یعلی: ج ۶' ص ۳۰۹۹)

اس کی سند میں حمید الطویل ایک راوی مدلس ہے جو صیغہ عن سے بیان کرتا ہے۔ اس بناء پر یہ روایت قابل استدلال نہیں۔ اس کے علاوہ اس میں ایک راوی عبدالوہاب الثقفی ہے جسے عمر کے آخری حصہ میں اختلاط ہو گیا تھا' بہر حال اس قسم کی جملہ روایات ضعیف ہیں۔ جبکہ ان کے مقابلے میں صحیح بخاری کی روایت صحیح ترین ہے جس میں سجدے کے رفع الیدین کی نفی آئی ہے۔ اس صحیح روایت کو چھوڑ کر ضعیف یا کم از کم متنازعہ روایات پر عمل کرنا دانشمندی نہیں ہے۔ اگرچہ ہمارے ہاں کچھ اہل علم نے سیدنا مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ سے مروی روایت کی سند کو جید کہا ہے اور کبھی کبھار اس پر عمل کرنے کو جائز قرار دیا ہے تاکہ دونوں قسم کی احادیث پر عمل ہو جائے لیکن ہمارے رجحان کے مطابق یہ روایت بھی قابل حجت نہیں ہے۔ واللہ اعلم!

جنازہ پڑھانے کا حقدار کون ہے؟

سوال ہمارے ہاں عام طور پر خیال کیا جاتا ہے کہ جنازے کا حقدار میت کا بیٹا ہے۔ یہ بات کہاں تک صحیح ہے؟ کیا خیر القرون میں اس پر کوئی عمل ثابت ہے تو اس کی وضاحت کریں۔

جواب جنازہ کے استحقاق کے متعلق اہل علم کے ہاں تین آراء حسب ذیل ہیں:

- حاکم یا اس کا نائب جنازہ پڑھانے کا زیادہ حق دار ہے' اگر وہ نہ ہو تو قاضی' اگر وہ بھی موجود نہ ہو تو محلے کا امام نماز جنازہ پڑھائے۔
- جنازہ پڑھانے کا وہ زیادہ حق دار ہے جس کے لیے میت نے جنازہ پڑھانے کی وصیت کی ہو۔ جیسا کہ متعدد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی وصیت کے مطابق جناز پڑھائے گئے' اگر ایسا نہیں تو حاکم' اگر وہ موجود نہ ہو تو اس کے رشتے دار زیادہ حق دار ہیں۔
- اس کا قریبی رشتہ دار جنازہ پڑھانے کا زیادہ حق رکھتا ہے' کیونکہ میت کے متعلق مخلصانہ جذبات اقرباء میں زیادہ ہوتے ہیں۔

ہمارے رجحان کے مطابق حاکم یا اس کا نائب زیادہ حق رکھتا۔ جیسا کہ سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہما کا جنازہ سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے گورنر سیدنا سعید بن العاص رضی اللہ عنہ نے پڑھایا' سیدنا حسین رضی اللہ عنہ نے نماز جنازہ کے لیے انہیں خود آگے کیا تھا' وہ جنازہ پڑھاتے وقت رو رہے تھے۔ (مستدرک الحاکم: ج ۳' ص ۱۹۰)

واضح رہے کہ سیدنا سعید بن العاص رضی اللہ عنہ بڑے جلیل القدر صحابی ہیں اور وہ سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف سے مدینہ طیبہ کے گورنر تھے انہیں فتنوں سے انتہا کی نفرت تھی انہوں نے سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ رہتے ہوئے کسی جنگ میں شرکت نہیں کی۔

اس حیثیت کو بھی پیش نظر رکھا جائے کہ ہر جگہ اور ہر وقت حاکم وقت یا اس کا نائب میسر نہیں ہوتا پھر آج کل تو حاکم وقت بھی نا اہل اور نالائق ہیں جو جنازہ پڑھانے کی اہلیت نہیں رکھتے لہٰذا مسجد کا حقیقی حاکم اس کا امام ہی ہوتا ہے لہٰذا دیگر نمازوں کی طرح نماز جنازہ کا استحقاق بھی مسجد کے مستقل امام کا ہے الا یہ کہ میت نے کسی کو جنازہ پڑھانے کی وصیت کی ہو اس صورت میں جسے وصیت کی گئی ہے وہی میت کا جنازہ پڑھائے گا۔ واللہ اعلم!

عدت وفات کے لوازمات

سوال میرے والد وفات پا گئے ہیں میری والدہ عدت وفات کے لوازمات کے متعلق معلومات حاصل کرنا چاہتی ہیں اس کی وضاحت فرما دیں۔

جواب احادیث کے مطابق جس عورت کا خاوند فوت ہو جائے اسے عدت وفات کو پورا کرنا ہوگا اور اس کے لوازمات بھی پورے کیے جائیں اس کی تفصیل حسب ذیل ہے:

۞ جس عورت کا خاوند فوت ہو جائے اس کی عدت چار ماہ دس دن ہے جیسا کہ قرآن میں ہے: ''تم میں سے جو لوگ فوت ہو جائیں اور بیویاں چھوڑ جائیں وہ عورتیں اپنے آپ کو چار مہینے دس دن عدت میں رکھیں۔'' (البقرہ:۲۳۴)

اگر بیوہ حاملہ ہو تو اسے وضع حمل تک عدت گذارنا ہوگی خواہ وضع حمل جلدی ہو جائے یا اسے دیر لگ جائے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اور حاملہ عورتوں کی عدت وضع حمل ہے۔'' (الطلاق:۴)

اس کے لوازمات یہ ہیں:

① عورت دوران عدت شدید ضرورت کے علاوہ گھر سے باہر نہ نکلے۔ مثلاً بیماری کی وجہ سے ہسپتال جانا کرایہ پر مکان میں رہائش ہو اور کرایہ دینے کی مالی استطاعت نہ ہو سرکاری ملازمت کی شکل میں زیادہ چھٹی نہ مل سکتی ہو گھر کا ماحول خراب ہو وہاں اس کی عزت و ناموس کو خطرہ ہو۔ وغیرہ

② عورت عدت کے ایام میں خوبصورت لباس زیب تن نہ کرے اسے سادہ لباس پہننا چاہیے۔ حدیث میں ہے کہ عورت دوران عدت رنگ دار سرخ و بھڑکیلے کپڑے نہ پہنے نہ سرمہ لگائے اور نہ خوشبو استعمال کرے۔ (مسلم الجنائز:۹۳۸)

③ عورت دوران عدت کسی طرح کی خوشبو استعمال نہ کرے ہاں ایام مخصوصہ سے فراغت کے بعد خوشبو استعمال کر سکتی ہے جیسا کہ اس کی صراحت حدیث میں ہے۔

④ اسے زیورات سے بھی اجتناب کرنا ہوگا۔ وہ زیورات ہار کی شکل میں ہوں یا کنگن کی صورت میں حتی کہ گھڑی اگر زیب و زینت کے لیے ہے تو اسے بھی اتار دینا چاہیے البتہ ٹائم دیکھنے کی نیت سے اسے استعمال کیا جا سکتا ہے۔

⑤ میک اپ کا جتنا بھی سامان ہے اس کے استعمال سے بھی پرہیز کرنا چاہیے حتی کہ دوران عدت سرمہ بھی نہیں لگانا چاہیے۔ البتہ عام استعمال کی اشیاء استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ مثلاً پانی اور صابن استعمال کیا جا سکتا ہے بہر حال جو چیزیں خوبصورتی کے لیے استعمال کی جاتی ہیں وہ سب ناجائز ہیں۔ بوقت ضرورت گفتگو کرنے ٹیلی فون سننے میں کوئی حرج نہیں۔ واللہ اعلم!

قسم اٹھاتے وقت ان شاء اللہ کہنا

سوال قسم اٹھاتے وقت اگر ان شاء اللہ کہہ دیا جائے تو اس کا کیا فائدہ ہے؟ قرآن و حدیث کی روشنی میں اس کی وضاحت کریں۔

جواب سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے قسم اٹھاتے وقت ان شاء اللہ کہہ لیا تو وہ حانث نہیں ہوگا۔'' (ابوداؤد الادب:۳۲۶۲)

اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جب کوئی قسم اٹھاتے وقت ان شاء اللہ کہہ لیتا ہے پھر وہ اگر قسم کو پورا نہ کر سکے تو اس پر کوئی کفارہ نہیں۔ مثلاً یوں کہے: ''اللہ کی قسم! میں ان شاء اللہ یہ کام ضرور کروں گا پھر وہ اگر کام نہ کر سکے تو اس پر کوئی کفارہ نہیں۔ اس لیے مذکورہ بالا حدیث کے پیش نظر قسم اٹھاتے وقت ان شاء اللہ ضرور کہنا چاہیے تاکہ قسم کو پورا نہ کر سکنے کی صورت میں کفارہ ادا کرنے سے بچ جائے۔ نیز ایسا کرنے سے قسم کو پورا کرنے میں سہولت بھی پیدا ہو جاتی ہے۔ واللہ اعلم!

.....۞۞.....

اسراف کی مذمت

امام مسجد الحرام
فضیلۃ الشیخ
ڈاکٹر صالح بن حمید حفظہ اللہ

مترجم —— جناب محمد عاطف الیاس
نظرثانی —— جناب حافظ یوسف سراج
تاریخ —— 2 ذوالقعدہ 1437ھ / 5 اگست 2016ء

حمد وثناء کے بعد:

میں اپنے آپ کو اور آپ سب کو اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرنے کی تلقین کرتا ہوں۔ اللہ آپ کی نگہبانی فرمائے، اللہ سے ڈرتے رہو۔ اللہ کے یہاں برتری کا پیمانہ نہ مال ہے اور نہ طاقت۔ اللہ کے یہاں تو برتری کا پیمانہ تقویٰ ہی ہے۔ اللہ کے بندے! لوگوں میں اپنے مقام کی فکر چھوڑ دے اور دیکھ کہ اللہ کے یہاں تیرا کیا مقام ہے۔ غور وفکر کر کہ کتنے لوگ زمین تو معروف ہیں مگر آسمان میں گمنام ہیں اور کتنے زمین میں گمنام ہیں اور آسمان میں معروف ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے قبولیت کو مخفی رکھا ہے تاکہ انسان کا دل نرم رہے۔ اسی طرح توبہ کا دروازہ کھلا رکھا ہے تاکہ بندے کی امید برقرار رہے۔ زندگی کا دارومدار آخری اعمال پر رکھا ہے اس لیے کہ کوئی شخص اپنے اعمال کے پر پھولنے نہ لگے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۝ وَ اَنِيْبُوْٓا اِلٰى رَبِّكُمْ وَ اَسْلِمُوْا لَهٗ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ الْعَذَابُ ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ ۝ وَ اتَّبِعُوْٓا اَحْسَنَ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ الْعَذَابُ بَغْتَةً وَّ اَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ۝﴾

''(اے نبیؐ) کہہ دیجیے کہ اے میرے بندو! جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے، اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو جاؤ، یقیناً اللہ سارے گناہ معاف کر دیتا ہے، وہ تو غفور ورحیم ہے۔ پلٹ آؤ اپنے رب کی طرف اور مطیع بن جاؤ قبل اِس کے کہ تم پر عذاب آ جائے اور پھر کہیں سے تمہیں مدد نہ مل سکے۔'' (الزمر)

اے مسلمانو! اللہ تعالیٰ نے زندگی کی بقا، کمال، عزت، سعادت، علم، صحت، قوت، تعمیر وترقی اور حکومت، سب کا دارومدار مال ہی پر رکھا ہے۔ اس طرح مال زندگی کی بنیاد ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَ لَا تُؤْتُوا السُّفَهَآءَ اَمْوَالَكُمُ الَّتِيْ جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ قِيٰمًا﴾ (النساء: 5)

''اور اپنے وہ مال جنہیں اللہ نے تمہارے لیے زندگی کے قیام کا ذریعہ بنایا ہے، نادان لوگوں کے حوالہ نہ کرو۔''

یعنی جس مال کو اللہ تعالیٰ نے آپ کی زندگی کی بنیاد بنایا ہے اور جس کے ساتھ تمام مصلحتیں وابستہ رکھی ہیں اسے غیر محفوظ نہ چھوڑ دو۔

اللہ تعالیٰ نے مال کو زندگی کی زیب وزینت بنایا ہے: فرمایا:

﴿اَلْمَالُ وَ الْبَنُوْنَ زِيْنَةُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا﴾

''یہ مال اور یہ اولاد محض دُنیوی زندگی کی ایک عارضی آرائش ہے۔'' (الکہف: 46)

مال کی حفاظت دین اسلام میں ایک اہم ضرورت ہے۔ اسے ان لازم چیزوں میں شامل کیا گیا ہے کہ جن کے بغیر دین ٹھیک طرح قائم نہیں ہو سکتا اور دنیا کے معاملات بھی ٹھیک طرح نہیں چل سکتے۔

علامہ ابن قیمؒ بیان کرتے ہیں:

''جان رکھو کہ اللہ تعالیٰ نے مال کو ایک بنیادی چیز بنایا ہے' اس کی حفاظت کا حکم دیا ہے اور اسے مردوں، عورتوں اور بچوں میں سے نادان لوگوں سے بچائے رکھنے کا حکم دیا ہے۔''

سلف صالحین بیان کرتے ہیں:

''بلندی حاصل کرنے کے لیے کام کرنا پڑتا ہے اور کام کرنے کے لیے مال کی ضرورت ہوتی ہے۔''

اسی لیے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''فضول خرچی میں پڑ جانا میرے نزدیک فقر وفاقے سے زیادہ خطرناک ہے۔ کیونکہ تنگی ہو تو کسی چیز کی کمی نقصان نہیں دیتی اور تنگی نہ ہو تو کسی چیز کی کثرت بھی مفید نہیں رہتی۔''

اسلامی شریعت نے مال کمانے سے منع نہیں کیا۔ اسے سنبھالنے اور بڑھانے سے بھی نہیں روکا بلکہ ان چیزوں کا حکم دیا ہے۔ شریعت نے حرام کیا ہے تو غلط طریقوں سے مال کمانے کو اور ناجائز طریقوں سے خرچ کرنے کو حرام کیا ہے۔

اسلامی شریعت نے مال کمانے سے منع نہیں کیا۔ اسے سنبھالنے اور بڑھانے سے بھی نہیں روکا بلکہ ان چیزوں کا حکم دیا ہے۔ شریعت نے حرام کیا ہے تو غلط طریقوں سے مال کمانے کو اور ناجائز طریقوں سے خرچ کرنے کو حرام کیا ہے۔

بھائیو! جن اسباب کی بدولت ہماری امت بلندی کے آسمان کا تارہ بنتی ہے ان میں سے ایک عظیم ترین سبب مال کی حفاظت بھی ہے۔ سوچ سمجھ کر خرچ کرنا اور خرچ کرنے کے بہتر ذرائع سے لوگوں کو آگاہ کرنا بھی ہے۔ امت کی عزت اس میں نہیں کہ وہ اپنے دسترخوانوں پر رنگ رنگ کے کھانے رکھے بلکہ اس کی عزت اس میں ہے کہ اس کے باشندے صحتمند ہوں، بلند ہمت والے ہوں، دور اندیش ہوں، عظیم حوصلے والے ہوں اور بلندیوں پر نگاہ رکھنے والے ہوں۔

کھانے پینے کی چیزیں اور دنیا کی زیب وزینت اس سے کم تر ہے کہ اس پر یوں ٹوٹ پڑا جائے جس طرح کہ آج کے دور میں کچھ بھائی ٹوٹ پڑتے نظر آتے ہیں۔

بھائیو! فضول خرچی کا لازمی نتیجہ فقر وفاقہ ہے۔ فضول خرچی کرنے والا اپنی خواہش پوری کرنے کے لیے ہاتھ کھول کر خرچ کرتا ہے۔ حتیٰ کہ یوں بھی ہوتا ہے کہ سمجھ دار والدین جن گھروں کو میانہ روی کے ساتھ خرچ کرتے ہوئے چلاتے ہیں وہی گھر بعد میں فضول خرچ اولاد کے ہاتھ آ جاتے ہیں اور وہ نفس کو لگام دیے بغیر فضول خرچی

کرتے جاتے ہیں' یہاں تک کہ گھر ٹوٹ جاتے ہیں اور کمائی ضائع ہو جاتی ہے۔ یہی حقیقت میں فضول خرچی کا انجام ہے اور یہی اسراف کا نتیجہ ہے۔

جب انسان دنیا کی زیب وزینت سے دل لگا لیتا ہے تو طویل زندگی کی خواہش بھی اس کے دل میں پلنے لگتی ہے، قربانی اور ہمدردی کے جذبات بھی جاتے رہتے ہیں، عزت اور بلند حوصلہ بھی ختم ہو جاتا ہے۔ اسراف کرنے والوں کی ہمت پست ہو جاتی ہے، خواہشات نفس انہیں سنجیدہ اور اہم امور سے دور لیجاتی ہیں اور ان کی سوچنے سمجھنے کی تخلیقی صلاحیت سلب کر لیتی ہیں۔

یہ بات تو سب جانتے اور مانتے ہیں کہ عقلمند اور دانا بننے کے لیے مشکلات سہنا پڑتی ہیں، مشکل گھاٹیاں چڑھنا پڑتی ہیں اور خطرے مول لینا پڑتے ہیں۔ فضول خرچی کرنے والا کمزور دل اور دور اندیشی سے عاری ہوتا ہے۔ جبکہ بلند حوصلے والا، زندگی کا مشن رکھنے اور اسے حاصل کرنے کے لیے تگ ودو کرنے والا دنیا کی فضولیات سے دور ہوتا ہے، وہ اپنی خواہشات پر قابو پا لیتا ہے۔ امیدیں بھی وہی پوری کر سکتا ہے جو نفس کی خواہشوں کو پس پشت ڈال دے۔

جو لوگ پیٹ بھر بھر کر کھاتے ہیں اور کھانے پکانے کے نت نئے انداز اپناتے رہتے ہیں، وہ عظیم کاموں کے لیے موزوں نہیں ہوتے اور ان کی بزدلی انہیں عزت اور قربانی سے دور کر دیتی ہے۔

مسلمان بھائیو! فضول خرچی انسان کو ظلم اور طغیانی پر اکساتی ہے، کیونکہ فضول خرچی کرنے والے کا مقصد شہوات نفس کی تسکین ہوتا ہے۔ اس طرح وہ بے دریغ حرام یا حلال ذرائع سے کمانے کی کوشش میں رہتا ہے، دوسروں کے مال پر غیر شرعی طریقوں سے اور مشکوک ذریعوں سے ہاتھ ڈالتا رہتا ہے۔ کیونکہ جب شہوات نفس انسان پر چھا جائیں تو وہ امانتوں کا خیال نہیں کرنے دیتیں، ایسے لوگ خواہشات نفس کی پیروی کرتے ہیں اور دنیا کی دل فریب زینت حاصل کرنے میں لگے رہتے ہیں۔

فضول خرچی بھلائی کے کاموں میں مال خرچ کرنے میں اور نیکی کے دوسرے کاموں میں رکاوٹ ہے۔ فضول خرچی کرنے والے کی ساری توجہ خواہشات نفس کی تسکین کی طرف ہی ہوتی ہے۔ وہ کھانے پینے میں، پہننے میں، اٹھنے بیٹھنے میں اور سواری کرنے میں خواہشات نفس پوری کرنے میں لگا رہتا ہے۔ فضول خرچی کرنے والے فقرا، سوالیوں اور حاجتمندوں پر اپنے ہاتھ تنگ کر لیتے ہیں جبکہ با عزت لوگ انہیں دل کھول کر دیتے ہیں تا کہ انہیں اللہ تعالیٰ کی خوش نودی حاصل ہو سکے۔ انہیں اپنی ذمہ داری کا احساس ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی نعمت کا اعتراف بھی ہوتا ہے۔ وہ کھلے دل کے لوگ ہوتے ہیں، جو بھائیوں کا خیال رکھتے ہیں اور دوسروں کے احساسات کا خیال کرتے ہیں۔

اے مسلمانو! فضول خرچی کرنے والا اپنے مال کی حفاظت نہیں کر سکتا۔ کہا جاتا ہے کہ جو اپنے مال کی حفاظت کر لیتا ہے اس کا دین اور اس کی عزت محفوظ ہو جاتی ہے۔

جب بشر بن حارث کو خبر ملی کہ کچھ لوگوں نے وراثت میں فضول خرچی سے کام لیا ہے تو انہوں نے کہا:

''میانہ روی سے خرچ کیا کرو! کیونکہ مالداری میں بھوکے سو جانا محتاجی میں پیٹ بھر کے سونے سے بہتر ہے۔''

سیدنا ابو الدرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''خرچ کرنے میں میانہ روی برتنا انسان کی سمجھ داری کی علامت ہے۔''

جب انسان بے نیاز ہو جاتا ہے تو اس میں سرکشی آ جاتی ہے۔ فرمان الٰہی ہے:

﴿وَ لَوْ بَسَطَ اللّٰهُ الرِّزْقَ لِعِبَادِهٖ لَبَغَوْا فِي الْاَرْضِ﴾ (الشوری: 27)

''اگر اللہ اپنے سب بندوں کو کھلا رزق دے دیتا تو وہ زمین میں سرکشی کا طوفان برپا کر دیتے۔''

اسی طرح فرمایا:

﴿كَلَّآ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَيَطْغٰٓى ۝ اَنْ رَّاٰهُ اسْتَغْنٰى ۝﴾ (العلق)

''ہرگز نہیں، انسان سرکشی کرتا ہے۔ اس بنا پر کہ وہ اپنے آپ کو بے نیاز دیکھتا ہے۔''

اے مسلمانو! اس دور میں اسراف کی بیماری بڑے عجیب انداز میں پھیل گئی ہے۔ کچھ لوگ فضول خرچی کرتے جاتے ہیں جبکہ دوسرے لوگ قرضہ لے کر فضول خرچی کرتے ہیں، اس لیے کہ ایسی رسموں اور رواجوں میں حصہ لے سکیں جن سے وہ خود بے نیاز ہیں۔ یہ اس دور کی خاصیت ہے کہ یہ مادیت پرستی ہے اور اس میں خواہشات کی بڑی اہمیت ہے اور اس میں بہت سے لوگ غفلت کے شکار نظر آتے ہیں۔

بھائیو! فضول خرچی کا اثر انسان کی صحت پر بھی نظر آتا ہے۔ سیدنا مقداد بن معد یکرب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''پیٹ وہ بدترین برتن ہے جسے ابن آدم بھرتا ہے۔ ابن آدم کے لیے اتنے لقمے ہی کافی ہیں جتنے اس کے جسم کی توانائی بحال رکھ سکیں۔ تاہم اگر ضرورت محسوس ہو تو پیٹ ایک حصہ کھانے کے لیے، دوسرا پینے کے لیے اور تیسرا حصہ سانس کے لیے رکھ لینا چاہیے۔'' (ترمذی' نسائی' امام ابن ماجہ)

مسلمان بھائیو! فضول خرچی انسان کو ظلم اور طغیانی پر اکساتی ہے، کیونکہ فضول خرچی کرنے والے کا مقصد شہوات نفس کی تسکین ہوتا ہے۔ اس طرح وہ بے دریغ حرام یا حلال ذرائع سے کمانے کی کوشش میں رہتا ہے۔

کھانے میں زیادتی کرنا، پیٹ بھر کر کھانا، کھانے پر کھانا کھاتے جانا اور نفس کی تمام خواہشات پوری کرتے جانا دراصل نفس کو اذیت دینے کے مترادف ہے۔ یہ رویہ صحت بگاڑ دیتا ہے، مال ضائع کر دیتا ہے، ہمت پست کر دیتا ہے۔ مسلمان تو شریعت کے ادب کو مد نظر رکھتے ہوئے حسب ضرورت کھاتا ہے، جبکہ کافر خواہش پوری کرنے کے لیے کھاتا ہے۔ اگر کھانے کی نگہداشت کر لی جائے تو صحت بھی بحال رہے اور مال بھی وافر رہے۔

علمائے اسلام کی نصیحتوں میں سے ایک عمدہ نصیحت وہ ہے جو ابن ہبیرہ نے فرمائی تھی۔ انہوں نے کہا:

''کسی مسلمان کو ضرورت سے زیادہ نہیں کھانا چاہیے کیونکہ یہ کھانا تمام لوگوں میں ضرورت کے مطابق تقسیم کیا گیا ہے۔ جو شخص اپنی ضرورت سے زیادہ کھانا کھاتا ہے وہ دوسرے کا اتنا حق مارتا ہے جتنا اس نے اپنی ضرورت سے زیادہ کھایا ہوتا ہے۔''

کہا جاتا ہے کہ دسترخوان پر ضرورت سے زیادہ کھانے کی اقسام رکھنا فضول خرچی ہے۔ اسی طرح اپنے

لیے مختلف قسم کے کھانے بنانا بھی فضول خرچی ہے۔

امام احمد بیان کرتے ہیں:

''انسان بھائیوں کے ساتھ خوشی سے کھاتا ہے، فقراء کے ساتھ ایثار کرتے ہوئے کھاتا ہے، دنیا داروں کے ساتھ سمجھ داری کے ساتھ کھاتا ہے اور علماء کے ساتھ سیکھتا ہوا اور ادب کو ملحوظ رکھتے ہوئے کھاتا ہے۔''

بھائیو! آج کی دنیا فضول خرچی کی راہ پر چل پڑی ہے۔ شاپنگ کی دوڑ میں وہ اپنے آپ کو ہلاک کر رہی ہے۔ آج ایسے لوگ بھی نظر آتے ہیں جن کی نگاہ مٹی سے، بلکہ مٹی سے ملتی جلتی چیزوں سے آگے ہی نہیں بڑھتی۔ وہ ہر پیش کی جانے والی چیز خریدنے کے لیے تیار ہو جاتے ہیں۔ ایسے لوگ ''شاپنگ فوبیا'' بلکہ ''شاپنگ کے پاگل پن'' کا شکار ہیں۔

کپڑوں میں فضول خرچی، پہننے میں فضول خرچی، میک اپ میں فضول خرچی اور بناوٹ کے نت نئے طریقوں میں فضول خرچی! لوگ اپنے مال خرچ کرتے چلے جاتے ہیں، ہلاکت کے راستے اپنائے جاتے ہیں، اخلاق سے گرے ہوئے اعمال کے مرتکب ہوتے جاتے ہیں۔ خوشی اور غمی میں فضول خرچی! معاشرتی اجتماعات میں فضول خرچی! سب سے بڑھ کر نکاح کے حق مہر میں من مانی رقموں کی وصولی! فنکشنز میں فضول خرچی، کھانے پینے کی اشیا میں فضول خرچی! اور پھر کھانے کا بیشتر حصہ کوڑے کرکٹ کی نذر! ہم ناشکری سے اللہ کی پناہ چاہتے ہیں۔

سفر میں بھی فضول خرچی! اللہ معاف فرمائے، غیر شرعی سفروں پر بہت فضول خرچی۔ ایک برائی کے ساتھ دوسری برائی جمع ہو جاتی ہے۔ پانی اور بجلی کے استعمال میں، لائیٹوں اور اے سی کے استعمال میں فضول خرچی! پانی میں فضول خرچی! وہ کہ جو موجود ہو تو سب سے سستی چیز، اور اگر نہ ہو تو سب سے بیش قیمت! اللہ آپ کی نگہبانی فرمائے! اللہ کی نعمتوں کی قدر کیجیے!

جس طرح افراد کی فضول خرچی قابل مذمت ہے، اسی طرح جماعتوں، کمیٹیوں، کمپنیوں، اداروں اور حکومتوں کی فضول خرچی بھی قابل مذمت ہے کیونکہ اس کے نتائج بہر حال انتہائی سنگین ہیں اور ملک کی معیشت پر اس کا مہلک اثر پڑتا ہے۔ کبھی تو بڑے بڑے ادارے، (اللہ معاف فرمائے) دیوالیہ ہو جاتے ہیں۔ فضول خرچی کا نتیجہ ندامت اور افسوس کے سوا اور کیا ہو سکتا ہے؟ فرمان الٰہی ہے:

﴿وَ لَا تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُوْلَةً اِلٰى عُنُقِكَ وَ لَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ فَتَقْعُدَ مَلُوْمًا مَّحْسُوْرًا ۝﴾

''نہ تو اپنا ہاتھ گردن سے باندھ رکھو اور نہ اسے بالکل ہی کھلا چھوڑ دو کہ ملامت زدہ اور عاجز بن کر رہ جاؤ۔'' (الإسراء)

اللہ کے بندو! آپ کا دین دنیا سے بے نیاز ہونے کی ترغیب دیتا ہے، دنیا کے ساز وسامان کے ذریعے بے نیاز ہونے کی ترغیب نہیں دیتا۔ وہ اس لیے کہ لوگ درہم ودینار کے غلام بن کر نہ رہ جائیں۔ جو تھوڑے مال کو حقیر سمجھتا ہے وہ زیادہ کو بھی حقیر ہی سمجھے گا، جو قلیل کو ضائع کرتا ہے وہ کثیر کو بھی ضائع ہی کرے گا۔ دنیا میں گناہ کمائے گا اور آخرت میں ندامت کا سامنا کرے گا۔

فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿فَلَوْ لَا كَانَ مِنَ الْقُرُوْنِ مِنْ قَبْلِكُمْ اُولُوْا بَقِيَّةٍ يَّنْهَوْنَ عَنِ الْفَسَادِ فِي الْاَرْضِ اِلَّا قَلِيْلًا مِّمَّنْ اَنْجَيْنَا مِنْهُمْ ۚ وَ اتَّبَعَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مَاۤ اُتْرِفُوْا فِيْهِ وَ كَانُوْا مُجْرِمِيْنَ ۝ وَ مَا كَانَ رَبُّكَ لِيُهْلِكَ الْقُرٰى بِظُلْمٍ وَّ اَهْلُهَا مُصْلِحُوْنَ ۝﴾

''پھر کیوں نہ اُن قوموں میں جو تم سے پہلے گزر چکی ہیں ایسے اہل خیر موجود رہے جو لوگوں کو زمین میں فساد برپا کرنے سے روکتے؟ ایسے لوگ نکلے بھی تو بہت کم، جن کو ہم نے ان قوموں میں سے بچا لیا، ورنہ ظالم لوگ تو انہی مزوں کے پیچھے پڑے رہے جن کے سامان انہیں فراوانی کے ساتھ دیے گئے تھے اور وہ مجرم بن کر رہے۔ تیرا رب ایسا نہیں ہے کہ بستیوں کو ناحق تباہ کر دے حالانکہ ان کے باشندے اصلاح کرنے والے ہوں۔'' (ھود)

دوسرا خطبہ

حمد وثناء کے بعد:

انسانی جسم کی کچھ ایسی ضرورتیں ہیں جنہیں پورا نہ کرنا اس کے ساتھ زیادتی ہے۔ قابل مذمت تو اسراف کرنے والوں کا طریقہ ہے۔ اسراف قابل مذمت تو ہے لیکن اس وقت کہ جب انسان اعتدال اور میانہ روی کی حدود سے تجاوز کر جائے۔ اس میانہ روی سے کہ جس کی طرف اللہ تعالیٰ نے یوں اشارہ فرمایا ہے:

﴿يٰبَنِيْۤ اٰدَمَ خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَّ كُلُوْا وَ اشْرَبُوْا وَ لَا تُسْرِفُوْا ۚ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ ۝﴾ (الأعراف)

''اے بنی آدم! ہر عبادت کے موقع پر اپنی زینت سے آراستہ رہو اور کھاؤ پیو اور حد سے تجاوز نہ کرو، اللہ حد سے بڑھنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔''

اسی طرح فرمایا:

﴿قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِيْنَةَ اللّٰهِ الَّتِيْۤ اَخْرَجَ لِعِبَادِهٖ وَ الطَّيِّبٰتِ مِنَ الرِّزْقِ ۚ قُلْ هِيَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا خَالِصَةً يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ ۚ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۝﴾ (الأعراف)

''اے محمد! ان سے کہو کس نے اللہ کی اُس زینت کو حرام کر دیا جسے اللہ نے اپنے بندوں کے لیے نکالا تھا اور کس نے خدا کی بخشی ہوئی پاک چیزیں ممنوع کر دیں؟ کہو، یہ ساری چیزیں دنیا کی زندگی میں بھی ایمان لانے والوں کے لیے ہیں، اور قیامت کے روز تو خالصتاً انہی کے لیے ہوں گی اِس طرح ہم اپنی باتیں صاف صاف بیان کرتے ہیں اُن لوگوں کے لیے جو علم رکھنے والے ہیں۔''

حقیقت یہ ہے کہ درمیانی راہ ہی اللہ کے بندوں کی راہ ہے۔ اس راہ کی طرف اللہ تعالیٰ نے یوں اشارہ فرمایا:

﴿وَ الَّذِيْنَ اِذَاۤ اَنْفَقُوْا لَمْ يُسْرِفُوْا وَ لَمْ يَقْتُرُوْا وَ كَانَ بَيْنَ ذٰلِكَ قَوَامًا ۝﴾ (الفرقان)

''جو خرچ کرتے ہیں تو نہ فضول خرچی کرتے ہیں نہ بخل، بلکہ ان کا خرچ دونوں انتہاؤں کے درمیان اعتدال پر قائم رہتا ہے۔''

قابل مذمت تو ناجائز طریقہ ہے۔ وہ مال قابل مذمت ہے جسے اپنی جگہ پر نہ استعمال کیا جائے، جس کا بندہ غلام بن جائے، جس پر بندہ دل نچھاور کرنے لگے اور جو انسان کو اللہ سے اور روز آخر سے یا گھر والوں اور بھائیوں کے حقوق سے غافل کر دے۔

جب یہ کہا جاتا ہے کہ اسراف میں بھلائی نہیں تو یہ بھی کہا جاتا ہے کہ خیر میں بھی اسراف درست نہیں۔

سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مملکۃ التوحید والامن

تحریر
جناب مولانا عبدالغفار ریحان

جد الانبیاء سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے التجا کی کہ

﴿رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا﴾ (النحل: 126)

''اے میرے رب! اس شہر کو امن والا بنا دے۔''

جسے اللہ تعالیٰ نے شرف قبولیت سے نوازا اور اہل مکہ کے لیے بطور نعمت ارشاد فرمایا:

﴿اَوَ لَمْ يَرَوْا اَنَّا جَعَلْنَا حَرَمًا اٰمِنًا وَّ يُتَخَطَّفُ النَّاسُ مِنْ حَوْلِهِمْ﴾ (العنکبوت: 67)

''کیا انہوں نے دیکھا نہیں کہ ہم نے حرم کو امن والا بنا دیا حالانکہ ان کے اردگرد سے لوگ اچک لیے جاتے ہیں۔'' مزید فرمایا:

﴿الَّذِيْٓ اَطْعَمَهُمْ مِّنْ جُوْعٍ وَّ اٰمَنَهُمْ مِّنْ خَوْفٍ﴾ (قریش)

''وہ ذات جس نے انہیں بھوک میں کھانا کھلایا اور خوف میں امن دیا۔''

اللہ تعالیٰ نے امن وامان کا بنیادی سبب اپنی توحید کو قرار دیا ہے:

﴿اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ لَمْ يَلْبِسُوْٓا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ الْاَمْنُ﴾ (الانعام: 82)

''وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے اپنے ایمان کو شرک کے ساتھ مخلوط نہیں کیا انہی لوگوں کے لیے امن ہے۔''

انبیاء علیہم السلام کا مشن بھی توحید کو قائم کرنا اور شرک کا خاتمہ تھا۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَ مَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا نُوْحِيْٓ اِلَيْهِ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدُوْنِ﴾ (الأنبیآء)

''آپ سے پہلے ہم نے جو بھی رسول بھیجا اس کی طرف ہم نے یہی وحی کی کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں پس تم میری ہی عبادت کرو۔''

آپ ﷺ نے بھی اسی مشن کی خاطر تکالیف برداشت کیں اور ہجرت پر مجبور ہوئے جب اللہ تعالیٰ نے آپ کو طاقت وقوت اور سلطنت وحکمرانی عطا کی تو آپ ﷺ نے اپنے زیر نگین علاقوں میں عملی طور پر توحید کو قائم کرتے ہوئے شرک کے تمام مظاہر ذوالخلصہ اور عزیٰ وغیرہ تمام بتوں کا خاتمہ کروایا:

﴿وَ قُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَ زَهَقَ الْبَاطِلُ ۭ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا﴾ (الإسراء)

''فرما دیجیے کہ حق آچکا ہے اور باطل نابود ہوگیا' یقیناً باطل کو نابود ہی ہونا تھا۔''

پکی قبر چونکہ شرک کا بہت بڑا ذریعہ بنتی ہے اس لیے آنحضرت ﷺ نے پکی قبر بنانے سے منع فرمایا:

[عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: "نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ يُجَصَّصَ الْقَبْرُ، وَأَنْ يُقْعَدَ عَلَيْهِ، وَأَنْ يُبْنَى عَلَيْهِ".] (صحيح مسلم)

''آنحضرت ﷺ نے قبر کو پختہ بنانے' اس پر بیٹھنے اور اس پر عمارت بنانے سے منع کیا ہے۔

مجدد ملت شیخ محمد بن عبدالوہاب رحمہ اللہ کی دعوت اصلاح کے بعد سعودی حکمرانوں نے بالالتزام توحید کی اشاعت اور شرک کی بیخ کنی کو اپنا شعار بنایا ہے۔

سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے اپنے شاگرد ابوالہیاج الاسدی سے فرمایا:

[أَلَا أَبْعَثُكَ عَلَى مَا بَعَثَنِي عَلَيْهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ؟ "أَنْ لَا تَدَعَ تِمْثَالًا إِلَّا طَمَسْتَهُ وَلَا قَبْرًا مُشْرِفًا إِلَّا سَوَّيْتَهُ".] (مسلم)

''کیا میں تجھے اس مشن پر نہ بھیجوں جس پر مجھے رسول اللہ ﷺ نے روانہ کیا تھا؟ ہر مورتی کو ہٹا دے اور ہر اونچی قبر کو برابر کر دے۔''

توحید کی اشاعت اور شرک کی بیخ کنی آنحضرت ﷺ کے بعد حکمرانوں کی ذمہ داری ہے نہ کہ یہ پرائیویٹ معاملہ ہے بلکہ اسلامی حکومت کی اولین ذمہ داری ہے کہ وہ دین کی بنیاد اور انبیاء علیہم السلام کے مشن کو دنیا میں جاری رکھیں۔

مجدد ملت شیخ محمد بن عبدالوہاب رحمہ اللہ کی دعوت اصلاح کے بعد سعودی حکمرانوں نے بالالتزام توحید کی اشاعت اور شرک کی بیخ کنی کو اپنا شعار بنایا ہے۔ سعودی عرب میں کوئی پکی قبر نہیں۔ بلکہ فوت شدہ حکمرانوں' علماء وصلحاء اور عوام کی قبریں بھی گمنام اور بے نشان ہیں جس سے شرک کا شائبہ تک نہیں ہوتا۔

شاہ فیصل مرحوم جب ساٹھ کی دہائی میں پاکستان کے دورے پر تشریف لائے تو انہیں کراچی مزار قائد پر چادر چڑھانے کے لیے کہا گیا تو انہوں نے اس سے انکار کر دیا کہ یہ کام جائز نہیں۔ سعودی عرب کا جھنڈا کلمہ توحید پر مشتمل ہے اور کلمہ والا یہ جھنڈا کبھی سرنگوں نہیں ہوا۔ سعودی عرب میں کہیں بھی شرک کا شائبہ تک نہیں' مسلمان کے لیے توحید بہت بڑی طاقت ہوتی ہے ع

بازو تیرا توحید کی قوت سے قوی ہے

توحید کی علمبردار سعودی حکومت کے فرماں روا کا کردار دنیا کو حیران وپریشان کر گیا' جب دنیا کا طاقتور ترین حکمران صدر اوباما انڈیا کا دورہ کرنے کے بعد پاکستان کو نظر انداز کرتے ہوئے شاہ عبداللہ کی وفات پر تعزیت اور شاہ سلمان کو مبارکباد دینے سعودی عرب کے دارالحکومت ریاض پہنچا تو دورانِ استقبال عصر کی نماز کا وقت ہوگیا۔ جونہی دار الحکومت کی فضا ندائے حق' کلمہ توحید کی آواز سے گونجی' تو شاہ سلمان صدر اوباما کو تنہا چھوڑ کر اپنے رفقاء کے ہمراہ نماز عصر کی ادائیگی کے لیے مسجد کی طرف چل پڑے کہ اللہ سب سے بڑا ہے۔ اس کے حکم کے سامنے سب ہیچ ہیں ؎

وہ اک سجدہ جسے تو گراں سمجھتا ہے
دیتا ہے آدمی کو ہزار سجدوں سے نجات

شاہ سلمان نے دنیا بھر کے مسلمانوں کا سر فخر سے بلند کر دیا کہ صدر اوبامہ مہمان ضرور ہے' دنیا کا طاقتور ترین حکمران ہے مگر توحید کا تقاضا یہی تھا کہ اب اللہ کی طرف سے نماز کے لیے بلاوا آگیا ہے۔ اب کائنات کے بادشاہ کے سامنے سجدہ ریز ہونا ہی قابل ترجیح ہے اور وہی مقدم ہے۔

توحید کی برکت سے سعودی عرب میں امن وامان' سکون واطمینان دنیا کے کسی بھی خطے سے بڑھ کر ہے جبکہ دیگر علاقوں کے لوگ امن وامان کو ترستے ہیں کیونکہ وہ توحید کی لذت سے آشنا نہیں اور شرک وبدعت کے رچے بسے ماحول میں زندگی گذارتے ہیں۔

.....

قیامِ پاکستان کے مقاصد

ایک جائزہ

جناب سینیٹر پروفیسر ساجد میر حفظہ اللہ

جس مقصد کے لیے جو چیز تخلیق کی جاتی ہے اگر اس سے انحراف کیا جائے تو نتائج منفی نکلتے ہیں۔ مصائب وتکالیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ آج پاکستان ستر سال کا ہونے جارہا ہے۔ اگر ہم اس کی تخلیق پر غور کریں کہ یہ کیسے معرض وجود میں آیا، اسکے مقاصد کیا تھے اور جو ہم آج اسکے ساتھ سلوک کررہے ہیں، یہ مقاصد کے ساتھ کتنی مطابقت رکھتا ہے اور کس قدر انحراف کیا جارہا ہے؟ تو اسکا جواب نفی میں ہوگا۔

ہندوؤں کی تنگ نظری، منافقانہ رویہ اور انگریز کا ظلم دیکھ کر غلامی کی زنجیروں سے خود کو آزاد کرانے کے پختہ عزم کے بعد مسلمانان ہند کی لاکھوں قربانیوں کے نتیجے میں ۱۴ اگست ۱۹۴۷ء کو مسلمانوں کو نظریہ پاکستان (لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ) کی بنیاد پر اپنا آزاد وطن اسلامی جمہوریہ پاکستان نصیب ہوا۔ اس کا بنیادی مقصد مذہبی آزادی اور دو قومی نظریہ تھا۔ یہ بات معروف ہے کہ دنیا میں کلمہ طیبہ کے نام پر معرض وجود میں آنے والی دو ریاستیں ہیں: ایک مدینہ منورہ اور دوسری پاکستان۔ پاکستان مسلمانان ہند کے لیے بنا تھا اور اس کے دو بنیادی مقاصد تھے۔ قائداعظم محمد علی جناح کی زیر قیادت چلنے والی تحریک میں یہ بات کہی گئی تھی کہ مسلمانان ہند کو ایک ایسا خطہ ہم لے کر دیں گے جس میں وہ اپنی آرزوؤں، امنگوں، آدرشوں کے مطابق زندگی بسر کریں اور اپنے دین کے مطابق زندگی بسر کرنے کے قابل بنیں۔ یہ بات عام آدمی تک پہنچائی گئی اور اس کا خلاصہ اس نعرے میں تھا کہ پاکستان کا مطلب کیا، لا الہ الا اللہ۔ لیکن خواہ مخواہ اب اسے ایک مبحث بنالیا گیا ہے۔ جیسا کہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ ملک صرف مسلمانان ہند کے معاشی مسائل کے حل کے لیے بنایا گیا تھا۔ اس کے برعکس بعض کہتے ہیں کہ یہ صرف اسلام کے لیے بنایا گیا تھا۔ حقیقت دونوں کے درمیان ہے اور دونوں چیزیں اپنی اپنی جگہ پر درست ہیں۔ دونوں نعرے لگے، دونوں باتیں ہوئیں۔ یہ بھی درست ہے کہ مسلمانان ہند متحدہ ہندوستان میں ہر لحاظ سے پسماندہ تھے۔ وہ ہر میدان میں ہندوؤں اور غیر مسلموں سے پیچھے تھے۔ تعلیم میں، معیشت میں، کاروبار میں، ملازمتوں میں۔ آبادی کے تناسب کے لحاظ سے انہیں کہیں بھی نمائندگی حاصل نہ تھی۔ ملازمتیں یا کاروبار کے لیے جن مسلمانوں کو مواقع حاصل تھے، وہ بھی بالعموم چھوٹے کاروبار اور چھوٹی ملازمتوں پر منحصر تھے۔ مسلمانوں کی معاشی ضروریات بھی تھیں اور ایک دینی جذبہ بھی تھا کہ ایک الگ ملک حاصل کرکے وہاں اپنے دین کے مطابق زندگی بسر کریں۔ یہ دونوں باتیں تحریک پاکستان کی روح اور بنیاد میں کام کررہی تھیں۔

ہندوؤں کی تنگ نظری، اور انگریز کے ظلم کے بعد مسلمانان ہند کی لاکھوں قربانیوں کے نتیجے میں ۱۴ اگست ۱۹۴۷ء کو مسلمانوں کو نظریہ پاکستان (لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ) کی بنیاد پر اپنا آزاد وطن اسلامی جمہوریہ پاکستان نصیب ہوا۔

اب پاکستان بننے کے بعد جب ہم مڑ کر دیکھتے ہیں تو معاشی حوالے سے ایک زگ زیگ قسم کی ترقی تو ہوئی ہے لیکن مسلسل ترقی کا عمل جاری نہیں رہا۔ اس کے باوجود جہاں سے ہم شروع ہوئے تھے، ہر لحاظ سے اس سے بہت آگے گئے ہیں۔ یہاں پاکستان کو جو حصہ ہندوستان سے ملا اس میں صنعت نہ ہونے کے برابر تھی، فیکٹریاں، یونیورسٹیاں، کالج بہت کم تھے، اسی طرح ملازمت کے مواقع نہ ہونے کے برابر تھے۔ یہ ملک ایک پسماندگی کی حالت میں ملا تھا جس وجہ سے فوری طور پر اسے ایک ملک کی حیثیت سے چلانا اتنا آسان نہیں تھا۔ جیسا کہ معروف ہے کہ دفتروں میں بھی نہ کام کرنے کا ماحول تھا اور نہ افراد تھے اور نہ ہی اس طرح کے وسائل تھے۔ تو ان سب میں ترقی آہستہ آہستہ ہوئی اور دنیاوی اعتبار سے پاکستان اچھی پوزیشن پر بھی آیا۔ لیکن اس کے بعد پھر زگ زیگ سفر شروع ہوا۔ مجموعی طور پر پاکستان کی پوزیشن ہمیشہ اچھی رہی ہے۔ اسی میں ہمیشہ سے کوشش بھی ہے اور امید بھی کہ یہ کوشش ہمیشہ جاری رہے گی۔ پاکستان مستحکم سے مستحکم ہوتا چلا جائے گا۔ پاکستان کو شروع سے مختلف قسم کے مسائل کا سامنا رہا۔ خصوصاً اس دور میں دہشت گردی کا بہت سامنا رہا، جس وجہ سے پاکستانی معیشت عروج سے زوال کی طرف آئی ہے لیکن اللہ کے فضل سے اب حالات بدل رہے ہیں، امید کی جاسکتی ہے کہ امن وامان جب مزید بہتر ہوگا تو معاشی حالات بھی بہتر ہوجائیں گے۔ ان شاء اللہ!

دوسرا اصل یا بنیادی پہلو اور مقصد جس نے مسلمانان ہند کو تحریک پاکستان کا ساتھ دینے اور اس کو قوت دینے کے لیے اکٹھا کیا اور اس کے ساتھ چلنے کے لیے اکٹھا کیا وہ یہ تھا کہ پاکستان میں اسلام ہوگا، دین کے مطابق مسلمان زندگی بسر کریں گے۔ لیکن اس حوالے سے ہر آنے والے دن کے ساتھ ہم پیچھے ہی گئے ہیں۔ اس میں بہت سے لوگوں کا قصور ہے۔ سب سے پہلے حکومتوں کا ہے اور حکومتوں میں بھی بیوروکریسی کا ہے جو انگریزی اور مغربی تہذیب میں رنگے ہونے یا اس تربیت کے حامل ہونے کی وجہ سے دل سے نہیں چاہتے کہ یہاں اسلام نافذ ہو۔ پاکستان بننے سے پہلے کوئی بات نہیں تھی، سب کا ایک ہی نعرہ تھا، لیکن جوں ہی پاکستان بنا تو جلد یہ بات شروع ہوگئی کہ چلیں اسلام نافذ کرتے ہیں تو کون کریں؟ ان کی یہ بات فضول تھی اور فضول ہے۔ کیونکہ پاکستان بننے کے کچھ ہی عرصہ بعد ابھی دستور نہیں بنا تھا تو مختلف جماعتوں کے جید علماء کرام اکٹھے ہوئے (جو 31 علماء کے 22 نکات مشہور ہیں، انہوں نے بنائے) اور ہر طبقے کے لوگ اس میں شامل تھے۔ جنہوں نے کہا کہ دستوری اور قانونی حوالے سے ان نکات پر ہم اکٹھے ہیں۔ سب کے یہ نکات متفقہ ہیں، اس کے مطابق آپ قانون اور دستور بنائیں ہم سب متفق ہیں۔ لیکن سیکولر طبقہ نے اپنے بڑوں کی مدد سے ان نکات کی جان نکال دی، جس وجہ سے پہلے دن سے ہی اسلامی حوالے

سے پاکستان کا جو مقصد تھا وہ پیچھے ہی جاتا رہا۔ بہرحال حکومتوں اور افسرشاہی کی رکاوٹوں کی وجہ سے اسلام نافذ نہ ہوسکا۔ اس کے بعد دینی جماعتیں اس نعرے پر تو متفق رہیں کہ اسلام آنا چاہیے۔ لیکن پھر جو ان کے دوسرے معاملات میں اختلاف ہیں اس کی وجہ سے حکومت' افسرشاہی او راس طرح کی طاقتیں فائدہ اٹھاتی رہیں۔ جس وجہ سے اسلام نافذ ہونے کا عمل پاکستان میں آگے کے بجائے پیچھے سے پیچھے جاتا رہا۔

جنرل ضیاء الحق کے دور میں ایک دفعہ پھر یہ نعرہ بلند ہوا اور بظاہر اس نعرہ پر کچھ نہ کچھ پیش رفت ہوتی نظر آئی، لیکن یہ بھی اختلاف کا شکار ہوگئی۔ اس کے بعد لوگوں نے اس کی نیت پر بھروسہ نہیں کیا، شک کیا اور بعض نے کہا کہ یہ اسلام کے حوالے سے نمائشی قسم کے اقدامات ہیں حالانکہ ان میں بعض قابل تحسین اقدام بھی تھے۔ مثلاً شرعی عدالتیں، وفاقی شرعی عدالت قائم کی گئی۔ ایک حد تک زکوۃ سسٹم لایا گیا، سرکاری دفاتر میں نماز وغیرہ کا اہتمام کروایا جاتا رہا۔ اسی طرح نصاب کے بارے میں بھی اقدامات ہوئے لیکن جن لوگوں کو ضیاء الحق کی ذات سے اختلاف تھا، ان لوگوں نے بھی ان چیزوں کو پذیرائی نہیں دی۔ یا پھر جن کو ضیاء الحق کے دوسرے تیسرے اقدامات سے اختلاف تھا، مثلاً عوامی لیڈر بھٹو کو حکومت سے ہٹانے اور پھر پھانسی پر لٹکانے، اس طرح کے اقدامات کی وجہ سے ضیاء الحق کے کسی بھی شرعی اقدامات کو قدر کی نگاہ سے نہ دیکھا گیا اور نہ ہی اسے پذیرائی مل سکی۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس سلسلے میں ہم سب کی کوتاہی ہے، ہمیں ایک دفعہ پھر تحریک پاکستان اور نظریہ پاکستان کی بنیادوں اور پھر اس نعرے پر کہ پاکستان کا مطلب کیا لا الہ الا اللہ کی طرف لوٹنا چاہیے۔ اسے عملاً زندگی کے تمام شعبوں میں نافذ کرنے کے لیے تمام دینی وسیاسی جماعتوں کو کوشش کرنی چاہیے۔ اس وقت ملک کا سب سے بڑا مسئلہ دہشت گردی کا ہے جس نے ہماری بنیادوں کو ہلا کر رکھ دیا ہے۔ اس کا تدارک ہماری اولین ترجیح ہونی چاہیے۔ پاکستان کے ارد گرد اسکے دشمن جمع ہو چکے ہیں۔ بھارت (جس نے دلی طور پر آج تک پاکستان کو تسلیم نہیں کیا۔) کی طرف سے پاکستان کو غیر مستحکم کرنے کی سازشیں شروع دن سے جاری ہیں۔ دوسرے ہمسایہ ممالک افغانستان یہاں تک کہ ایران کی سرحد سے بھی آئے روز مداخلت ہو رہی ہے۔ سکیورٹی اہلکاروں کو نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ حالیہ سانحہ کوئٹہ نے تو حد ہی کردی ہے۔ ان حالات میں قومی یکجہتی کی اشد ضرورت ہے۔ تمام اکائیوں کو، سیاسی ومذہبی جماعتوں کو باہمی اختلافات بھلا کر قومی مفاد کو ترجیح دینا ہوگی۔ پاک فوج اور انٹیلی جنس اداروں کی حوصلہ افزائی کرنا ہوگی۔ ہر ادارے کو اپنے آئینی دائرہ کار میں رہ کر وطن عزیز کی سلامتی، ترقی اور خوشحالی کے لیے اپنا اپنا حصہ ڈالنا ہوگا۔ بالکل وہی تحریک پاکستان والا جذبہ، آج بقائے اور تحفظ پاکستان کی تحریک میں بدلنا ہوگا۔ تب ہی حقیقی معنوں میں ہم اپنی نظریاتی اساس کی حفاظت کرسکیں گے۔

.....

بقیہ: محمد بن سعودؒ سے سلمان بن عبدالعزیز تک

شریفین پر خرچ کرنا، ۲۶۵ بلین ریال ۲۰۱۴ء میں رہ جانے والے سرپلس کی ادائیگی کے لیے دینا، ٹوٹل پروجیکٹ کنٹریکٹ کی مد میں ۱۱۸ بلین ریال ادا کرنا، ۹۸ بلین ریال کے بانڈز کے قرض کا ۱۴۲ بلین ریال ہوجانا شامل تھا جس کی وجہ سے بجٹ خسارہ ۳۲۶ بلین ریال سے بڑھ کر ۴۶۱.۲ بلین سعودی ریال ہوگیا تھا۔ جبکہ آئل ریونیو میں ۲۳ فیصد ۲۰۱۴ء کی نسبت کمی ہوئی۔ یعنی تیل آمدن ۴۴۴.۵ بلین ریال متوقع تھی مگر کساد بازاری کی وجہ سے یہ ٹارگٹ حاصل نہ ہوا۔ اس صورت حال کو سامنے رکھتے ہوئے موجودہ سعودی حکومت نے نیا بجٹ پیش کیا جس میں تیل پر روزانہ کی بنیاد پر انحصار کم کرنے کے اقدام اٹھائے گئے ہیں۔ یہ بجٹ ایک ایسے وقت میں پیش کیا گیا جب عالمی منڈی میں تیل کی قیمتوں میں کمی کی وجہ سے بڑے بڑے مضبوط معاشی ٹائیکون بھی ریت کے محلات کی طرح کھسک رہے ہیں، مگر سعودی عرب کے بجٹ میں پورے اعتماد کے ساتھ ایسے اقدامات کیے گئے جس میں یہ ثابت کیا گیا کہ تیل ہی مملکت کی آمدن کا واحد ذریعہ نہیں۔

موجودہ سعودی حکومت نے نئے بجٹ میں تعلیم پر خاص توجہ دی ہے جس کے تحت خادم حرمین شاہ سلمان بن عبدالعزیز نے جامعہ الامام محمد بن سعود الاسلامیہ کے زیر اہتمام منعقدہ دوسری عالمی کانفرنس میں یونیورسٹی کی مرکزی عمارت میں توسیع کا سنگ بنیاد رکھا اور ساتھ ساتھ ملک کے ہر شہر میں اس کی شاخوں کے قیام کی منظوری بھی دی جس کے لیے تین ارب ۲۳۵ ملین ریال کی رقم مختص کی گئی۔ ریاض میں قائم کردہ سائنس اور ٹیکنیکل سروسز کے شعبوں میں تعلیم دینے والی الیکٹریکل یونیورسٹی کے لیے مختلف منصوبوں کا سنگ بنیاد رکھا اور یونیورسٹی کی توسیع کے لیے آٹھ ارب ۵۹۰ ملین ریال کا بجٹ منظور کیا۔ جرمنی کی فرینکفرٹ یونیورسٹی کے تعاون سے انسٹیٹیوٹ آف عربیک واسلامی ہسٹری کے زیر اہتمام سائنس اینڈ ٹیکنالوجی میوزیم کا افتتاح کیا۔

خادم الحرمین الشریفین شاہ سلمان بن عبدالعزیز نے ایک بہت بڑے فلاحی منصوبے ''شاہ سلمان ریلیف سینٹر'' کو ایک ارب ریال کے فنڈ سے قائم کیا ہے جس کے تحت تعلیمی اداروں کا قیام، نیشنل سکیورٹی کے زیر اہتمام میڈیکل یونیورسٹی کا افتتاح، شاہ عبداللہ چلڈرن اسپتال اور شاہ عبداللہ میڈیکل ریسرچ سینٹر کا قیام شامل ہے۔ ماہ رمضان المبارک مین خادم الحرمین الشریفین نے مکہ مکرمہ میں معذور بچوں کی بہبود کے لیے کام کرنے والی فلاحی تنظیم کے لیے ایک فنڈ ''خیر مکہ'' کا بھی افتتاح کیا ہے۔ حجاج اور سعودی عوام کے لیے مدینہ منورہ میں شہزادہ محمد بن عبدالعزیز بین الاقوامی ہوائی اڈے کا قیام بھی شامل ہے۔ اس ہوائی اڈے کی تکمیل کے پہلے مرحلے میں سالانہ ۸۰ لاکھ مسافر سفر کرسکیں گے۔ دوسرے مرحلے کے مکمل ہونے کے بعد ۱۸ ملین اور تیسرے اور آخری مرحلے کی تکمیل کے بعد ۸۰ ملین افراد اس ہوائی اڈے سے اندرون اور بیرون ملک سفر کرسکیں گے۔ اللہ تعالیٰ آل سعود کی جہود ومساعی کو قبول فرمائے۔ آمین!

.....

محمد بن سعودؒ سے سلمان بن عبدالعزیز تک

تحریر جناب میاں عتیق الرحمن (ریسرچ سکالر)

اسلام کا آغاز جزیرہ نمائے عرب یا موجودہ سعودی عرب سے ہوا جہاں آپ مبعوث ہوئے۔ ۲۳ سال کی تبلیغی جدوجہد کے ذریعے عرب اور اردگرد کی دنیا کو اسلام سے روشناس کروا دیا مگر ماضی قریب میں جہالت میں ڈوبتے سعودی عرب کو دوبارہ شریعت اسلامی پر کاربند کروانے میں شیخ محمد بن عبد الوہابؒ اور آل سعود کی کوششیں قابل قدر ہیں۔ آج سے ۲۷۰ سال پہلے ۱۷۴۵ء میں موجودہ سعودیہ کی بنیاد اس وقت رکھی گئی جب محمد بن سعودؒ اور محمد بن عبد الوہابؒ کے درمیان طویل گفت وشنید کے بعد باہمی جدوجہد کا معاہدہ قرار پایا جس کے بعد سعودی سلطنت پھلنے اور پھولنے لگی۔ اس معاہدہ میں طے ہوا کہ حکومتی انتظامات کی ذمہ داری محمد بن سعود اور ان کا قبیلہ جبکہ اصلاح عقائد کی ذمہ داری شیخ محمد بن عبد الوہابؒ اور انکا قبیلہ ادا کرے گا۔

انہی ذمہ داریوں کو ادا کرنے میں کئی طرح کی رکاوٹیں بھی آتی رہیں جیسے ۱۸۱۱ء میں محمد علی پاشا مصری نے شام اور عراق میں شکست کھانے کے بعد اپنی ساکھ بحال کرنے کے لیے اپنے بیٹے احمد طوسی کو سعودی عرب پر حملے کیلئے بھیج دیا مگر وہ محمد بن سعودؒ کے بھائی اور فوجی کمانڈر عبداللہ بن سعودؒ سے وادی صفراء میں شکست کھا گیا۔ پھر دوبارہ ۱۸۱۸ء میں محمد علی پاشا نے اپنا دوسرا بیٹا ابراہیم پاشا فوج دیکر بھیجا اس نے درعیہ کا محاصرہ کیا، چھوٹی موٹی لڑائیوں کے بعد مقامی آبادی میں عام لوگوں کے قتل وغارت سے بچاؤ کی خاطر عبداللہ بن سعودؒ نے سرنڈر کر دیا۔ عبداللہ بن سعودؒ کے سرنڈر کرنے سے محمد علی پاشا کو فوجی برتری تو حاصل ہوگئی مگر وہ آلِ سعود کی عوامی طاقت ختم کرنے میں ناکام ہوگیا۔ اگلے ۸۴ سال میں آل سعود کی حکومت میں اتار چڑھاؤ آتا رہا۔ اس دوران جزیرہ نمائے عرب پر تسلط کے لئے مصر سلطنت عثمانیہ اور دیگر عرب خاندانوں کے ایک دوسرے سے تصادم ہوتے رہے۔ ۱۸۲۰ء میں محمد بن سعودؒ کے بھائی مشاری بن سعود، محمد علی پاشا کی قید سے نکلنے میں کامیاب ہو گئے۔ وہ واپس آئے تو لوگ دوبارہ ان کے زیر سایہ رہنے کیلئے تیار ہو گئے۔ یوں ان سب نے دوبارہ مشاری بن سعود کی بیعت کی مگر درعیہ پہنچنے پر دوبارہ گرفتار کر لئے گئے اور اسی سال فوت ہو گئے۔

مشاری بن سعود کے پکڑے جانے کے بعد ان کی طرف سے ریاض کے نامزد امیر اور ان کے بھتیجے ترکی بن عبداللہ بن سعودؒ (دوسری نسل) منظر نامہ پر آ گئے۔ ۱۸۲۲ء میں ترکی بن عبداللہ نے دوبارہ سلطنت کو منظم کرنے کی کوششیں شروع کیں، مگر اس میں مکمل کامیابی ۱۸۲۴ء میں مصریوں اور عثمانیوں کے مغلوب ہو جانے کے بعد نصیب ہوئی۔ جب وہ مغلوب ہوئے تو انہوں نے سعود خاندان کے باقی گرفتار افراد کو رہائی کے بدلے سازش کا حصہ بننے کے لیے ورغلایا۔ ۱۸۳۴ء میں انہی کے آزاد کردہ آل سعود کے ایک فرد مشاری بن عبدالرحمنؒ نے اپنے ماموں اور ریاض کے امیر ترکی بن عبداللہ کو شہید کر دیا اور چالیس دن ریاض کا امیر بنا رہا مگر ۴۰ دنوں بعد ہی فیصل بن ترکی بن عبداللہ (تیسری نسل) نے عوامی حمایت سے اسے مار بھگایا۔ اس کے بعد پھر محمد علی پاشا نے اسماعیل بک اور خالد بن سعود کو ساتھ ملایا اور انہی کو استعمال کر کے ۱۸۳۶ء میں دوبارہ حملہ کیا اور بغیر کسی رکاوٹ کے ریاض کو فتح کر لیا۔ خالد بن سعود کی وجہ سے فیصل بن ترکی نے کوئی مزاحمت نہ کی اور گرفتار ہوئے۔ پھر خالد بن سعود نے عثمانی طاقت کے سائے میں حکومت کی۔ ۱۸۴۰ء میں برطانیہ سے معاہدہ کے بعد جب محمد علی پاشا نے مملکت سے فوجیں نکال لیں تو پھر خالد بن سعود کی گرفت بھی کمزور ہوگئی اور پھر ۱۸۴۳ء تک فیصل بن ترکی بھی قید سے نکلنے میں کامیاب ہو گئے۔ ۱۸۴۴ء میں وہ ریاض پہنچ گئے اور دوبارہ سعودی سلطنت کو منظم اور مستحکم کرنے لگے مگر ان کی عمر نے وفا نہ کی اور وہ ۱۸۶۵ء میں وفات پا گئے۔ ان کی وفات کے بعد دوبارہ لڑائی جھگڑے شروع ہو گئے۔ ترکوں نے مشرقی صوبے الأحساء پر قبضہ کر لیا، برطانیہ نے خلیج کی چھوٹی حکومتوں کا محاصرہ کر لیا۔ محمد بن عبداللہ بن رشید المعروف آل رشید نے اس کا ناجائز فائدہ اٹھایا اور نجد کی حکومت پر قبضے کا منصوبہ بنا لیا۔ عبدالرحمن بن فیصل (چوتھی نسل) اپنی استطاعت کے مطابق ان کا مقابلہ کرتے رہے مگر وقتی طور پر کامیاب نہ ہو سکے اور آل رشید نے حکومت پر قبضہ کر لیا، یہیں سے آل رشید اور آل سعود کا جھگڑا شروع ہوا۔ حریملاء کے مقام پر دونوں کی لڑائی ہوئی، آل رشید جیت گئے تو فیصل اپنے خاندان کے ساتھ احساء سے ہوتے ہوئے قطر گئے اور وہاں سے دولت عثمانیہ کے گورنر سے کویت میں پناہ کی درخواست کی جو قبول ہوئی اور کویت چلے گئے، یوں ۱۸۹۲ء میں یہ دور بھی اختتام کو پہنچا۔

> **محمد بن سعودؒ اور محمد بن عبد الوہابؒ کے درمیان ایک معاہدہ قرار پایا، اس معاہدہ میں طے ہوا کہ حکومتی انتظامات کی ذمہ داری آلِ سعود اور ان کا قبیلہ جبکہ اصلاح عقائد کی ذمہ داری شیخ محمد بن عبد الوہابؒ اور انکا قبیلہ ادا کرے گا۔**

سعودی ریاست کا باقاعدہ قیام شاہ عبدالعزیز آل سعود کے ہاتھوں عمل میں آیا۔ ۱۹۰۲ء میں عبد الرحمن کے بیٹے عبدالعزیز (پانچویں نسل) کویت سے ریاض واپس تشریف لائے علاقہ فتح کیا اور آل سعود کو دوبارہ منظم کیا، دوبارہ سلطنت سعودیہ کی بنیاد رکھی اور اس کے بعد اس میں اضافہ کرتے رہے۔ ۱۹۰۲ء میں عبدالعزیز بن عبد الرحمن نے قابض اور حریف آل رشید سے ریاض شہر واپس لے لیا اور اسے آل سعود کا دارالحکومت قرار دیکر جدید سعودی سلطنت کی بنیاد رکھ دی۔ اپنی فتوحات کا سلسلہ جاری رکھتے ہوئے انہوں نے ۱۹۱۳ء سے ۱۹۲۶ء کے دوران الأحساء، قطیف، نجد کے باقی علاقوں، مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ سمیت اپنی حکومت میں شامل کر لیا۔ ۸ جنوری ۱۹۲۶ء کو عبدالعزیز آل سعود بین الاقوامی طور پر بھی حجاز کے [illegible]

نجد کا خطاب حاصل کیا۔ ۲۰ مئی ۱۹۲۷ء کو معاہدہ جدہ کے ذریعے برطانیہ نے مملکت حجاز ونجد کے تمام مقبوضہ علاقے شاہ عبدالعزیز آل سعود کے سپرد کر دیئے۔ ۱۹۳۲ء میں مملکت کا نام ''المملکۃ العربیۃ السعودیۃ'' رکھ دیا گیا۔ مارچ ۱۹۳۸ء میں تیل کی دریافت نے ملک کو معاشی طور پر زبردست استحکام بخشا اور مملکت میں خوشحالی کا دور شروع ہوا۔ شاہ عبدالعزیز آل سعود نے سعودی عرب کی بنیاد رکھنے کے بعد ۱۹۵۳ء تک حکومت کی پھر یہ سلسلہ ان کے بیٹوں میں منتقل ہوتا گیا اور ان کے بعد اب تک آنے والے ۶ بادشاہ انہی کے بیٹے تھے۔ سعودی عرب کے موجودہ فرمانروا شاہ سلمان بن عبدالعزیز نے ولی عہد اور ولی عہد کا نائب مقرر کر کے نئی سعودی قیادت کی جہت متعین کر دی ہے اور اسے نوجوان نسل میں منتقل کرنے کے اقدامات کئے ہیں۔ اس سارے دور میں آل شیخ یعنی محمد بن عبدالوہابؒ کا خاندان اتار چڑھاؤ میں ہر دم اپنی ذمہ داریاں نبھاتا رہا اور آج تک نبھا رہا ہے۔ آل شیخ اور آل سعود کی جہود ومساعی کی بدولت سعودی عرب میں آج 100% لوگ مسلمان اور معاشی طور پر مستحکم ہیں۔ سعودی عرب میں کئی پرائیویٹ اداروں نے سروے کروایا جس کے مطابق سعودی عرب میں غریب ترین آدمی بھی ایک دن میں کم از کم ۱۷ ڈالر کما لیتا ہے جو امریکہ کی ۱۵ ڈالر کی کم از کم اجرت سے زیادہ ہے۔ ایسے غریب ترین لوگوں کی تعداد ۲۰ لاکھ سے لیکر ۴۰ لاکھ تک شمار کی جاسکتی ہے۔

موجودہ سعودی حکومت کے سربراہ خادم الحرمین سلمان بن عبدالعزیز نے سابقہ سعودی فرمانرواؤں کی روش خدمت کو آگے بڑھاتے ہوئے عام سعودی شہریوں کیلئے فلاح وبہبود سے لے کر عالم اسلام کی خیر و بھلائی کے بہت سے منصوبے جاری کئے ہیں۔ اندرونی اور بیرونی معاملات کی بہتری کیلئے خارجہ، داخلہ اور دفاع کی پالیسیوں کو اس انداز سے ترتیب دیا ہے کہ جس سے پڑوسی ملکوں کی سلامتی وسالمیت اور خود مختاری کو برقرار رکھنے میں معاونت ہو اور ملک وملت کے دشمنوں کو قرار واقعی سزا دی جاسکے۔ شاہ سلمان بن عبدالعزیز کی حکومت کے ایک سال سے زائد عرصہ میں سعودی عرب میں پہلی بار بہت سے انقلابی اقدامات کئے گئے ہیں جو مستقبل میں سعودی عرب کو نئی بلندیوں تک پہنچانے کے ساتھ عالم اسلام کے لئے بہت مفید اور کارآمد ہونگے۔

سابقہ ادوار میں عموماً سعودی حکومت کے کام کرنے کا طریقہ بہتر طور پر خدمات ادا کرنے کا ہوتا تھا، یعنی جو واقع ہو رہا ہے اس کو بہتر کرنے کے اقدامات کئے جائیں مگر اب طرز حکومت کو یکسر تبدیل کر کے یہ طریقہ اختیار کیا گیا ہے کہ جو مستقبل میں مسائل درپیش ہوں گے انہیں کیسے حل کیا جائے اور ان سے کیسے نمٹا جائے۔ اسی امر کو یقینی بنانے کیلئے سعودی کابینہ اور محکموں میں بہت سی تبدیلیاں کی گئی ہیں۔ حکومتی اداروں کو ترقی کی طرف متوجہ کیا گیا ہے جبکہ پرائیویٹ سیکٹر کو سعودی شہریوں کی ضروریات کے مطابق سہولیات اور خدمات فراہم کرنے کا کام سونپا گیا ہے جیسے وزارت تربیت اور وزارت اعلیٰ تعلیم کو ایک ہی وزارت تعلیم کے تحت کر کے تعلیم کے ذریعے بہترین تربیت کے بند وبست پر ارتکاز کیا گیا ہے۔ اسی طرح سعودی وزارت عمل اور وزارت سوشل افیئر کو وزارت عمل وسوشل ڈیولپمنٹ بنا کر سماجی بہتری سے سماجی ترقی کے سفر کو شروع کر دیا ہے۔ اسی طرح اعلیٰ تعلیم، میڈیا اور امن وامان کی سپریم کونسلز کو یکجا کر کے شہریوں کی بہترین تعلیم وتربیت کے ذریعے میڈیا اور امن وامان کو راہ راست پر لانے پر کام شروع ہو گیا ہے۔ محمد بن سعود یونیورسٹی کی شاخوں کو سعودی عرب کے ہر شہر تک پھیلانے کا آغاز ہو گیا ہے، جس پر 3 بلین ریال خرچ کئے جا رہے ہیں۔ سعودی تاریخ میں پہلی بار ولی عہد کا نائب مقرر کر کے مملکت کی نئی قیادت کی جہت مقرر کر دی گئی ہے جس سے بین الاقوامی سازشوں کے زیر اثر میڈیا کی بہت سی پھیلائی ہوئی گمراہ کن افواہیں ختم ہو گئی ہیں۔ سعودی حکومت کی باگ ڈور کو بزرگوں سے نوجوانوں میں منتقل کر دیا گیا ہے۔ امن وامان اور ہمسایوں کی خود مختاری اور سلامتی کے لیے آپریشن عاصفۃ الحزم شروع کیا گیا، اسی طرح شام کے مسئلے کے حل کیلئے دار الحکومت ریاض میں شامی اپوزیشن کا اجلاس منعقد کروا کر شامی مسلمانوں کی مدد کے عملی اقدامات میں حصہ دار بنا ہے۔ ملک دشمن عناصر کے ہاتھوں استعمال ہو کر اپنے ملک کے خلاف دہشت گردی اور غداری کی فضا بنانے والوں کو پہلی بار بڑے پیمانے پر ایک ہی وقت میں پھانسیاں دیکر ملکی امن وامان کو بہتری اور محفوظ ترین بنانے کے عملی اقدامات کئے ہیں۔ سعودی شہریوں کی فلاح وبہبود کے منصوبوں میں حکومت کی طرف سے ہر ضرورت مند شہری کو مفت گھر اور بیرون ملک تعلیم پر بڑی تعداد میں سکالر شپ اور سعودی شہریوں کا بیرون ملک حکومتی خرچ پر علاج جیسے اقدامات نے موجودہ سعودی حکومت کو عوام میں از حد مقبول بنا دیا ہے۔ عالم اسلام میں سائنس اور ٹیکنالوجی کا شعور بیدار کرنے کیلئے مسلمانوں کی سائنس اور ٹیکنالوجی میں خدمات کے اعتراف میں ایک میوزیم بنایا گیا ہے۔

موجودہ سعودی حکومت کے سربراہ شاہ سلمان بن عبدالعزیز نے سابقہ سعودی فرمانرواؤں کی روش خدمت کو آگے بڑھاتے ہوئے عام سعودی شہریوں کیلئے فلاح وبہبود سے لے کر عالم اسلام کی خیر و بھلائی کے بہت سے منصوبے جاری کئے ہیں۔

حجاج کرام کی سہولت اور آسانیوں کے پیش نظر مسجد الحرام کے صحن کی توسیع، زیر زمین راستوں کا قیام، بلڈنگ سروسز، رنگ روڈ، مسجد حرام کی تین منزلہ عمارت، سینٹرل سروسز آڈیٹوریم، بجلی پیدا کرنے کے نئے منصوبے ریزرو پاور جنریٹر، پانی ٹھنڈا کرنے کا منصوبہ، حرم مکی میں جمع ہونے والے کوڑا کرکٹ کو ٹھکانے لگانے سمیت کئی دوسرے منصوبہ جات شامل ہیں۔ اس کے ساتھ مسجد قبا اور مسجد نبوی کی توسیع کے منصوبے شروع کئے گئے ہیں۔ حجاج اور عمرہ زائرین کیلئے مدینہ طیبہ میں ائر پورٹ کی صلاحیت ۸۰ لاکھ افراد سے بڑھا کر ۴ کروڑ افراد کی سالانہ لینڈنگ کا سالانہ منصوبہ جاری وساری ہے۔

۲۰۱۵ء میں پیش کئے گئے بجٹ میں آمدن تخمینہ ۵۱۳.۸ بلین ریال، خرچ تخمینہ ۸۴۰ بلین ریال اور بجٹ خسارہ تخمینہ ۳۲۶.۲ بلین ریال تھا، مگر اخراجات ۹۷۵ سعودی ریال تک پہنچ گئے جو کہ بجٹ میں خسارہ تخمینہ سے ۱۳ فیصد زیادہ ہیں۔ اتنے بڑے خسارے کی وجوہات میں ۸۸ بلین ریال کا ایک شاہی فرمان کے ذریعے ملٹری اخراجات، سعودی ملازمین کی تنخواہیں، سوشل سکیورٹی اور ریٹائرمنٹ فنڈز بڑھانا، ۷ بلین سعودی ریال دیگر کئی پروجیکٹ کی مد میں ادا کرنا، ۴۴ بلین سعودی ریال حرمین

باقی صفحہ 11 پر

سعودی عرب میں امن و امان کا راز

توحید الٰہی اور شرعی حدود کا نفاذ

محترم جناب مولانا عبدالمالک مجاہد

مملکت سعودی عرب کے مؤسس اور بانی شاہ سلمان کے والد گرامی شاہ عبدالعزیز بن عبدالرحمٰن آل سعود ہیں۔ آل سعود صدیوں سے نجد کے علاقے میں خصوصاً درعیہ اور اس کے ارد گرد کے علاقوں پر حکومت کرتے چلے آ رہے تھے۔ اب تو درعیہ کی بستی ریاض کی ایک مضافاتی بستی بن چکی ہے۔ ایک زمانہ تھا جب درعیہ ریاض شہر سے قدرے فاصلے پر تھا۔ گذشتہ 82 سالوں میں ریاض شہر نے بے حد ترقی کی ہے اور اس کی حدود چاروں طرف ایک سو کلومیٹر سے زائد دور دور تک پھیل چکی ہیں۔ زمانہ قدیم میں بھی درعیہ کے مقابلہ میں ریاض بلاشبہ ایک بڑا شہر تھا۔ آل سعود کے یہاں محلات تھے یہاں ان کا قلعہ بھی تھا۔ شاہ عبدالعزیز کے والد عبدالرحمٰن بن فیصل آل سعود ان دنوں ریاض کے حکمران تھے۔ 1876ء میں شاہ عبدالعزیز ریاض میں پیدا ہوتے ہیں۔ اپنے والد کے سایہ تلے بچپن گزارا، اس وقت کے جید علماء سے پڑھنا لکھنا سیکھا۔ قرآن کریم ناظرہ اور اس کا کچھ حصہ حفظ کیا۔ اصول فقہ اور عقیدہ توحید پر مبنی کتب شیخ عبداللہ بن عبداللطیف آل الشیخ سے پڑھیں۔

۱۸۷۶ء میں شاہ عبدالعزیز ریاض میں پیدا ہوتے ہیں۔ اپنے والد کے سایہ تلے بچپن گزارا، اس وقت کے جید علماء سے پڑھنا لکھنا سیکھا۔ قرآن کریم ناظرہ اور اس کا کچھ حصہ حفظ کیا۔ اصول فقہ اور عقیدہ توحید پر مبنی کتب شیخ عبداللہ بن عبداللطیف آل الشیخ سے پڑھیں۔

قارئین کرام! جن بچوں نے بڑے ہو کر قائد لیڈر یا بڑا آدمی بننا ہوتا ہے ان میں شروع ہی سے کچھ ایسی عادات، صلاحیتیں اور صفات ہوتی ہیں جو ان کی ذہانت، فطانت اور قیادت پر دلالت کرتی ہیں۔ اس وقت شہزادہ عبدالعزیز کی عمر کوئی نو، دس برس کی ہو گی جب ایک نہایت مدبر شخص نے ان کے والد شاہ عبدالرحمٰن بن فیصل سے کہا کہ یوں تو آپ کے اور بھی متعدد بیٹے ہیں مگر شہزادہ عبدالعزیز جب بڑا ہو گا تو بلاشبہ اپنی قوم کا زعیم اور قائد بنے گا۔

شاہ نے تعجب سے پوچھا: تمہیں کیسے معلوم ہوا؟ کہنے لگا: میں آج جب محل کی طرف سے گزر رہا تھا تو میں نے دیکھا کہ مختلف شہزادے کھیل رہے ہیں۔ میں ان کو کھیتے ہوا دیکھ کر رک گیا اور ان کی گفتگو سننے لگا۔ جو بھی شہزادہ آتا وہ سوال کرتا کہ ہم کس کے ساتھ کھیلیں گے تو کوئی نہ کوئی گروپ اسے اشارہ کرتا کہ آؤ ہمارے ساتھ کھیلو، ہمارے ساتھ شریک ہو جاؤ اور وہ ان کے ساتھ کھیلنے لگ جاتا۔

تھوڑی دیر بعد نو عمر شہزادہ عبدالعزیز بھی وہاں آ پہنچا تو اس نے آتے ہی پکارا: ہاں بھئی ہمارے ساتھ کون کون کھیلے گا؟ کچھ شہزادے ان کی طرف متوجہ ہوئے اور وہ عبدالعزیز کے ساتھ کھیلنے لگے۔ ان کا قائد اور لیڈر شہزادہ عبدالعزیز تھا۔ اس سے مجھے اندازہ ہو گیا کہ عبدالعزیز کے اندر قائدانہ صلاحیتیں موجود ہیں اور وہ ایک دن بہت بڑا آدمی بنے گا۔

حالات نے جلد ہی پلٹا کھایا اور شاہ عبدالرحمٰن اپنے اہل و عیال کے ساتھ کویت منتقل ہونے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔ اس وقت شاہ عبدالعزیز کی عمر صرف بارہ سال تھی۔

کویت میں اس دور میں بھی آل صباح کی حکومت تھی۔ ان دونوں خاندانوں میں آپس میں برادرانہ تعلقات مدتوں سے چلے آ رہے تھے۔ آل صباح نے آل سعود کو ہاتھوں ہاتھ لیا۔ جو بھی ضروری سہولتیں مہیا کر سکتے تھے وہ مہیا کر دی گئیں۔ شاہ عبدالعزیز اپنے والد اور گھر کے دوسرے افراد کے ساتھ کویت میں دس سال تک مقیم رہے۔ وہ گھڑ سواری اور دیگر فنون حرب تو بچپن سے سیکھتے چلے آ رہے تھے۔ کویت میں آئے تو انہوں نے جنگی فنون میں مزید مہارت حاصل کی۔ کویت میں قیام کے دوران وہ مسلسل سوچتے رہتے تھے کہ کس طرح اپنے آباء و اجداد کی حکومت کو واپس لے سکتے ہیں۔ ان کے ہم عصروں نے بیان کیا ہے کہ شاہ عبدالعزیز اکیلے صحراء میں نکل جاتے۔ ان کے ہاتھ میں عصا ہوتا اور وہ غصے سے اسے زور زور سے زمین پر مارتے کہ کب وقت آئے گا جب وہ فاتحانہ انداز میں ریاض میں داخل ہوں گے۔

کویت میں قیام کے دوران انہوں نے قرآن کریم کے ساتھ اپنے تعلق کو اور زیادہ مضبوط کیا۔ بعض روایات کے مطابق انہوں نے اسے حفظ بھی کیا۔ دیگر دینی اور دنیاوی علوم کو حاصل کیا۔ شاہ عبدالعزیز کا قد غیر معمولی لمبا تھا، جسم نہایت طاقتور تھا۔ کم عمری میں ہی وہ بڑے طاقتور اور دلیر تھے۔ دوڑتے ہوئے گھوڑے پر اچھل کر بیٹھ جاتے اور تلوار چلانے میں زبردست مہارت حاصل کی۔

کویت کے موسم اور وہاں کے سخت حالات نے ان کی خوب تربیت کی۔ انہوں نے اپنے والد اور قبیلہ کے دیگر افراد سے حکومت کرنے کے گُر سیکھے۔ شاہ عبدالعزیز کی خوش قسمتی کہ ان کو اپنی بڑی بہن نورہ بنت عبدالرحمٰن کی رفاقت اور رہنمائی میسر آئی۔ یہ وہی نورہ ہیں جن کے نام پر ریاض میں جامعہ نورہ للبنات کا قیام عمل میں لایا گیا ہے۔ شاہ عبدالعزیز بڑے فخر سے اپنی مجالس میں اپنی اس بہن کا ذکر اس طرح کیا کرتے تھے: 'أنا أخو نورة' اس عظیم خاتون کو یہ کریڈٹ جاتا ہے کہ ریاض کی فتح میں اس نے اپنے بھائی کو خوب تشجیع دی۔ اس کی حوصلہ افزائی کی اور اپنے بھائی کی طرف سے آباؤ اجداد کی حکومت واپس لینے کی منصوبہ بندی میں حصہ لیا۔ چنانچہ جب شاہ عبدالعزیز چالیس افراد کے ساتھ ریاض کی طرف روانہ ہوئے تو انہیں روانہ کرنے والوں میں ان کی ہمشیرہ نورہ بھی شامل تھیں۔

وقت گزرتے دیر نہیں لگتی، وہ دن جلد ہی آ گیا جب ان کی ریاض فتح کرنے کی خواہش پوری ہوتی ہے۔ وہ اپنے چند رشتہ داروں، خاندان کے بہی خواہوں اور خاص دوستوں کے ساتھ شوال 1319 ہجری بمطابق 15 جنوری 1902 کو ریاض میں داخل ہوتے ہیں۔ ریاض اس وقت کوئی بڑا شہر نہ تھا۔ درعیہ کے علاقہ میں قلعہ مصمک پر وہ بڑی آسانی سے قبضہ کر لیتے ہیں۔ بہت معمولی سی مزاحمت ہوتی ہے جس پر دلیر اور بہادر شہزادہ آناً فاناً قابو پا لیتا ہے۔ آل رشید کی حکومت ختم ہو جاتی ہے اور چند گھنٹوں بعد آل سعود کی حکومت کا اعلان کر دیا جاتا ہے۔

حکومت ان کے ہاتھ میں آئی تو ملک عبدالعزیز نے سب سے پہلے اپنے والد محترم عبدالرحمٰن بن فیصل کو شہر کی چابیاں پیش کیں۔ اعلان ہوا کہ حکومت شاہ عبدالرحمٰن آل سعود کی چلے گی۔ والد نے اپنے ہونہار بیٹے کی حوصلہ افزائی کی۔ اسے بھرپور خراج تحسین پیش کیا کہ اس نے آباؤ اجداد کی حکومت واپس کروانے میں نہایت اعلی حکمت عملی اختیار کی اور بہت بہادری کا کردار ادا کیا ہے۔

چند دن گزرتے ہیں، ریاض کی مسجد الکبیر میں جسے عرف عام میں دیرہ والی مسجد کہا جاتا ہے، حکومت کے خاص خاص نمائندوں کا اجتماع ہوتا ہے۔ علمائے کرام اور شہر کے معززین کی موجودگی میں شاہ عبدالرحمٰن بن فیصل اپنے ہونہار بیٹے کے حق میں حکومت سے دستبردار ہو جاتے ہیں۔ اس وقت شاہ عبدالعزیز کی عمر صرف 26 سال تھی۔ چنانچہ اب ریاض کے نئے حاکم کا نام شاہ عبدالعزیز تھا۔ ریاض کے علاقے پر اپنی حکومت مستحکم کرنے کے بعد شاہ عبدالعزیز سعودی عرب کے مختلف علاقوں کا رخ کرتے ہیں۔ انہیں سعودی عرب کے مختلف علاقوں کو اپنی حکومت میں ضم کرنے کے لیے بے حد جدوجہد کرنا پڑتی ہے۔ بعض بڑی جنگیں بھی ہوتی ہیں۔ مختلف علاقوں کے بدوؤں کو ایک پلیٹ فارم پر اکٹھا کرنا کوئی آسان کام نہ تھا۔ شاہ عبدالعزیز نہایت حکمت اور دانائی سے کام لیتے ہیں۔ انہوں نے ترہیب اور ترغیب دونوں سے کام لیا۔ وہ نہایت سخی تھے، لوگوں پر اتنا زیادہ خرچ کرتے تھے کہ لوگ اس کی مثالیں دیا کرتے تھے۔

قارئین کرام! شاہ عبدالعزیز کی سخاوت کی ایک مثال دے کر آگے بڑھوں گا۔ ایک مرتبہ وہ سفر کر رہے تھے، ایک درخت کے نیچے ایک بدو کو بیٹھا ہوا دیکھا۔ یہ بدو شاہ عبدالعزیز کو نہیں پہچانتا تھا۔ شاہ نے اسے کچھ درہم و دینار بطور عطیہ پیش کیے تو اس نے بے اختیار پوچھا: کیا آپ شاہ عبدالعزیز ہیں؟ شاہ نے اثبات میں جواب دیا اور ساتھ ہی اس سے پوچھا: تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ میں عبدالعزیز ہوں۔ اس بدو نے جو جواب دیا وہ پڑھنے اور سننے سے تعلق رکھتا ہے۔ کہنے لگا: جتنی بڑی رقم آپ نے مجھے بطور عطیہ دی ہے وہ ملک عبدالعزیز کے سوا کوئی اور دے ہی نہیں سکتا۔

قارئین کرام! آل سعود کی اپنی ایک خوبصورت، روشن اور سنہری تاریخ ہے۔ میں نے دیکھا کہ ان کے خواص میں تواضع کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے۔ آل سعود کا جتنا بڑا آدمی ہوتا ہے اتنا ہی وہ منکسر المزاج ہوتا ہے۔ وفاداری اگر کسی نے سیکھنی ہے تو وہ آل سعود کی تاریخ کا مطالعہ کرے۔ جیسے جیسے ان کی حکومت مضبوط ہوتی چلی گئی ان کی عوام کے ساتھ محبت اور وفاداری میں اضافہ ہوتا چلا گیا۔ آل سعود اور آل الشیخ کے آپس میں صدیوں پرانے تعلقات چلے آ رہے ہیں۔ شاہ عبدالعزیز خود بہت بڑے متبع سنت اور عقیدہ توحید کے علمبردار تھے۔ ان کی بے شمار خوبیوں میں ان کا مضبوط عقیدہ اور پختہ منہج ہونا بہت بڑی خوبی اور سعادت تھی۔ آل الشیخ کے ساتھ ان کے بزرگوں نے جو معاہدہ درعیہ کیا تھا دونوں خاندانوں نے اس کی پاسداری کی۔ آل سعود کی حکومت سے پہلے ایک وقت تھا کہ اس ملک کے بعض علاقوں میں شرک و بدعت کے مراکز بنے ہوئے تھے۔ ریاض کے قرب و جوار میں سیدنا زیدؓ بن خطاب کی قبر پر شرک کیا جاتا تھا۔ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں بعض قبروں پر قبے بنے ہوئے تھے۔ ملک عبدالعزیز نے آل الشیخ کے ساتھ ملکر شرک کے ان اڈوں کو ختم کیا اور اس ملک میں عقیدہ توحید کو عام کیا۔ سکولوں کے نصاب میں عقیدہ توحید پر مبنی کتب پڑھائی گئیں اور پھر توحید کی برکت سے اس ملک میں اللہ کی رحمت اور برکت کے خزانے کھلتے چلے گئے۔ ملک عبدالعزیز خود کتنے بڑے موحد تھے اس کا اندازہ اس واقعہ سے کیجیے جو آپ پڑھنے جا رہے ہیں۔ یہ واقعہ مجھے قصیم کے علاقے سے تعلق رکھنے والے ایک ثقہ سعودی دوست نے سنایا تھا۔

ایک مرتبہ ملک عبدالعزیز (طیب اللہ ثراہ) ریاض سے مکہ مکرمہ گاڑیوں کے ذریعہ سفر کر رہے تھے۔ راستہ میں انہوں نے قصیم میں تھوڑی دیر رکنا تھا اور وہاں دوپہر کا کھانا بھی تناول کرنا تھا۔ علاقے کے لوگوں کو جب شاہ کی آمد کی اطلاع ملی تو ان میں خوشی کی لہر دوڑ گئی۔ قبائل کے نوجوان بڑے جوش و خروش کا مظاہرہ کر رہے تھے۔ وہ ہزاروں کی تعداد میں اکٹھے ہو گئے۔

ہمارے قارئین کو خوب معلوم ہے کہ سعودی عرب میں بہت کم بارشیں ہوتی ہیں اب یہ اللہ تعالی کی مشیت تھی کہ جس روز شاہ صاحب نے قصیم پہنچنا تھا اس روز یا اس سے ایک دن پہلے بڑے زور کی بارش ہوئی۔ اس علاقے میں عرصہ دراز سے بارش نہیں ہوئی تھی اس لیے لوگوں کے لیے دو خوشیاں تھیں۔ ایک تو بارش کی اور دوسری شاہ عبدالعزیز کی ان کے علاقے میں تشریف آوری کی۔ جب شاہ عبدالعزیز وہاں پہنچے تو کسی شخص کے منہ سے بے اختیار نکل گیا: چونکہ ہمارے پاس شاہ عبدالعزیز آئے ہیں اس لیے ان کی آمد کی برکت سے بارش ہوئی ہے۔

شاہ عبدالعزیز اپنی رعیت سے بے حد محبت کرنے والے تھے مگر عقیدہ توحید پر کوئی سمجھوتہ کرنے کے لیے تیار نہ ہوئے۔ شاہ نے ناراضگی کا اظہار کیا اور فرمایا: میں اب تمہارا کھانا نہیں کھاؤں گا تم لوگ پہلے اپنے عقائد درست کرو۔ یعنی بارش کے آنے یا نہ آنے سے کسی شخصیت کا کوئی تعلق نہیں ہوسکتا یہ محض مشیت الٰہی سے آتی ہے۔

دین کی بنیاد عقیدہ توحید ہے، شاہ عبدالعزیز کی حکومت آئی تو سب سے پہلے انہوں نے اسی پر توجہ مرکوز کی۔ بیت اللہ کے دروازے کو پکڑ کر انہوں نے اللہ تعالی سے جو دعا کی تھی وہ یہی تھی: الٰہی! مجھے کتاب وسنت پر عمل کرنے والا بنا اور اس کے مطابق حکومت چلانے کی توفیق عطا فرما۔

قارئین کرام! دین کی بنیاد عقیدہ توحید ہے، شاہ عبدالعزیز کی حکومت آئی تو سب سے پہلے انہوں نے اسی پر توجہ مرکوز کی۔ بیت اللہ کے دروازے کو پکڑ کر انہوں نے اللہ تعالی سے جو دعا کی تھی وہ یہی تھی: الٰہی! مجھے کتاب و سنت پر عمل کرنے والا بنا اور اس کے مطابق حکومت چلانے کی توفیق عطا فرما۔ اگر آپ قرآن کریم کی اس آیت کریمہ پر غور کریں:

﴿الَّذِينَ إِنْ مَّكَّنَّاهُمْ فِي الْأَرْضِ أَقَامُوا الصَّلَاةَ﴾

''اللہ کے محبوب بندے وہ ہیں کہ اگر ان کو ہم حکومت عطا فرمائیں تو وہ نماز کے قیام کا اہتمام کرتے ہیں''۔ الحمدللہ! سعودی عرب دنیا کا واحد ملک ہے جہاں اقامت نماز کا سرکاری سطح پر بندوبست کیا گیا ہے۔ ادھر اذان ہوئی ادھر دوکانیں بند ہوگئیں۔ لوگوں کی بڑی تعداد مساجد کا رخ کرتی ہے۔ ہم کہہ سکتے ہیں کہ یہ وہ واحد

ملک ہے جہاں نماز کا بے حد اہتمام ہوتا ہے۔ دنیا کے کسی اور ملک میں کہیں بھی نماز کے وقت سرکاری طور پر دکانیں بند نہیں ہوتیں اور نہ ہی سرکاری دفاتر میں کام بند کیا جاتا ہے۔ اب جس ملک میں نماز کا اہتمام ہو، جس ملک میں علانیہ شرک و بدعت کے اڈے نہ ہوں، جہاں حدود اللہ کا قیام ہو وہاں اللہ تعالیٰ کی برکات اس کے فضل و کرم کے دروازے کھل جاتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اس ملک پر اپنی خاص عنایات کی ہیں۔ اس وقت دنیا میں سب سے زیادہ تیل پیدا کرنے والا اور برآمد کرنے والا ملک سعودی عرب ہے۔ یہاں عالمی مہنگائی کے باوجود ابھی تک کھانے پینے کی چیزیں بہت سستی ہیں۔ پٹرول پانی سے بھی سستا ملتا ہے۔

جہاں تک امن و امان کا تعلق ہے اس اعتبار سے یہ دنیا کا مثالی ملک ہے۔ شاہ عبدالعزیز کی حکومت سے پہلے بدو، حجاج کو لوٹا کرتے تھے۔ مگر جیسے ہی حکومت مستحکم ہوئی سب سے پہلے امن و امان پر توجہ مرکوز کی گئی۔ زمانہ قدیم میں حجاج جب اس مقدس سرزمین پر آنے لگتے تو ان کو یہی فکر لاحق ہوتی تھی کہ کہیں وہ بدوؤں کے ہاتھوں لوٹے نہ جائیں۔ ان بدوؤں کے لیے حجاج کو قتل کرنا معمولی بات تھی۔ شاہ عبدالعزیز نے ان کو وارننگ دی اور اس صحرا میں جہاں وہ حاجیوں کو لوٹا اور قتل کرتے تھے، اسی صحرا میں ان کے سرغنوں کو پکڑ کر بھوکا اور پیاسا پھینک دیا گیا۔ وہ بھوکے پیاسے تڑپتے رہے اور تڑپ تڑپ کر صحراء میں مر گئے۔

کوئی تصور بھی نہیں کر سکتا تھا کہ کوئی ان پر بھی ہاتھ ڈال سکتا ہے۔ مگر حکومت کے آہنی ہاتھوں نے ان ڈاکوؤں اور لٹیروں کو نشان عبرت بنا دیا اور اس کے بعد کسی گروہ کو یہ جرأت نہ ہوئی کہ وہ حجاج کو لوٹ سکے۔

شاہ عبدالعزیز کے بعد ان کے بیٹوں، شاہ سعود، شاہ فیصل، شاہ خالد، شاہ فہد، شاہ عبداللہ اور اب خادم الحرمین الشریفین شاہ سلمان بن عبدالعزیز نے اپنے والد محترم کی پالیسیوں کو جاری رکھا، ان کے نقش قدم پر چلتے رہے، دین کو مقدم رکھا، حدود اللہ کا نفاذ کیا جس کے نتیجہ میں عوام خوشحال ہیں اور ملک مسلسل ترقی کر رہا ہے۔

شاہ سلمان بن عبدالعزیز کا دور شروع ہوا تو انہوں نے ملک کی ترقی کے مزید منصوبے بنائے۔ انہیں حکومت کرنے کا وسیع تجربہ ہے۔ ان کے سنہری دور میں ہر طرف مزید ترقی کے راستے کھلے ہیں۔ ملک کے طول و عرض میں سفر کیجیے کسی بھی شہر میں جائیں آپ کو بے شمار نئے منصوبے تعمیر ہوتے نظر آئیں گے۔ نئی سڑکیں بن رہی ہیں۔ ہسپتال، سکول، کالج، یونیورسٹیاں سب شاہ سلمان کی بالغ نظری اور ان کی اپنے عوام کے ساتھ محبت کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔ شاہ سلمان کی ولولہ انگیز قیادت اور دور رس منصوبوں کی بدولت سعودی عرب کا مقام عالم اسلام میں بالخصوص اور پوری دنیا میں بالعموم بلند ہوا ہے۔ شاہ سلمان پاکستان اور پاکستانی عوام سے بے حد محبت کرتے ہیں۔ میاں محمد نواز شریف صاحب کے شاہی خاندان سے بڑے قریبی تعلقات ہیں۔ ان کے وزیر اعظم بننے سے سعودی عوام بڑے خوش ہیں۔ تعلقات پہلے بھی مضبوط تھے مگر اب دونوں ملکوں کے تعلقات میں مزید بہتری آئی ہے۔ شاہ سلمان پاکستان کو ایک مستحکم ملک دیکھنا چاہتے ہیں۔ سعودی حکومت نے ہر کڑے وقت میں پاکستان کی ہمیشہ مدد کی ہے۔

راقم الحروف کو جناب پروفیسر ساجد میر صاحب کی معیت میں متعدد بار شاہ سلمان بن عبدالعزیز سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا ہے۔ ان ملاقاتوں میں گفتگو کا مرکز پاکستانی عوام اور اسلام رہا۔

مرحوم و مغفور شہزادہ نایف بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کے ساتھ مکہ مکرمہ میں نوے منٹ تک ہونے والی ملاقات میری زندگی کی بہترین ملاقات تھی۔ یہ ملاقات بھی پروفیسر ساجد میر اور حافظ عبدالکریم صاحب کی معیت میں ہوئی تھی۔ اس روز مجھے اندازہ ہوا تھا کہ سعودی حکام واقعی پاکستانیوں کے ساتھ بڑی محبت کرتے ہیں اور وہ پاکستان کو دنیا کے ترقی یافتہ ملکوں کی صف میں دیکھنا چاہتے ہیں۔

قارئین کرام! سعودی عرب وہ ملک ہے جو مہبط الوحی ہے۔ یہاں دنیا کے دو سب سے مقدس شہر مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ ہیں۔ دنیا کا کونسا ایسا مسلمان ہوگا جو ان شہروں کی زیارت کرنا نہ چاہتا ہو۔ یہاں ہر سال کئی ملین مسلمان حج اور عمرہ کے لیے آتے ہیں۔ سعودی حکومت حجاج کو سہولتیں پہنچانے کے لیے مسلسل کوششیں کرتی رہتی ہے۔ حرمین شریفین کی توسیع مسلسل ہوتی رہتی ہے مگر یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ شاہ سلمان بن عبدالعزیز کے دور میں حرمین شریفین کی توسیع کا جو کام ہو رہا ہے اس کی ماضی میں کوئی نظیر نہیں ملتی۔ اس ملک میں 15 لاکھ کے لگ بھگ پاکستانی رہتے ہیں۔ ان میں شاید ہی کوئی ایسا ہو جو اپنی خوشی سے مستقل اس ملک سے جانا چاہتا ہو۔

اللہ تعالیٰ اس ملک کی حفاظت فرمائے۔ اسے حاسدوں کی نگاہوں سے محفوظ فرمائے۔ ہم اس ملک میں مزید ترقی، برکت اور خیر و خوشحالی کی دعا کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ آل سعود کی حکومت کو صدیوں تک قائم و دائم رکھے۔ اس ملک کو حاسدین، حاقدین، فتنہ پرور لوگوں سے محفوظ فرمائے، آمین!

.....

بقیہ اسراف کی مذمت

''اللہ کی اطاعت کے علاوہ جہاں بھی خرچ کیا جائے اسراف ہی کے زمرے میں آئے گا، چاہے وہ کم ہو یا زیادہ۔''

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''جائز امور میں اسراف کرنا حد سے تجاوز کے زمرے میں آتا ہے اور حد سے تجاوز کرنا ناجائز ہے۔ فضول کاموں سے بچنا حقیقی زہد ہے جس کی اجازت اللہ رب العزت نے دی ہے۔''

کہا جاتا ہے: ''اگر کسی لازمی چیز پر ضرورت سے زیادہ خرچ کیا جائے تو وہ بھی اسراف کے زمرے میں آئے گا۔''

سنو! اللہ کے بندو! اللہ آپ کی نگہبانی فرمائے! اللہ سے ڈرتے رہو اور جان رکھو کہ میڈیا پر اس حوالے سے بہت بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ میڈیا والوں کو چاہیے کہ وہ لوگوں کی رہنمائی کریں اور ان میں آگاہی پھیلائیں۔ انہیں بھلائیوں کی ترغیب دیں اور برائیوں سے دور رکھیں۔ یاد رہے کہ فضول خرچی میں ٹی وی پر اشتہارات کا بہت منفی کردار ہے۔ چنانچہ انہیں مناسب انداز میں پیش کرنا چاہیے تاکہ لوگوں کے مال اور ان کی جانیں محفوظ رہ سکیں۔

اے اللہ! ہمارے گناہ معاف فرما، ہمارے گناہ معاف فرما! ہماری برائیوں کی پردہ پوشی فرما! ہماری مشکلات آسان فرما! ہماری آزمائشیں دور فرما! ہمارے بیماروں کو شفا عطا فرما! ہمارے فوت شدگان کی مغفرت فرما! آمین!

.....

بانی مملکت سعودی عرب

شاہ عبدالعزیز بن عبدالرحمن آل سعودؒ

تحریر
جناب عبدالرشید عراقی

مملکت سعودی عرب کے بانی جلالۃ الملک شاہ عبدالعزیز بن عبدالرحمان آل سعود ۲۹ ذی الحجہ ۱۲۹۳ء مطابق ۱۸۷۶ء ریاض میں پیدا ہوئے، ان کا شجرہ نسب یہ ہے:

عبدالعزیز بن عبدالرحمٰن بن فیصل بن ترکی بن عبداللہ بن محمد بن سعود۔

جب ہوش سنبھالا تو ان کے والد محترم عبدالرحمٰن بن فیصل نے ان کی تعلیم کا آغاز کیا، سب سے پہلے آپ نے قرآن مجید کی تعلیم حاصل کی اور قرآن مجید کی تعلیم میں ان کے استاد شیخ قاضی عبداللہ الخزرجی تھے۔ قرآن مجید کی تعلیم کے بعد فقہ اور اصول فقہ کی تحصیل کے لئے شیخ عبداللہ بن عبداللطیف کے حلقہ درس میں شامل ہوئے، جب آپ نے فقہ اور اصول فقہ کی تعلیم مکمل کر لی تو شاہ عبدالعزیز کی عمر گیارہ سال تھی۔

جب ریاض پر آل رشید کا قبضہ ہو گیا تو شاہ عبدالعزیز اپنے والد کے ہمراہ کویت چلے گئے، اس وقت کے حکمران الشیخ مبارک الصباح تھے۔ کویت کے قیام کے دوران شاہ عبدالعزیز نے علمائے غزنویہ امرتسر مولانا عبدالرحیم غزنوی مع اپنے برادران (جو بسلسلہ کاروبار کویت میں مقیم تھے) سے علوم اسلامیہ خاص کر حدیث نبوی ﷺ اور فقہ میں استفادہ کیا۔

کویت کے قیام کے دوران شاہ عبدالعزیز اپنے خاندان پر گزرنے والی مشکلات اور مصائب وغیرہ کے بارے میں سوچا کرتے تھے کہ ان کے والد محترم کس طرح کویت میں جلاوطنی کی زندگی گزارنے پر مجبور ہوئے ہیں اور کس طرح وہ اپنا ملک دوبارہ حاصل کر سکتے ہیں، اس سلسلہ میں وہ اپنے دل میں خاموشی سے ایک اسکیم تیار کرنے میں کوشاں رہے۔ وہ اپنے ملک کے حالات سے پوری طرح باخبر تھے اور وہ تمام معلومات اپنے ملک سے آنے والے قافلوں سے حاصل کرتے تھے۔

شاہ عبدالعزیز کے والد محترم امام عبدالرحمان بن فیصل کی صرف ایک ہی خواہش تھی کہ وہ کس طرح اپنا کھویا ہوا ملک (جس کی بنیاد ان کے جدامجد شیخ محمد بن سعود نے رکھی تھی) اس کو دوبارہ حاصل کیا جائے اور اُن کی یہ بھی خواہش تھی کہ عرب دنیا ایک قوم کے طور پر ابھرے اور ان میں صالحین اور صادقین جیسے لوگ پیدا ہوں، اگر یہ خواب ان کی زندگی میں شرمندہ تعبیر نہ ہو تو ان کے بعد ان کے صاحبزادگان اس خواب کو پورا کریں۔

پہلی کوشش

شاہ عبدالعزیز بن عبدالرحمٰن آل سعودؒ نے ریاض شہر پر قبضہ کرنے کے لئے پہلی کوشش ۱۹۰۰ء میں ایک مختصر فوجی دستہ کے ہمراہ کی، اس وقت شاہ عبدالعزیز کی عمر ۲۱ سال تھی۔ ۱۵ مارچ ۱۹۰۱ء کو آل رشید کی فوجوں سے جنگ ہوئی اور اس جنگ میں ابن رشید نے کامیابی حاصل کی اور شاہ عبدالعزیز ریاض سے واپس کویت چلے گئے۔

کویت میں ایک میٹنگ

جب شاہ عبدالعزیز ریاض سے کویت پہنچے تو انہوں نے اپنے تمام بھائیوں کو اپنے گھر بلایا اور ان سے مخاطب ہو کر فرمایا: میں آج تمہارے ساتھ ایک خاص بات کرنا چاہتا ہوں، چنانچہ آپ نے اپنے بھائیوں سے مخاطب ہو کر فرمایا:

میرے والد محترم مجھے ریاض پر حملہ کرنے کی اجازت نہیں دیتے لیکن اس کی اجازت کی ایک صورت ہو سکتی ہے۔ جب وہ مطمئن ہو جائیں کہ آپ میرے ساتھ ہیں اور آپ لوگ مجھے شرمندہ نہیں ہونے دیں گے۔ اللہ کی قسم! میں دنیا کے مال و اسباب سے کچھ بھی نہیں چاہتا۔ میرے لئے صرف ایک ہی روٹی کافی ہے جو مجھے یہاں والد محترم کے گھر میں آسانی سے مل سکتی ہے لیکن میں یہاں نہیں رہ سکتا، اس جلاوطنی کی زندگی کو میں برداشت نہیں کر سکتا۔ ریاض شہر میں ہمارے گھر ہیں، ہمارے باپ دادا کے گھر ہیں، یہ ہمارے لئے ذلت کی بات ہے کہ ابن رشید ہمارے رشتہ داروں اور ہم پر حکمرانی کرے۔

اللہ تعالیٰ کی قسم! میں آپ لوگوں کے ساتھ سب سے آگے سینہ سپر رہوں گا، اگر اس راستہ میں مجھے کچھ ہو جائے تو آپ میرا بدلہ بھی نہ لیں، اگر اللہ تعالیٰ کا فضل ہو جائے اور وہ ہمارے لئے دروازے کھول دے تو وہ تمام بھائیوں کے لئے ہوں گے، ہم سب برابر ہوں گے، میں صرف یہ چاہتا ہوں کہ ہماری سلب شدہ عزت جو آپ کی عزت ہے، بحال ہو جائے۔

اس مجلس میں جتنے نوجوان تھے، سب نے بیک وقت کہا کہ وہ ان کا ہر صورت، ہر لحہ ساتھ دیں گے یا تو فتح حاصل کریں گے یا سب کے سب شہادت سے سرفراز ہوں گے۔

شاہ عبدالعزیز کی کامیابی

اس کے بعد شاہ عبدالعزیز نے اپنے والد محترم کی اجازت سے ریاض پر حملہ کر دیا، شاہ عبدالعزیز اور ابن رشید کی فوجوں کے درمیان لڑائی ہوئی اور وقت کے لحاظ سے یہ کم عرصہ لڑائی تھی۔ چنانچہ ۵ شوال ۱۳۱۹ھجری مطابق ۱۵ جنوری ۱۹۰۲ء کے دن ایک پکارنے والے نے منادی کر دی کہ شہزادہ عبدالعزیز بن عبدالرحمٰن آل سعود ریاض میں داخل ہو گئے ہیں اور ابن رشید کا کارندہ عجلان مارا جا چکا ہے اور منادی کرنے والے نے یہ بھی اعلان کیا کہ اللہ اکبر! حکومت اللہ تعالیٰ کے لئے ہے اور شہزادہ عبدالعزیز بن عبدالرحمٰن الفیصل آل سعود کے امین ہیں۔

امیر عبدالرحمٰن بن فیصل کی کویت سے ریاض واپسی

شاہ عبدالعزیز نے ریاض کو فتح کر لیا تو اس وقت ان کے والد محترم شیخ عبدالرحمان بن فیصل کویت میں قیام پذیر تھے۔ جب انہیں اطلاع دی گئی کہ آپ کو شہزادہ عبدالعزیز نے ریاض آنے کی استدعا کی ہے تو شیخ ریاض جانے کے لئے تیار ہو گئے، امیر کویت شیخ مبارک نے بڑی گرم جوشی سے آپ کو الوداع کیا۔

چنانچہ شیخ عبدالرحمٰن بن فیصل نے ریاض جانے کے لئے وہ راستہ اختیار کیا جو عام راستہ نہ تھا۔ اس سے غرض یہ تھی کہ ابن رشید اور اس کی افواج کو پتہ نہ چل سکے۔ چنانچہ شیخ عبدالرحمٰن جب ریاض کے قریب پہنچے تو شاہ عبدالعزیز نے اپنے والد محترم کا والہانہ استقبال کیا اور اپنے والد کے ہاتھوں کو بوسہ دیا۔

جب شیخ عبدالرحمٰن بن فیصل ریاض پہنچ گئے تو شاہ عبدالعزیز نے اپنے والد محترم سے کہا کہ حکمرانی آپ کا حق ہے اور میں بطور ایک سپاہی کے آپ کے ماتحت کام کروں گا۔ اس کے جواب میں شیخ عبدالرحمٰن بن فیصل نے کہا: اگر مجھے کویت سے حکمرانی کے لئے بلایا گیا ہے تو یہ ناممکن ہے، حکمرانی شہزادہ عبدالعزیز کا حق ہے میرا نہیں.....!!

اس پر علمائے کرام نے مداخلت کی کہ شہزادہ عبدالعزیز پر یہ فرض لاگو ہوتا ہے کہ وہ اپنے والد محترم کی اطاعت کریں، اور شیخ عبدالرحمٰن کی خدمت میں عرض کیا کہ وہ شہزادہ عبدالعزیز کے جذبات کا احترام کریں، چنانچہ شہزادہ عبدالعزیز نے مشروط قبول کیا۔ شرط یہ تھی کہ میرے والد محترم میرے نگران ہوں گے اور میری ان امور کی طرف رہنمائی کریں گے جن میں مملکت کی بھلائی ہوگی اور اگر اس مملکت کی مصلحت کے خلاف کوئی بات ہو گی تو اس سے مجھ کو روکیں گے۔

شیخ عبدالرحمٰن بن فیصل کے نصائح

شیخ عبدالرحمٰن بن فیصل نے فرمایا کہ سنو، عبدالعزیز! انصاف حکمرانی کی بنیاد ہے اگر تم حکمرانی چاہتے ہو تو عدل کا خیال رکھو، ظلم سے بچتے رہو، ہمیشہ پرہیزگاری اختیار کرو اور قوم کا ہر فرد خواہ ولی ہو یا عام شہری وہ تمہارا محاسبہ کرسکتا ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے بارے میں بہت غیرت والا ہے، اس دن کو یاد کرو جب تمہیں نہ مال نہ حکمرانی نہ جاہ و منصب اور نہ بیٹے فائدہ دے سکیں گے۔

شاہ عبدالعزیز کی بیعت

اس کے بعد تمام لوگوں نے شاہ عبدالعزیز کی بطور حکمران نجد بیعت کی، اس وقت شاہ عبدالعزیز کی عمر صرف ۲۲ سال تھی اور شیخ عبدالرحمان بن فیصل نے سعود الکبیر کی تلوار انہیں عنایت کی، تلوار دینے کا اشارہ یہ تھا کہ بیعت صحیح ہوئی ہے اور شیخ عبدالرحمٰن نے شاہ عبدالعزیز کو آل سعود کا محل دے دیا اور خود عجلان والے گھر میں منتقل ہو گئے۔

بیعت کے بعد

بیعت کے بعد شاہ عبدالعزیز بن شیخ عبدالرحمٰن (والی نجد) نے اپنی مملکت کو اسلامی و فلاحی ریاست بنانے کی طرف توجہ کی اور اس کے ساتھ نجد کے ملاحقہ علاقہ جات کے بارے میں بھی کچھ انقلابی قدم اٹھانے پر غور و خوض کرنے لگے اور عوام کی بہتری کے لئے بھی ضروری اقدامات کا سلسلہ شروع کیا۔

حجاز پر قبضہ

شاہ عبدالعزیز نے ۱۹۲۱ء میں حائل پر قبضہ کیا۔ ۵ستمبر ۱۹۲۴ء کو طائف کو اپنی مملکت میں شامل کرلیا۔ ۱۹۲۴ء میں مکہ مکرمہ پر قبضہ کیا۔ ۵ جون ۱۹۲۵ء کو مدینہ منورہ پر قبضہ کیا اور ۲۲ جون ۱۹۲۵ء کو جدہ کو اپنی قلمرو میں شامل کیا۔

جب شاہ عبدالعزیز بن عبدالرحمٰن آل سعود نے مدینہ منورہ پر قبضہ کر کے اسے اپنی قلمرو میں شامل کیا تو مولانا ظفر علی خاں نے ''تطہیر یثرب'' کے نام سے حسب ذیل نظم کہی۔

داخل ہوئے مدینے میں ابن سعود آج
پھر جوش پر ہے رحمت رب ودود آج
توحید کا عرب میں علم سربلند ہے
قائم ہوئی ہیں شرع نبی کی حدود آج
ہیں غازیان نجد پیغمبر کے پاسبان
یثرب میں خیمہ زن ہیں خدا کے جنود آج
آتے ہی مسجد نبوی میں پڑھی نماز
کیا لطف دے گیا ہے رکوع و سجود آج
منکر بتائے جاتے تھے جس نام پاک کے
اس پہ یہ لوگ بھیج رہے ہیں درود آج
اس جھوٹ کا کہ گنبد خضریٰ ہوا شہید
سلطان نے بکھیر دیا ہے تار و پود آج
ہم کو ہے پاس عہد کے ابن سعود کا
کس کو ہیں یاد روز اول کے عہد و عقد آج
کل جس کے نام سے بھی نہ تھا عام آشنا
ہم اس کے پاس لے کر چلے ہیں وفود آج
رگ رگ میں خون موج سلف دوڑنے لگی
مٹنے لگا ہے تفرقہ ہست و بود آج
قبرص میں ہے حسین تو فیصل عراق میں
نابود ہے حجاز میں ان کا وجود آج
اک رہ گیا ہے علی تو اسے دیکھ دیکھ کر
یاد آ رہی ہے مجھ کو حدیث شہود آج
جدہ سے راہگزارے فلسطین ہی تو ہو
جو بن رہا ہے جائے پناہ یہود آج
اسلام کے ہبوط کل تک تھے خوش حریف
جلتے ہیں دیکھ دیکھ کر اس کا صعود آج

نجد و حجاز ایک

مکہ مدینہ اور جدہ پر قبضہ ہونے کے بعد شاہ عبدالعزیز نے نجد و حجاز کو ایک ساتھ مدغم کر دیا اور اس کا نام ''المملکۃ السعودیۃ العربیۃ'' رکھا اور اس کے ساتھ اپنی بادشاہت کا بھی اعلان کر دیا۔

برصغیر میں شاہ عبدالعزیز کی مخالفت

شاہ ابن سعود کے اعلان بادشاہت پر برصغیر میں شاہ کی مخالفت کی گئی اور ان کی ذات کو ہدف تنقید بنایا گیا۔ مخالفت کرنے والوں میں مولانا محمد علی جوہر پیش پیش تھے، ان کا مطالبہ یہ تھا کہ حجاز میں جو حکومت قائم کی جائے وہ پورے عالم اسلام کے نمائندوں پر مشتمل ہو اور سلطان شاہ حجاز کا لقب اختیار نہ کریں۔

شاہ عبدالعزیز پر اعتراضات

شاہ عبدالعزیز پر جو الزامات لگائے گئے وہ یہ تھے:

① مدینہ پر گولہ باری کر کے حرم نبوی کی بے حرمتی کی گئی ہے۔

② مکہ معظمہ میں مزارات منہدم کر دیئے گئے۔

③ یہ سب کچھ شاہ عبدالعزیز انگریز کے اشارے پر کر رہا ہے، اس لئے فوراً حجاز خالی کر دے۔

مؤتمر عالم اسلامی کا اجلاس

جب شاہ عبدالعزیز پر الزامات و اعتراضات کا سلسلہ زور پکڑ گیا تو انہوں نے مکہ مکرمہ میں مؤتمر عالم اسلامی کا اجلاس طلب کر لیا اور برصغیر کی تین جماعتوں کو اپنے نمائندے بھیجنے کی دعوت دی۔

① مرکزی مجلس خلافت ② جمعیۃ علمائے ہند
③ آل انڈیا اہلحدیث کانفرنس

مرکزی مجلس خلافت کے چار نمائندے تھے۔

① مولانا سید سلیمان ندوی (سربراہ وفد)
② مولانا محمد علی جوہر ③ مولانا شوکت علی
④ جناب شعیب قریشی

جمعیۃ علمائے ہند کے پانچ نمائندے تھے:

① مولانا مفتی کفایت اللہ (سربراہ وفد)

② مولانا شبیر احمد عثمانی ③ مولانا احمد سعید دہلوی
④ مولانا محمد عرفان ⑤ مولانا عبدالحلیم صدیقی
آل انڈیا اہلحدیث کانفرنس کے چار نمائندے تھے۔
① مولانا ابوالوفا ثناء اللہ امرتسری (سربراہ وفد)
② مولانا عبدالواحد غزنوی
③ مولانا اسماعیل غزنوی ④ حافظ حمید اللہ دہلوی
اس مؤتمر میں دنیائے اسلام کے مندوبین کے (۱۳) ممالک کے (۶۷) نمائندے شامل تھے، ان سب نے متفقہ طور پر عبدالعزیز ابن سعود کو شاہ حجاز تسلیم کر کے اسے اس امر کا اختیار دیا کہ سرزمین حجاز کو محفوظ و مامون بنانے کے لئے یہ قدم اُٹھائیں اور غیر اسلامی اثرات سے اس سرزمین کو پاک کر کے شریعت مطہرہ کے قوانین رائج کریں۔

اس کے جواب میں شاہ نے جوابی تقریر فرمائی کہ ہم سب مسلمان بھائی بھائی ہیں اور ضرورت یہ ہے کہ جملہ اختلافی مسائل کو ترک کر کے کھلے دل سے حجاز کے مستقبل پر گفتگو کریں اور اتحاد کا ایسا مظاہرہ کریں کہ جس کی رسول اکرم ﷺ نے تعلیم دی ہے اور خدا سے میری دعا ہے کہ خدا ہمیں دین مبین پر قائم رہنے کی سعادت عطا فرمائے۔ آمین!

مولانا محمد علی جوہر اور مولانا ظفر علی خاں

عبدالعزیز آل سعود پر تنقید کرنے والوں میں مولانا محمد علی جوہر پیش پیش تھے اور انہوں نے اپنے اخبار ''روزنامہ ہمدرد دہلی'' میں بیشتر مضامین شاہ عبدالعزیز کے خلاف لکھے۔ مؤتمر عالم اسلامی کے اجلاس میں شاہ عبدالعزیز پر نکتہ چینی بھی کی اور کچھ سخت باتیں بھی کیں جس کا مہذب جواب مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ امرتسریؒ نے بھی دیا۔

شاہ ابن سعود کی حمایت میں مولانا ظفر علی خاں پیش پیش تھے۔ آپ نے اپنے اخبار زمیندار لاہور میں مولانا محمد علی کے مضامین کا دلائل سے جواب دیا۔ مولانا ظفر علی خاں کے ساتھ مولانا ابوالکلام آزاد، مسیح الملک حکیم حافظ محمد اجمل خاں اور مولانا عبدالقادر قصوری جیسے لوگ شامل تھے جنہوں نے عبدالعزیز ابن سعود کا پورا پورا ساتھ دیا اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مولانا ظفر علی خاں اور اُن کے ساتھی کامیابی و کامرانی سے ہمکنار ہوئے۔

اخلاق و عادات

اخلاق و عادات کے اعتبار سے شاہ ابن سعود بہت اعلیٰ و ارفع تھے، وہ انصاف کو بہت زیادہ اہمیت دیتے تھے اور وہ اسے زندگی کا مقصد سمجھتے تھے، ان میں خوف خدا حد درجہ تھا۔

شاہ عبدالعزیز بین الاقوامی سیاست میں بہت ماہر تھے اور بین الاقوامی چالوں سے پوری طرح باخبر تھے اور اندرونی سیاست پر بھی مکمل عبور رکھتے تھے۔ شاہ ابن سعود میں یہ وصف بدرجہ اتم پایا جاتا تھا کہ وہ اپنے دشمنوں کو معاف کر کے خوشی محسوس کرتے تھے۔ وہ اپنے دل میں کسی شخص کے بارے میں کینہ اور بغض نہیں رکھتے تھے۔ ان کا اللہ تعالیٰ پر غیر متزلزل ایمان تھا، اس لئے قرآن مجید کے احکام پر خوش دلی سے عمل کرتے تھے۔ ان کا عقیدہ تھا کہ ''دشمن کو معاف کرنا اس کے دل کی تسخیر ہے اس لئے ہمیشہ وہ درگزر سے کام لیتے تھے۔

شاہ ابن سعود اپنے اسلاف کے نقش قدم پر چلتے ہوئے امن و امان کو سب سے زیادہ اہمیت دیتے تھے۔ وہ لوگوں کے جان و مال کے تحفظ اور ان کے مسائل کا خاص خیال رکھتے تھے اور امن میں خلل ڈالنے والوں سے سختی سے نبٹتے تھے۔ انہوں نے امن و امان کو ہمیشہ مضبوط بنیادوں پر استوار رکھا۔

وفات

شاہ عبدالعزیز آل سعود نے ۷۳ برس کی عمر میں ۹ نومبر ۱۹۵۳ء کو طائف میں انتقال کیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

ان کی نماز جنازہ مسجد الحویہ طائف میں ادا کی گئی، بعد ازاں ان کی نعش بذریعہ طیارہ ریاض لائی گئی اور ریاض کے عام قبرستان میں ان کی تدفین ہوئی۔

.....

ناظم اعلیٰ ڈاکٹر حافظ عبدالکریم کا دورۂ فیصل آباد

قومی اسمبلی میں قائمہ کمیٹی برائے مذہبی امور کے چیئرمین حافظ ڈاکٹر عبدالکریم صاحب ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان 10 اگست کو ایک روزہ دورے پر فیصل آباد تشریف لائے۔ علمائے کرام اور احباب جماعت نے خیر مقدم کیا۔ ناظم اعلیٰ نے ۱۲ اگست کو اسلام آباد میں ہونے والی بین الاقوامی اتحاد امت وعظمت حرمین شریفین کانفرنس کے سلسلہ میں عوامی رابطہ مہم کے سلسلہ میں فیصل آباد ڈویژن' جھنگ' ٹوبہ اور سرگودھا کے ذمہ داران' کارکنوں اور علماء کرام کے مشترکہ اجلاس سے خطاب کیا جو گلستان میرج ہال گلستان کالونی ملت روڈ میں منعقد ہوا۔ ناظم اعلیٰ صاحب نے کانفرنس کی اہمیت اور اسے کامیاب بنانے کے لیے شرکاء کو اپنا موثر کردار ادا کرنے پر زور دیا اور کہا کہ کانفرنس میں امام مسجد نبویؐ اور امام مسجد قبلۂ اول (فلسطین) دیگر بین الاقوامی شخصیات اور پاکستان کے مذہبی وسیاسی قائدین شرکت فرمائیں گے۔ شرکاء نے کانفرنس کو کامیاب بنانے کے لیے ہر قسم کے تعاون کا یقین دلایا۔

بنام اراکین مرکزی کابینہ' مجلس عاملہ وشوریٰ

مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے زیر اہتمام بتاریخ 21 اگست 2016ء بروز اتوار بوقت 11 بجے دن جناح کنونشن سنٹر اسلام آباد میں عظیم الشان تاریخی' بین الاقوامی اتحاد امت وعظمت حرمین شریفین کانفرنس زیر صدارت محترم جناب سینیٹر پروفیسر ساجد میر حفظہ اللہ امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان (چیئرمین سٹینڈنگ کمیٹی سینٹ برائے امور کشمیر' گلگت بلتستان وشمالی علاقہ جات) منعقد ہو رہی ہے۔ جس میں امام مسجد نبوی' امام مسجد قبلۂ اول (فلسطین) سمیت بین الاقوامی شخصیات اور پاکستان کے مذہبی وسیاسی قائدین شرکت فرمائیں گے۔ آپ سے شرکت کی استدعا ہے۔

(منجانب: ڈاکٹر حافظ عبدالکریم..... ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان)

مرکزی جمعیت اہل حدیث پنجاب کے رہنماؤں کی سانحہ کوئٹہ کی شدید مذمت

مرکزی جمعیت اہل حدیث پنجاب کے امیر پروفیسر حافظ عبدالستار حامد' سرپرست اعلیٰ مولانا محمد نعیم بٹ' مولانا مبشر احمد مدنی' حافظ عبدالرزاق' پروفیسر حافظ عمران عریف' مولانا محمد طارق جاوید' مولانا محمد ابرار ظہیر' شوکت ضیاء چوہدری' مولانا عنایت اللہ رحمانی' قاری محمد عزیر و دیگر صوبائی رہنماؤں نے سانحہ کوئٹہ کی شدید مذمت کرتے ہوئے اسے دہشت گردی کا المناک واقعہ اور بہیمانہ فعل قرار دیا ہے۔ انہوں نے قیمتی جانوں کے ضیاع پر گہرے دکھ اور غم کا اظہار کیا اور جاں بحق ہونے والوں کے خاندانوں سے تعزیت کرتے ہوئے مرحومین کے لیے مغفرت اور زخمیوں کے لیے جلد صحت یابی کی دعا کی۔ پروفیسر حافظ عبدالستار حامد نے تمام ضلعی وشہری ناظمین کو ہدایت کی ہے کہ وہ ضلعی بار اور پریس کلبوں میں جا کر وکلاء اور صحافی برادری سے اظہار تعزیت اور یکجہتی کریں۔

منزل کی تمنا ہے تو کر جہدِ مسلسل ..... خیرات میں جُبّہ و دستار نہیں ملتے

سینئر نائب ناظم اعلیٰ مولانا محمد نعیم بٹ کی ضلع لیہ میں آمد

جب سے بین الاقوامی حالات میں تغیر وتبدل اور شدت محسوس کی جا رہی ہے تب سے مرکزی جمعیت اہل حدیث ملک اور بیرون ملک اپنے فرائض کی انجام دہی کے لیے متحرک اور فعال کردار ادا کرنے کے لیے ہمہ وقت میدان عمل میں ہے۔ امیر مرکزیہ سینیٹر پروفیسر علامہ ساجد میر حفظہ اللہ اور ناظم اعلیٰ مرکزیہ ڈاکٹر حافظ عبدالکریم حفظہ اللہ سرکاری' ملکی خدمات کے ساتھ ساتھ بیرون ملک بھی کارکردگی میں مصروف کار ہیں جبکہ سینئر نائب ناظم اعلیٰ مرکزیہ مولانا محمد نعیم بٹ اپنی ٹیم کے ساتھ ملک بھر میں تنظیمی' تربیتی اور اصلاحی پروگرام میں شرکت سے شہری وضلعی جماعتوں سے برابر رابطوں میں ہیں اور بیداری کی ایک لہر قائم کر رہے ہیں۔ اسی سلسلہ میں وہ جولائی کے آخری ہفتہ لیہ جیسے گرم ضلع میں تشریف لائے' ان کے ہمراہ نائب ناظم اعلیٰ مرکزیہ مولانا حافظ محمد یونس آزاد بھی تھے۔ جبکہ ناظم پنجاب الحاج میاں محمود عباس صاحب ناسازی طبع کی وجہ سے تشریف نہ لا سکے۔ ضلع بھر میں عہدیداران کو ۲۶ جولائی بوقت ظہر مرکزی جامع مسجد محمدیؐ اہل حدیث میں اجلاس کی باقاعدہ اطلاع بذریعہ دعوت نامہ اور ٹیلیفون ہو چکی تھی۔ تقریباً تمام ذمہ داران مقررہ وقت پر اجلاس گاہ میں پہنچ چکے تھے۔ جبکہ مرکزی وفد نماز ظہر سے قبل ہی مرکزی مسجد میں تشریف فرما تھا۔ نماز ظہر کی امامت کے فرائض حافظ محمد یونس آزاد نے ادا کیے۔ بعد نماز ظہر اجلاس کی باقاعدہ کارروائی کا آغاز قاری عبدالرحمٰن صاحب کی تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ جبکہ امیر ضلع حافظ محمد اشتیاق صاحب نے صدارت فرمائی۔ تعارفی نشست کے بعد نائب ناظم اعلیٰ مرکزیہ حافظ محمد یونس آزاد صاحب کو اظہار خیال کی دعوت دی گئی۔ انہوں نے بڑے مؤثر انداز میں تنظیمی استحکام کے فوائد' قیادت اور کارکن میں باہمی ربط اور محنت وکاوش کے ثمرات پر کتاب وسنت کی روشنی میں بیان فرمایا۔ نبی کریم ﷺ کی سیرت طیبہ کے کئی پہلو پیش کیے۔ آپ کی تحریک کی ابتدا اور عروج کا سبب' طریقہ کار پیش کیا۔ پھر ثمرات کا نقشہ بھی کھینچا اور اسے اپنے لیے مشعل راہ قرار دیا۔ نتیجتاً پورے ہاؤس کا ایک نیا جوش وجذبہ محسوس ہو رہا تھا۔ اس کے بعد حافظ محمد اشتیاق صاحب امیر ضلع نے اپنی اور ضلعی جماعت کی طرف سے اس قدر شدید گرمی کے موسم میں مرکزی وفد کو لیہ پہنچنے پر شکریہ ادا کرتے ہوئے مہمان خصوصی سینئر نائب ناظم اعلیٰ مولانا محمد نعیم بٹ کو شرکاء اجلاس سے ہم کلام ہونے کی دعوت دی۔ انہوں نے حضرت حافظ عبدالستار حسن رحمہ اللہ اور حضرت حافظ عبدالغفار حسن رحمہ اللہ کے دور کی یادیں تازہ کرتے ہوئے کہا کہ آج تک ضلع لیہ کی طرف سے ہمیں مرکز میں بیٹھے کبھی کوئی شکوہ شکایت اور رنج نہیں پہنچا۔ مرکز آپ کے لیے دعا گو ہے کہ آپ اسی طرح اتفاق واتحاد اور مکمل یکجہتی سے مرکزی جماعتی پالیسیوں کو دل وجان سے اپناتے رہیں اور ترقی کی منازل طے کرتے رہیں۔ بٹ صاحب نے اس بات کا بھی اظہار کیا کہ جن پوائنٹس کی طرف میں آپ کی توجہ مبذول کرانا چاہتا تھا آپ نے بینرز' فلیکسز کے ذریعہ ثابت کر دیا ہے کہ آپ زندہ وپائندہ اور بیدار جماعت ہیں۔ آپ کی فعالیت اور ایکٹو ہونے میں کوئی شک وشبہ نہ ہے۔ اظہار یکجہتی کشمیر پر بات کرنا چاہتا تھا (وہ فلیکسز بھی آپ نے آویزاں کرا رکھے ہیں) حرمین شریفین کے عنوان پر بات کرنا چاہتا تھا۔ اللہ کی توفیق سے وہ بھی آپ نے محبت کا اظہار کرتے ہوئے بہترین انداز میں نعرے درج کر چکے ہیں۔ اسی طرح آنے والے مہمانان گرامی کو بھی خوش آمدید کہہ رہے ہیں۔ پھر یہ بھی تو محبت کا انداز ہے کہ حافظ آزاد صاحب قائد پنجاب الحاج میاں محمود عباس صاحب کو بھی الگ الگ خوش آمدید لکھا گیا۔ یہاں مولانا بٹ صاحب نے حرمین شریفین سے والہانہ محبت کے اظہار کے لیے جماعتی پروگرام ۲۱ اگست اتوار جناح کنونشن سنٹر اسلام آباد کا تذکرہ کیا جس پر ضلعی ذمہ داروں نے بھرپور نمائندگی کرنے کا وعدہ کیا۔ سینئر نائب ناظم اعلیٰ نے کشمیر کاز پر تفصیلی تبصرہ کیا اور اتحاد وجہاد پر زور دیا۔ انہوں نے پرچہ ہفت روزہ اہل حدیث اور پیغام ٹی وی چینل کی خدمات واہمیت پر گفتگو کی۔ ملک بھر میں کشمیر کانفرنسز' حرمین شریفین کانفرنسز کا تذکرہ کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ کونسا ایسا ایشو ہے جس پر ہم میدان عمل میں نہیں۔ ہم تو پورے ملک میں اس نئی بیماری اور لعنت کے خلاف بھی آواز بلند کر رہے ہیں کہ حکومت' پاک فوج' عوام اور دیگر ذمے دار ادارے معصوم بچوں کے اغواء کا تدارک کریں۔ والدین' بہن بھائیوں اور عزیز واقارب کو ایک مستقل اور مسلسل روگ سے بچائیں۔ اسلام اس گھناؤنے جرم کی سختی سے نفی کرتا ہے۔ اسی لیے ہم ہر جرم کے خاتمہ اور نفاذ اسلام کا مطالبہ اور نعرہ بلند کرتے ہیں۔ وطن عزیز کا قیام بھی اسلام کے نام پر ہوا اور یقینی بات ہے کہ اس کا استحکام بھی نفاذ اسلام سے ہوگا۔ بٹ صاحب نے مختصر وقت میں کئی معاملات نمٹائے جیسے ہاؤس میں ایک نئی روح پھونک دی گئی ہو۔ آخر میں انہوں نے مرکزی جمعیت اہل حدیث اور اہل حدیث یوتھ فورس لیہ کے عہدیداران کو اس بہترین تنظیمی اجلاس کے منعقد کرنے پر مبارک باد پیش کی۔ اجلاس میں حافظ محمد اشتیاق امیر ضلع' جناب محمد حنیف صاحب ناظم ضلع' جناب محمد بلال اظہر امیر تحصیل' جناب محمد سلیم عثمانی ناظم تحصیل' جناب محمد اشرف صاحب امیر تحصیل کروڑ' حافظ محمد سجاد اسلم ناظم تحصیل چوپارہ' محمد اکرم شہزاد ناظم تبلیغ' جناب عبدالحلیم امیر تحصیل چوبارہ' طلحہ زبیر احمد صدر AYF ضلع لیہ' ملک محمد افضل صدر AYF سٹی لیہ' محمد زبیر شاہین صدر AYF' تحصیل لیہ کے علاوہ دیگر عہدیداران نے شرکت کی۔ دعائے خیر سے اجلاس اختتام پذیر ہوا اور مرکزی وفد اپنی اگلی منزل ضلع بھکر کی طرف روانہ ہوا۔

درخواست دعائے صحت

⊙ ۱۹ مارچ ۲۰۱۶ء کو بندہ دارالعلوم (لاہور) سے گھر جاتے ہوئے عارضۂ قلب میں مبتلا ہو گیا اور بجائے گھر جانے کے سیدھا کارڈیالوجی ہسپتال فیصل آباد پہنچا۔ مخلص دوستوں کی دعاؤں کی بدولت اللہ رب العزت نے جلد افاقہ فرما دیا' اگرچہ ابھی تک پوری طرح صحت یاب نہیں' تاہم دارالعلوم میں حاضر ہو کر دوبارہ خدمت شروع کر دی ہے۔ احباب میری صحت کاملہ کے لیے اپنی پرخلوص دعاؤں میں ہمیشہ یاد رکھیں۔ جزاکم اللہ خیراً۔

محمد حسن سعید دارالعلوم تقویۃ الاسلام ۴ شیش محل روڈ لاہور

0313-4600183

اخبار الجماعۃ

آپ کی شرکت بہت ضروری ہے

مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے محبو!.....حرمین شریفین سے پیار کے لیے.....حق کے اظہار کے لیے.....جماعت کے وقار کے لیے.....اور اپنے کردار کے لیے.....!!

21 اگست بروز اتوار جناح کنونشن سنٹر اسلام آباد تحفظ حرمین شریفین کانفرنس میں آپ کا تشریف لانا بہت ضروری ہے۔.....(محمد نعیم بٹ۔گوجرانوالہ)

کوئٹہ میں خودکش حملہ اسلام کے منافی اور گھناؤنا فعل ہے۔ پروفیسر ڈاکٹر عبدالغفور راشد

پروفیسر ڈاکٹر عبدالغفور راشد ناظم ذیلی تنظیمات مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان نے سانحہ کوئٹہ کی شدید مذمت اور جانی نقصان پر اظہار افسوس کرتے ہوئے کہا ہے کہ دہشت گرد امن، ملک اور اسلام کے دشمن ہیں۔ انسان نہیں بلکہ خونی درندے ہیں' اسلام امن وسلامتی کا دین ہے، معصوم اور بے گناہ لوگوں کی جانوں سے کھیلنے والوں کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔ خودکش حملہ اسلام کے منافی اور گھناؤنا فعل ہے۔ خودکش حملے پاکستان کی سلامتی کیخلاف عالمی سازش ہیں۔ اس المناک سانحہ کی غیر جانبدارانہ، منصفانہ تحقیقات سے اصل کرداروں کو بے نقاب کروا کر انہیں کیفر کردار تک پہنچایا جائے۔ معصوم اور بے گناہ انسانیت کا قتل عذاب الٰہی کو دعوت دینے کے مترادف ہے۔ اہل حدیث یوتھ فورس پاکستان کے صدر حافظ ذاکر الرحمٰن صدیقی نے کہا کہ یہ حملہ پاکستان کی سلامتی اور امن وامان کیلئے بڑا چیلنج ہے۔ پاکستانی عوام سے 14 اگست کی خوشیوں کو روندنے کی منظم سازش ہے۔ ملک کے تشویشناک حالات اس بات کے متقاضی ہیں کہ سیاسی و دینی جماعتیں متحد ہو کر ملک وقوم کیلئے کام کریں اور اسلام و ملک دشمن طاقتوں کی پاکستان میں عدم استحکام اور دہشت گردی کی سازشوں کو متحد ہو کر ناکام بنائیں۔ پاکستان میں امن کے فروغ کیلئے پاکستانی عوام' افواج پاکستان کے دست وبازو ہیں۔ انہوں نے کہا کہ کوئٹہ سانحہ میں بھارت ملوث ہے۔ قوم کو مجبوریوں سے آگاہ کیا جائے کہ ثبوت ملنے کے باوجود بھارت کیخلاف عالمی رائے عامہ کیوں ہموار نہیں کی جارہی؟ سیکرٹری جنرل حافظ فیصل افضل شیخ نے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ دہشت گردوں کے بزدلانہ حملوں سے اقتصادی راہداری کے منصوبے غیر محفوظ نہیں ہو سکتے، وطن کے دفاع کے لیے افغان بارڈر پر باڑ لگائی جائے اور ملک بھر میں افغانیوں کے خلاف ٹارگٹ اپریشن کیا جائے۔

نوجوان ہماری جماعت کا سرمایہ ہیں

⊙ کارکن جماعتوں میں ریڑھ کی ہڈی کا کردار ادا کرتے ہیں اور نوجوان ہماری جماعت کا سرمایہ ہیں، بزرگ ان کا سایہ ہیں اگر نوجوان سرمایہ پر بزرگوں کا سایہ نہ ہو تو سرمایہ چوری ہونے کا خطرہ لاحق رہتا ہے۔ ان خیالات کا اظہار گذشتہ روز اہلحدیث یوتھ فورس اسلام آباد کی طرف سے جماعت کے اعزاز میں منعقدہ عشائیہ تقریب سے حافظ مقصود احمد امیر مرکزی جمعیت اہلحدیث اسلام آباد نے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا کہ اہل حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قافلہ کے سپاہی ہیں۔ اہل حدیث کا کردار اتنا اُجلا ہو کہ لوگ اسے دیکھ کر پہچان جائیں کہ یہ اہل حدیث ہے اسلئے نوجوان اپنے والدین اور جماعتی بزرگوں کا احترام وخدمت یقینی بنائیں۔ مرکزی جمعیت اہل حدیث کا پرچار جو درحقیقت قرآن وسنت ہی کی دعوت ہے اس کو اپنا نصب العین بنایا جائے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ہمیشہ جماعت سے منسلک رہنا چاہیے اور اطاعت امیر میں رہتے ہوئے اپنی تنظیمی خدمات انجام دینی چاہئیں۔ اجلاس میں جماعتی قائدین پروفیسر ڈاکٹر محمد انور، چوہدری محمد یوسف سلفی، مولانا عبدالرؤف، صاحبزادہ ابوبکر صدیق عزیز، قاری ظہیر احمد ہزاروی، راشد شیخ صدر AYF اسلام آباد، آصف حبیب جنرل سیکریٹری AYF اسلام آباد، چوہدری محبوب احمد، حافظ عابد الرشید، ایم این اے سلفی، ڈاکٹر محمد رفیق بھٹی، قاری عبدالوحید، مولانا حفیظ الرحمٰن، مولانا ابوبکر صدیق، چوہدری محمد ارشد اور دیگر احباب نے بھرپور انداز میں شرکت کی۔

منجانب: ایم این اے سلفی' میڈیا سیل اسلام آباد

صدر جمعیۃ اساتذہ کا دورۂ ساہیوال

⊙ جمعیۃ اساتذہ پاکستان کے صدر پروفیسر حافظ عتیق اللہ عمر اور حافظ عبداللطیف وٹو نے 31 جولائی 2016ء کو ساہیوال ڈویژن کا دورہ کیا۔ اجلاس مسجد محمدی فتح شیر کالونی ساہیوال میں ہوا۔ میزبان قاری شبیر انجم سیکرٹری جنرل ساہیوال ڈویژن تھے۔ شرکاء اجلاس میں قاری احمد یار صدیقی' مولانا عبدالغفور یورش' حافظ عبدالجبار' قاری فاروق احمد عدیل کے علاوہ دیگر اساتذہ حضرات تھے۔ اس موقعہ پر صدر جمعیۃ اساتذہ پاکستان نے خطاب کیا اور تنظیم کی اہمیت وافادیت پر روشنی ڈالی۔ شرکاء نے ان کی بات پر اکتفا کیا اور تعاون کا یقین دلایا۔ اس موقع پر ضلع ساہیوال' ضلع اوکاڑہ' پاکپتن کے ذمہ داران کو نامزد کیا اور ہدایت کی گئی کہ کابینہ کو مکمل کیا جائے اور کام کو جاری رکھا جائے۔ اساتذہ سے رابطہ کیا جائے اور ان کے کوائف جمع کیے جائیں۔ اجلاس دو گھنٹے جاری رہا۔ اس موقع پر عشائیے کا انتظام کیا گیا تھا۔ آخر میں شرکاء اور مہمانوں کا شکریہ ادا کیا گیا۔

منجانب: محمد طارق جاوید' ناظم دفتر جمعیت اساتذہ پاکستان

مولانا محمود الحسن غضنفر کے لیے دعائے صحت

⊙ جماعت کے معروف عالم دین اور خطیب مولانا محمود الحسن غضنفر اسلامیہ کالج چکوال کی گراؤنڈ میں عیدالفطر پڑھا رہے تھے کہ اچانک فالج کا حملہ ہو گیا اور چھٹی کی وجہ سے ڈاکٹر دستیاب نہ تھے۔ اللہ تعالیٰ نے مولانا کو اپنے فضل وکرم سے محفوظ رکھا اور دن بدن روبصحت ہیں۔ ناظم ضلع ڈاکٹر قدیر حسین اور مولانا عبدالرزاق عفیف نے تلہ گنگ سے حاضر ہو کر مولانا کی خیریت دریافت کی اور تیمارداری کی۔ مولانا کی مسلکی' جماعتی اور دینی خدمات کو سراہا۔ جملہ قارئین کرام سے مولانا کی صحت کاملہ کے لیے دعا کی درخواست ہے۔

منجانب: شعبہ نشر واشاعت تلہ گنگ ضلع چکوال

بیوگان میں گندم کی تقسیم

⊙ مرکزی جمعیت اہل حدیث حویلی لکھا کی طرف سے بیوگان میں گندم تقسیم کی گئی۔ یہ تقریب 28 مئی بروز ہفتہ بعد نماز مغرب منعقد کی گئی' اس تقریب کی صدارت ڈاکٹر اظہر حسن امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث حویلی لکھا نے فرمائی۔

منجانب: محمد عباس کھوکھر' حویلی لکھا

بلوچستان میں بھی آپریشن کیا جائے

⊙ کوئٹہ سول ہسپتال میں دہشت گرد اس طرح کی بزدلانہ کارروائیوں سے عوام کا عزم پست نہیں کر سکتے۔ ان خیالات کا اظہار مرکزی جمعیت اہل حدیث اسلام آباد کے رہنماؤں حافظ مقصود احمد امیر' چوہدری محمد یوسف سلفی ناظم' حافظ عابد الرشید' قاری ظہیر احمد ہزاروی اور ایم این اے سلفی ناظم رابطہ نے اپنے مشترکہ بیان میں کیا۔ کوئٹہ کے سول ہسپتال میں ہونے والے خودکش بم دھماکے کی شدید الفاظ میں مذمت کی اور دہشت گردی کے اس واقعہ کے خلاف سخت غم وغصہ کا اظہار کرتے ہوئے ان کا کہنا تھا کہ ہم متاثرہ خاندانوں کے دکھ میں برابر کے شریک ہیں۔ پوری قوم دہشتگردوں کے خلاف متحد ہے اور اتحاد و یکجہتی سے دہشت گردوں کو عبرتناک شکست دی جائے۔ حافظ مقصود احمد نے کہا کہ وزیرستان کی طرح بلوچستان میں بھی دہشت گردوں کے خلاف بھرپور آپریشن کیا جائے۔ انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ دہشتگردی کی روک تھام کے لیے سنجیدہ عملی اقدامات کرے اور ملوث عناصر اور گروپس کو بے نقاب کرنے میں کسی بھی طرح کی سستی کا مظاہرہ نہ کرے۔

منجانب: ایم این اے سلفی' میڈیا سیل اسلام آباد

فری میڈیکل کیمپ

⊙ مرکزی جمعیت اہل حدیث تحصیل گوجرہ کے زیر اہتمام جامعہ اسلامیہ خوشاب کے تعاون سے تیسرا ۲۴ روزہ پیغام فری موبائل میڈیکل کیمپ بڑی کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوگیا۔ کیمپ کی نگرانی حافظ محمد اسلم جٹ امیر تحصیل اور حافظ عبدالباسط اور ان کی ٹیم نے کی۔ مذکور کیمپ میں معروف ڈاکٹرز مریضوں کا فری معائنہ کرنے کے ساتھ ساتھ فری ادویات دی گئیں۔ مذکورہ کیمپ تحصیل گوجرہ کے مختلف دیہاتوں اور شہری آبادیوں میں لگائے گئے۔ واضح رہے کہ مرکزی جمعیت اہل حدیث تحصیل گوجرہ کے زیر اہتمام یہ تیسرا فری میڈیکل کیمپ تھا جسے عوام نے جماعت کے اس اقدام کو بے حد سراہا ہے۔

منجانب: محمد سرفراز حسن' ناظم نشر واشاعت تحصیل گوجرہ

مبارکباد

⊙ مرکزی جمعیت اہل حدیث تحصیل گوجرہ کے ذمہ داران مولانا عبدالقادر عثمان' حافظ محمد اسلم جٹ' میاں محمد افضل' ملک محمد اسلم آزاد' محمد سرفراز حسن' مولانا نیاز الٰہی گورسی نے پروفیسر حافظ عتیق اللہ عمر کو صدر اور پروفیسر عطاء الرحمٰن ظہیر کو جنرل سیکرٹری جمعیت اساتذہ پاکستان نامزد ہونے پر دلی مبارکباد دی ہے۔

منجانب: محمد سرفراز حسن گوجرہ

قائدین یوتھ فورس کا دورۂ ساہیوال عارفوالہ

⊙ اہل حدیث یوتھ فورس پاکستان کے قائدین حافظ ذاکر الرحمٰن صدیقی' حافظ فیصل افضل شیخ' مولانا نعیم الرحمٰن شیخوپوری اور ذوالفقار علی فاروقی ایک روزہ دورہ پر ساہیوال تشریف لائے۔ جامع مسجد طوبیٰ 134/9L پہنچنے پر خیر مقدم کیا گیا۔ یہاں نماز عصر کے بعد حافظ فیصل افضل شیخ نے درس حدیث دیا۔ بعد ازاں مرکزی جامع مسجد ثنائیہ سبزی منڈی میں یوتھ فورس شہر ساہیوال کی تنظیمی میٹنگ ہوئی' اس موقعہ پر مولانا اللہ یار صدیقی' قاری نذیر احمد' حاجی ہدایت اللہ' شاہد عتیق جٹ و دیگر کارکنان موجود تھے۔ اجلاس میں شہر ساہیوال میں یوتھ فورس کو منظم وفعال بنانے کے حوالے سے قائدین نے گفتگو کی۔ یہاں سے عارف والہ کے لیے روانہ ہوئے۔ جامع مسجد مکی محلہ ضیاء نگر عارف والہ میں نماز مغرب کے بعد یکجہتی کشمیر سیمینار سے مولانا نعیم الرحمٰن شیخوپوری' حافظ فیصل افضل شیخ' ذاکر الرحمٰن صدیقی اور قاری محمد حسن سلفی نے خطابات کیے۔ اس موقعہ پر ضلعی امیر قاری محمد یحییٰ صابر' محمد طاہر بھٹہ ضلعی صدر' مولانا یٰسین تبسم' قاری بلال شاد' یٰسین یزدانی و دیگر علماء موجود تھے۔

قاری محمد حسن سلفی' جنرل سیکرٹری AYF ضلع ساہیوال

تحصیل راجن پور کی مجلس شوریٰ کا اجلاس

⊙ مرکزی جمعیت اہل حدیث تحصیل راجن پور کی مجلس شوریٰ کا اجلاس 28 اگست 2016ء اتوار صبح 10 بجے مرکز مزاری مارکیٹ راجن پور میں منعقد ہوگا۔ ان شاء اللہ۔ زیر صدارت مولانا مولا بخش صدیقی امیر تحصیل راجن پور' مہمان خصوصی مولانا محمد یٰسین راہی امیر ضلع راجن پور اور مشتاق احمد ڈوڈی سرپرست ضلع راجن پور ہوں گے۔ معزز اراکین کو دعوت نامہ ارسال کیا جا رہا ہے' جن کو نہ ملے وہ اسی اعلان پر شرکت فرمائیں۔

منجانب: ریاض احمد علوی' ناظم تحصیل راجن پور

افتتاحی خطبہ جمعۃ المبارک

⊙ مرکزی جمعیت اہل حدیث تحصیل گوجرہ کے امیر حافظ محمد اسلم جٹ کی نگرانی میں تعمیر ہونے والی جامع مسجد راشد محمد خالد الشہوانی اہل حدیث محلہ سبطین ٹاؤن ٹوبہ روڈ گوجرہ کا افتتاح محترم قاری حبیب اللہ مدیر ادارہ المشارلیع خوشاب نے ۲۹ جولائی بروز جمعۃ المبارک کیا اور مذکورہ مسجد میں پہلا خطبہ جمعۃ المبارک بھی ارشاد فرمایا۔ اس موقع پر جماعت کے ذمہ داران اور کارکنان کی کثیر تعداد بھی موجود تھی۔

منجانب: محمد سرفراز حسن ناظم نشر واشاعت تحصیل گوجرہ

جمعیۃ اساتذہ پاکستان کے تنظیمی دورے

⊙ ۷ اگست بروز اتوار' قائدین' ڈاکٹر عبدالغفور راشد ناظم ذیلی تنظیمات' پروفیسر حافظ عتیق اللہ عمر صدر جمعیۃ اساتذہ پاکستان اور حافظ عبداللطیف وٹو معاون خصوصی۔

۱۔ قصور' بعد نماز فجر' درس قرآن' جامع مسجد حسین بن علی بستی لال شاہ ضلع قصور

۲۔ جامعہ محمدیہ گوجرانوالہ حافظ محمد عمران عریف ناظم شہر کی عیادت' اس موقع پر محمد رفیق سلفی' مولانا خالد بن بشیر' حافظ عمر صدیق بھی موجود تھے۔

۳۔ نوید ضیاء کے دفتر کا دورہ' محمد ابرار ظہیر سے باہمی دلچسپی کے امور پر بات چیت

۴۔ گجرات' علامہ طارق محمود یزدانی امیر ضلع' ضلع گجرات کے لیے جمعیۃ اساتذہ پاکستان کے ذمہ داران کی تقرری پر مشاورت۔

۵۔ جامعہ علوم اثریہ جہلم..... میزبان حافظ عبدالحمید عامر و حافظ عبدالغفور مدنی' ضلع اٹک' ضلع منڈی بہاؤالدین اور ضلع جہلم کے اساتذہ و پروفیسر حضرات کی شرکت' جماعتی اہداف' استاد کے کردار اور جماعتی نظم کی ضرورت واہمیت پر ڈاکٹر عبدالغفور راشد' پروفیسر حافظ عتیق اللہ عمر اور حافظ عبدالحمید عامر نے سیر حاصل گفتگو کی۔ ضلع اٹک' منڈی بہاؤالدین اور ضلع جہلم کے صدور اور سیکرٹریز کی نامزدگی بھی کی گئی۔

۶۔ اسلام آباد..... حافظ مقصود احمد سلفی امیر اسلام آباد' پروفیسر عنایت اللہ اور حافظ عامر صدیقی بن قاری عبدالوکیل صدیقی سے ملاقات ہوئی۔ جماعتی وتنظیمی امور پر گفتگو۔ اسلام آباد کے لیے پروفیسر عنایت اللہ کو صدر مقرر کیا گیا۔ حافظ عطاء الرحمٰن عامر' ناظم ضلع شیخوپورہ کے ہاں جماعتی وتنظیمی امور پر گفتگو ہوئی۔

منجانب: محمد طارق جاوید' ناظم دفتر جمعیۃ اساتذہ پاکستان

ضرورت

⊙ جامعہ ابی بکر للبنات مدینہ ٹاؤن فیصل آباد کے لیے ایک عدد ماہر' تجربہ کار حافظہ وقاریہ اور ایک عربی ٹیچر (درس نظامی مکمل کیا ہو) کی ضرورت ہے۔ حسب لیاقت معقول مشاہرہ' رہائش و دیگر سہولیات میسر ہوں گی۔

منجانب: پرنسپل جامعہ ہذا 0300-8828891

درخواست دعائے صحت

⊙ مولانا محمد رضوان گجر خطیب 288 رجہاہ والا تحصیل پیر محل موٹر سائیکل پر جاتے ہوئے حادثے کا شکار ہوگئے۔ تین ہڈیاں فریکچر ہو گئیں ہیں۔ قارئین کرام موصوف کی صحت کاملہ کے لیے دعا فرمائیں۔

قاری محمد حسن سلفی' جنرل سیکرٹری AYF ضلع ساہیوال

ضروری اعلان

⊙ جامعہ محمدیہ اہل حدیث للبنات گندھیاں روڈ کوٹ رادھا کشن میں وفاق المدارس السلفیہ پاکستان کا کورس اور بخاری شریف پڑھانے میں مہارت رکھنے والی شادی شدہ معلمہ کی اشد ضرورت ہے جس کی رہائش اور کھانے کا انتظام جامعہ للبنات میں ہی ہوگا۔ تنخواہ حسب قابلیت دی جائے گی۔

رابطہ نمبر: 0301-8404059-03354701232

نفاذِ اسلام سیمینار

⊙ مرکزی جمعیت اہل حدیث 62/E.B عارفوالہ کے زیر اہتمام ۲۳ جولائی ۲۰۱۶ء بعد نماز مغرب نفاذ اسلام سیمینار کا انعقاد ہوا جس میں قاری نعیم الرحمٰن شیخوپوری ناظم تبلیغ AYF پاکستان نے خصوصی خطاب کیا۔ اس موقع پر پروفیسر ڈاکٹر منیر احمد اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور اور قاری بلال شاد بھی تشریف فرما تھے۔

منجانب: شعبہ نشر و اشاعت تحصیل عارفوالہ

ماہانہ درس قرآن

⊙ مرکزی جمعیت اہل حدیث سٹی کوٹ رادھا کشن کے زیر اہتمام جامع مسجد اہل حدیث فاروق اعظم میں مولانا حافظ زکریا عاصم نے درس قرآن دیا۔

منجانب: حافظ احمد اللہ سلیم نائب ناظم سٹی کوٹ رادھا کشن

ضرورت امام وخطیب

⊙ مسجد الرحمٰن اہل حدیث گوالمنڈی راولپنڈی میں مستقل مزاج، پختہ عمر، درس نظامی کے حامل حافظ وقاری کی ضرورت ہے جو جمعہ کے خطبہ کے علاوہ نماز پنجگانہ اور بچوں کو قرآن پاک پڑھا سکے۔

رابطہ: حافظ وسیم اختر (راولپنڈی) 0333-0347777

ضرورت مدرس

⊙ شعبہ تحفیظ القرآن میں تدریس کے لیے قابل اور محنتی مدرس کی ضرورت ہے۔ قابلیت: حفظ قرآن، قراءت اور نصاب تجوید پر عبور (اضافی قابلیت) ہاتھ سے لکھی ہوئی درخواست، ذاتی کوائف اور تعلیمی اسناد ارسال کریں۔

الفوز اسلامک سنٹر، بلاک ایکس، ماڈل ٹاؤن، بہاولنگر

موبائل: 0332-6391715-0333-6319215

ضرورت خادم مسجد

⊙ مرکزی جامع مسجد مبارک اہلحدیث جام پور کے لیے ایک خادم مسجد کی ضرورت ہے جو مسجد کی صفائی، اذان، بوقت ضرورت نماز پڑھا سکے، شکل وصورت سنت نبوی کے مطابق ہو۔ آنے سے پہلے موبائل پر رابطہ کریں۔

رابطہ نمبر: 0333-8556472

انا للہ وانا الیہ راجعون!

مولانا عبداللہ یوسف کو صدمہ!

⊙ 2 اگست منگل کی شام کو مولانا کے بھتیجے اور برادر نسبتی مولانا عبدالسلام قضائے الٰہی سے وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! جو کنری ضلع عمرکوٹ سندھ میں مقیم تھے۔ مرحوم صوم وصلوٰۃ کے پابند اور قرآن کریم کی تلاوت کثرت سے کرتے تھے۔ پسماندگان میں تین بھائی دو بہنیں تین بیٹے اور ایک بیٹی سوگوار چھوڑے ہیں۔ ان کا بیٹا عبدالرؤف مستند عالم دین ہے۔ گذارش ہے کہ ان کی غائبانہ نماز جنازہ پڑھی جائے اور ان کے لیے دعا مغفرت کی جائے۔

شریک غم: عبدالمجید ناظم دفتر دارالحدیث اوکاڑہ

سید محمد رمضان شاہ وفات پا گئے!

⊙ مرکزی جمعیت اہل حدیث جام پور سٹی کے امیر جناب سید محمد رمضان شاہ بخاری گذشتہ دنوں طویل علالت کے بعد وفات پا گئے۔ حضرت مولانا محمد یٰسین راہی امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث ضلع راجن پور نے انتہائی رقت آمیز انداز میں نماز جنازہ پڑھائی جس میں لوگوں کی کثیر تعداد شریک ہوئی۔ احباب سے دعاء مغفرت کی اپیل ہے۔

منجانب: محمد اسماعیل ساجد ناظم جام پور

⊙ گوجرہ شہر محلہ نیو پلاٹ میں حاجی عبدالرؤف آرے والے کی بیٹی دوران زچگی بچہ اور والدہ دونوں مالک حقیقی سے جا ملے۔ مرحومہ کی نماز جنازہ ۲۹ جولائی ۱۱ بجے دن جنازگاہ کبوتر انوالہ قبرستان میں ادا کی گئی۔ نماز جنازہ میں احباب جماعت نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ اس موقعہ پر چوہدری محمد اسلم چیمہ ضلع ٹوبہ، پروفیسر احسان العزیز چوہان صدر AYF ضلع جھنگ اور مولانا بدر نصیر سلفی نے اظہار تعزیت کیا اور درجات کی بلندی کے لیے دعا کی۔ اللہ کریم مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ جگہ نصیب فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ آمین!

شریک غم: قاری عبدالرشید عابد، ناظم نشر و اشاعت ضلع ٹوبہ

⊙ چوہدری احمد یار میکن چیئرمین یونین کونسل موچی باغ (سرگودھا) رضائے الٰہی سے 8 اگست سوموار کو وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! مرحوم نہایت خوش اخلاق اور مہمان نواز تھے۔ وہ ضلع سرگودھا کے دینی مدارس سے عموماً اور جامعہ امام بخاری مقام حیات سے خصوصاً تعاون کرتے تھے۔ ان کی نماز جنازہ مولانا سمیع اللہ ساجد نے پڑھائی، نماز جنازہ میں جماعتی ذمہ داران، علماء کرام اور احباب جماعت نے شرکت کی۔

منجانب: عطاء محمد جنجوعہ، کوٹ بھائی خان سرگودھا

⊙ مولانا اشرف شہزاد کے چھوٹے بھائی اور مولانا اکرم زاہد کے بھانجے حافظ عبداللہ متعلم جامعہ البانیہ سیالکوٹ اور محمد سبطین محمدی ٹریفک حادثہ میں وفات پا گئے۔ نماز جنازہ وساویوالہ اسٹیڈیم میں ادا کی گئی جس میں علاقہ کی مذہبی وسیاسی شخصیات اور عوام کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔ اللہ تعالیٰ لواحقین کو صبر جمیل اور دونوں بھائیوں کے درجات بلند فرمائے۔ آمین!

منجانب: محمد عباس کھوکھر

جوھر نایاب

جدید طبی ریسرچ — مایوس ہونا گناہ ہے۔

بے اولاد حضرات کے لئے قومی شفاخانہ نے 30 سالہ طبی ریسرچ کے بعد ایک ٹانک ''جوھر نایاب'' تیار کیا ہے۔ اسے استعمال کر کے اپنی تازہ رپورٹ کے ساتھ ملیں۔ ان شاء اللہ رپورٹ اچھی ہوگی۔

قومی شفاخانہ نوشہرہ روڈ گوجرانوالہ

0345-6213064

الکرم لاؤڈ سپیکر اینڈ ایمپلی فائر

نام ہی کافی ہے

نئے لاؤڈ سپیکر کی مکمل ورائٹی دستیاب ہے۔

ایمپلی فائیر جدید ٹیکنالوجی کے ساتھ (نئی ورائٹی)

فضل مارکیٹ دوکان نمبر 2 چوک نیائیں گوجرانوالہ

فون نمبرز: 055-4212804,4226706-0300-6430029

محمد ذیشان ربانی

0343-6007696

میٹرک، ایف اے، بی اے پاس

طالبات کیلئے

مثالی پروگرام

اعلان داخلہ 2016 | داخلہ/انٹرویو 8 تا 14 اگست | آغاز کلاسز 15 اگست

اسلامی علوم اور عربی و انگلش میں مہارت کے ساتھ

ایف اے / بی اے / ایم اے

محفوظ ماحول میں اعلیٰ دینی تعلیم کے ساتھ مثالی پیشہ وارانہ صلاحیت

اسلام آباد کے بین الاقوامی ماحول میں اسلامک اسکالرز اور ماہرین تعلیم کے تعاون سے آئیڈیل تعلیمی پروگرام

اسلامی علوم کے ساتھ لاء، انگلش، عربی، آئی ٹی، ایجوکیشن، ٹرانسلیشن، آئی آر، صحافت وغیرہ میں روشن اسکوپ کیلئے

- انتہائی مناسب فیسیں
- یتیم/مستحق طالبات کیلئے اسکالرشپ
- پروگرام کے بعد باصلاحیت طالبات کیلئے فوری جاب
- بورڈ، یونیورسٹی اور وفاق سے امتحانات
- باپردہ محفوظ ہاسٹل
- پنڈی اسلام آباد کیلئے ٹرانسپورٹ

رابطہ کیجئے

معہد اللغۃ العربیۃ بدیہ پاکستان

INSTITUTE OF ARABIC LANGUAGE - ISLAMABAD

کوٹھی نمبر 15۔ مین نیلم روڈ، جی نائن تھری، اسلام آباد

فون 03215152880 051-2250535

الفتح ایمپلی فائر لاؤڈ سپیکر

نیو ایمپلی فائر کی بہترین ورائٹی دستیاب ہے

ہمارے ہاں نئے و پرانے ایمپلی فائر، ہوٹر، مائیک، ہارن، طوطی ہارن سٹینڈ، U.P.S کا لاسپیکر بازار سے رعائت خرید میں نیز مرمت کوالیفائیڈ مکینک کے پاس تشریف لائیں۔

پروپرائیٹر محمد عثمان

Al-Fatah
Loud Speaker Amplifier

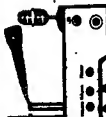

نیا نیں چوک نزد سٹی کالج گوجرانوالہ

Mob:0321-7432246
Mob:0334-7967107
Ph:055-4230167

گولڈن

عرصہ 47 سال سے مسجدوں کی خدمت میں پیش پیش

ایمپلی فائیر لاؤڈ سپیکر (رجسٹرڈ)

مساجد کے لئے خصوصی رعایت

اسپیورٹڈ U.P.S بھی دستیاب ہیں

مکمل ایمپلی فائر خود تیار کردہ دستیاب ہیں۔

ہمارے ہاں سے ایمپلی فائیر آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

ہوٹر، مائیک ہارسٹینڈ اور متعلقہ سپیکر پارٹس اور مرمت کا کام تسلی بخش کیا جاتا ہے۔

چوک نیا نیں نزد سٹی کالج گوجرانوالہ

0300-6430739
055-4213430

ساجد اور مدرسوں کیلئے خصوصی رعایت

سپر سٹار

ایمپلی فائیر لاؤڈ سپیکر

اینڈ ساؤنڈ سسٹم

0333-8294645
055-4237974
0312-7343693

ہمارے ہاں سے ایمپلی فائیر آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

ہوٹر، مائیک ہارسٹینڈ اور متعلقہ سپیکر پارٹس اور مرمت کا کام تسلی بخش کیا جاتا ہے۔

حافظ آباد روڈ چوک نیا نیں نزد فضل مارکیٹ گوجرانوالہ

پروپرائیٹر ایم اکرام مغل (ہر ملک)

جامعہ البانیہ

دینی علوم کا منفرد ادارہ

جدید طریقہ تدریس سے بجائے 8 سال کے صرف 2 سال میں مکمل درس نظامی جس میں

تجوید و قراءت | صرف و نحو | اصولِ تفسیر | اصولِ حدیث | اصولِ فقہ | زبان عربی

اصول وراثت | اصول مناظرہ | مسائل پر عبور اختلافی | باطلہ کا رد ادیان | صحاح ستہ | تفسیر قرآن

دو سال میں کروایا جاتا ہے

جامعہ البانیہ اور اس کی متعدد شاخوں سے سینکڑوں طلباء و طالبات فارغ ہو کر خدمت دین میں مصروف ہیں

کیا ہے کوئی باپ؟

اپنے بیٹے کی قربانی دے کر اللہ کے دین کے غلبے، کفر و شرک کے خاتمے اور بدعات و خرافات کے خلاف جہاد کرنے کیلئے اپنے بیٹے کو وقف کرے

داخلہ جاری رہتا ہے 20 اگست تک 2016

شرائط داخلہ

* حافظ قرآن یا کم از کم اردو پڑھنا لکھنا جانتا ہو۔
* اپنی دو عدد تصاویر اور والد کے شناختی کارڈ کی کاپی ہمراہ ہو۔
* سفید یونیفارم لازمی ہے
* موبائل اپنے پاس رکھنے کی اجازت نہ ہوگی، ایمرجنسی کی صورت میں رابطہ کروایا جا سکے گا۔
* علاقے کے امیر یا خطیب کی تصدیق اور بستر ہمراہ ہو۔
* داخلے کے وقت سرپرست کا آنا ضروری ہے۔
* ہاسٹل اور میس کی فری سہولیات ہیں۔

مقررہ تاریخ اور شرائط کے بغیر تشریف نہ لائیں

رابطہ: محمد یحییٰ حلمدی (بس سٹاپ فتح گڑھ ایجنسی چوک) جامعہ البانیہ اہلحدیث 0321-7145727
(نزد گرین ہل فیکٹری) شتاب گڑھ سیالکوٹ 0304-1517504

1998 سے جامعہ البانیہ کا نصاب تعلیم اور طریقہ تدریس کا کامیاب ارتقائی سفر

پاکستان میں پہلی مرتبہ 2 سالہ درس نظامی کا تعارف

محمد یحییٰ حامدی نے کروا کر مدارس کی دنیا میں انقلاب برپا کر دیا۔

علماء محدثین اور ماہرین نصاب کے مشوروں اور جدید سے جدید تر تحقیق کے ساتھ جامعہ البانیہ میدان عمل میں

☆ جامعہ البانیہ نے جدید طریقہ تدریس سے 8 سالہ درس نظامی 2 سال میں مکمل کروا کر کثیر تعداد میں علماء خطباء اور مدرسین تیار کئے۔

☆ پچاس علماء کرام صرف سیالکوٹ میں مرکزی مساجد میں ممبر و محراب کے وارث جامعہ البانیہ کی محنت کا نتیجہ ہے۔

☆ جبکہ کثیر تعداد جامعہ البانیہ کے فارغ علماء کرام دوسرے شہروں میں خدمت دین میں مصروف ہیں۔

☆ جامعہ البانیہ کے فارغ کئی علماء کرام بیرون ملک تعلیم و تدریس کا کام سرانجام دے رہے ہیں۔

☆ ملک بھر میں جامعہ البانیہ کی متعدد شاخوں سے سینکڑوں طلباء اور طالبات ہر سال میراث نبوی ﷺ کے امین بن رہے ہیں۔

☆ جامعہ البانیہ میں ہر مکتب فکر کے طالب علم داخلہ لیتے ہیں۔ لیکن تھوڑے ہی وقت میں تدریس کے ذریعے سلفی زندگی اختیار کر لیتے ہیں۔

☆ جامعہ البانیہ میں ذہن سازی، افراد سازی اور مسلکی قیادت کا کام برق رفتاری سے ہو رہا ہے۔

☆ کیونکہ انسان کی ذہن سازی، سیرت سازی اور مدارس کی تعمیر انبیاء کی زندگی کا مشن ہے۔

☆ مدارس ہی محمدی ﷺ تہذیب و ثقافت اور سیرت سازی کے منبع اور سرچشمہ ہیں۔

☆ تو کیا کوئی ہے باپ؟ اللہ کے دین کے غلبے، کفر و شرک کے خاتمے، بدعات و خرافات کے خلاف جدوجہد کرنے اور جنت النعیم کا مالک بننے کیلئے اپنے بیٹے کو وقف کرے۔

رابطہ: **محمد یحییٰ حامدی**
(بس سٹاپ فتح گڑھ آبنسی چوک) جامعہ البانیہ اہلحدیث 0321-7145727
(نزد گرین بل فیکٹری) شتاب گڑھ سیالکوٹ 0304-1517504

جامعہ البانہ کے 2 سالہ درس نظامی کی تقریبات میں شرکت کرنے والے علماء کرام

2000

الشیخ محمد یحییٰ عزیر میر محمدی ☆ الشیخ حافظ محمد الیاس اثری
الشیخ حافظ ابتسام الٰہی ظہیر ☆ الشیخ عبداللہ نثار

2002

الشیخ محمد یحییٰ گوندلوی ☆ الشیخ اکرم شاہ گیلانی
الشیخ پروفیسر حافظ مطیع الرحمن ☆ الشیخ پروفیسر حافظ ساجد میر

2004

الشیخ عبداللہ ناصر رحمانی ☆ الشیخ حافظ زبیر علی زئی
الشیخ ڈاکٹر فضل الٰہی ☆ الشیخ حافظ محمد سعید کلیروی

2006

الشیخ عبداللہ امجد چھتوی ☆ الشیخ عبدالوکیل صدیقی
الشیخ زبیر علی زئی ☆ الشیخ حافظ اسعد محمود
الشیخ سینیٹر پروفیسر ساجد میر ☆ عبدالمالک مجاہد
الشیخ عباس انجم

2008

الشیخ عبداللہ ناصر رحمانی ☆ الشیخ طالب الرحمن شاہ
الشیخ قاری عبدالسلام عزیزی

2010

الشیخ عبدالمنان نور پوری ☆ الشیخ طیب الرحمن زیدی

2012

الشیخ صہیب میر محمدی

2015

الشیخ مفتی عبیداللہ عفیف ☆ الشیخ عبدالسمیع عاصم

Al Kareem Printers 052-4567224 / 0333-8602486

جامعۃ تنویر القرآن

معہد خنساء للبنات

لاہور

اعلان داخلہ

بانی: مولانا محمد امین حلیم رحمہ اللہ
مدیر: حافظ شفیق الرحمن بن مولانا محمد امین حلیم حفظہ اللہ

30 اگست 2016 تک داخلہ جاری رہے گا

آپ یقیناً چاہیں گے کہ آپکا نونہال اسلامی ریسرچ سکالر، راسخ العقیدہ اور داعی الی اللہ ہو۔ صاحب کتاب اور صاحب قلم ہو۔ اُردو، عربی، انگلش زبان لکھنا پڑھنا اور بولنا جانتا ہو تو

جامعۃ تنویر القرآن اور معہد خنساء للبنات سے بہتر کوئی انتخاب نہیں

ذہین اور پوزیشن ہولڈر بچوں کے والدین کے لئے عظیم خوشخبری **وفاق المدارس السلفیہ سے الحاق شدہ**

خصوصیات: درس نظامی کی ساتھ میٹرک سے ایم اے تک ریگولر معیاری تعلیم * ثانویہ عامہ سے عالیہ تک کلاسز جاری * علوم اسلام وعصریہ میں ماہر محنتی اور تجربہ کار اساتذہ * 24 گھنٹے کا مرتب ٹائم ٹیبل طلبہ کی ہمہ وقت تعلیمی وتربیتی رہنمائی * شاندار اور جامع لائبریری * عربی انگلش لینگویج لیب * تعلیمی وتحریری اور تقریری مقابلوں کا اہتمام * ریسرچ سکالرز اور ماہرین تعلیم سے استفادے کے لیے تربیتی پروگراموں کا انعقاد * مطالعاتی وتفریحی ٹورز * جسمانی فٹنس کے لیے ورزش اور کھیلوں کا انعقاد * ماہانہ ٹیسٹ اور پروگریس رپورٹ سے آگاہی * حکومتی نظام تعلیم کے مطابق داخلہ اور تعلیمی دورانیہ * پوزیشن ہولڈر طلبہ کے لیے خصوصی انعامات اور تعلیمی وظائف۔ آخری کلاس سے فارغ التحصیل طلبہ کا میرٹ پر مدینہ یونیورسٹی میں داخلہ۔ مستحق طلبہ کیلیئے خصوصی وظائف۔

سہولیات: شاندار تین منزلہ ہاسٹل * پرسکون، خوبصورت کشادہ ماحول * تین وقت کا معیاری کھانا۔ دھوبی حجام اور علاج معالجہ فری * صاف شفاف پانی کے لیے جدید فلٹریشن پلانٹ۔

شرائط: امیدوار مڈل پاس ہو۔ حافظ قرآن کو ترجیح دی جائے گی۔ داخلہ انٹری ٹیسٹ تحریری وزبانی انٹرویو کے ذریعے ہوگا۔ اسناد و سرٹیفکیٹ، ب فارم / شناختی کارڈ * والد / سرپرست کے قومی شناختی کارڈ کی کاپی اور دو عدد تصاویر ہمراہ لائیں۔

معہد خنساء للبنات / بچیوں کیلئے تمام تر مذکورۃ سہولیات اور تعلیم وتربیت الگ باپردہ تین منزلہ بلڈنگ میں موجود ہیں۔

رابطہ: (برائے طلباء) پروفیسر حافظ عبدالحفیظ مدنی +92-302-4580611
(برائے طالبات) قاریہ رقیہ امین +92-303-3477720
+92-42-35417734 / +92-42-35417735

جامعہ تنویر القرآن حبیب پارک نزد ملتان چونگی ملتان روڈ لاہور

مرکزی جمعیت واہلحدیث یوتھ فورس گلشن پارک مغلپورہ لاہور کے زیر اہتمام

آغاز خطبہ 12:30 بجے

نماز 1:30 بجے

ان شاء اللہ

خطبہ جمعۃ المبارک

فقید المثال عظیم الشان

19 اگست 2016ء کا

مقام

جامع مسجد عثمان غنیؓ اہلحدیث گلشن پارک مغلپورہ لاہور

زیر نگرانی

حضرت مولانا حافظ محمد یٰسین ظہ صاحب

خطاب

استاذ العلماء شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالرشید مجاہد آبادی صاحب

جانشین علامہ محمد مدنی (مرحوم) بانی اوّل مسجد ہذا

مقرر انقلاب

حضرت صاحبزادہ مولانا سعد محمد مدنی صاحب

مدینہ یونیورسٹی سعودی عرب

سابق صدر اہلحدیث سٹوڈنٹس فیڈریشن پاکستان

آف جہلم

خواتین کیلئے پردہ کا انتظام ہوگا

اہلِ اسلام سے شرکت کی اپیل کیجاتی ہے

الداعی الی الخیر

انتظامیہ جامع مسجد عثمان غنیؓ اہلحدیث گلشن پارک مغلپورہ لاہور

0300-4478611

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری خادم مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان 0300-0320-0333-0313 4110657 0300-9354701 infansattar1977@gmail.com

دینی و دنیاوی تعلیم کے خواہشمند طلبہ کیلئے

باوقار و مستقبل

جامعہ میں تعلیم و تدریس فرقہ واریت سے بالاتر خالصتاً کتاب و سنت کی روشنی میں دی جاتی ہے

جامعہ کا شمار اعزاز
مدینہ یونیورسٹی میں گزشتہ
10 سالوں میں 36 طلبہ کا داخلہ

قسم الدراسات الإسلامية والعربية
درس نظامی کے ساتھ ساتھ
میٹرک تا بی اے سہولت کے ساتھ

جامعہ کا ایک اور اعزاز
الجامعۃ القاسمیۃ شارجہ الحاق
حکومت شارجہ کے جامعہ
سالانہ پانچ طلباء کے
سکالر شپ
الجامعۃ القاسمیۃ شارجہ میں
کلیۃ الشریعۃ والقانون میں اعلیٰ تعلیم کیلئے

جامعہ کی عالیہ کی سند وفاق کی سند کے برابر ایم اے عربی و ایم اے اسلامیات کے برابر

بانی
بقیۃ السلف حضرۃ مولانا
حافظ عبد الغفور رحمہ اللہ

کمپیوٹر کی تعلیم کا معقول انتظام

داخلہ 10 شوال سے شروع ہوگا

فرقہ پرستی کے اس دور میں اعتدال کا علمبردار

جامعہ عبد الغفور

مدیر الجامعۃ
حافظ احمد حقیق

فاضل مدینہ یونیورسٹی
حافظ عبد الغفور مدنی

بانی
حرمین
علامہ محمد مدنی رحمہ اللہ تعالیٰ

عظیم الشان جامع مسجد میں سینکڑوں کتب پر مشتمل لائبریری • جدید سہولتوں سے آراستہ کلاس رومز • صحت مند پرسکون کشادہ اور سرسبز ماحول • کہنہ مشق مجتہد، ذہین قابل اور مدینہ یونیورسٹی کے فاضل اساتذہ کرام • نصاب تعلیم سعودی یونیورسٹیوں کے مطابق • مدینہ یونیورسٹی سے معادلہ • جامعۃ الامام محمد بن سعود الاسلامیۃ (الریاض) • اور جامعہ ام القریٰ مکہ مکرمہ وغیرہ میں داخلے کے مواقع

شرائط داخلہ
• داخلہ کے وقت والد یا سرپرست کا ہمراہ آنا لازمی ہے
• امیدوار کا پرائمری پاس اور ناظرہ قرآن پڑھا ہونا ضروری ہے
• مڈل پاس اور حافظ قرآن کو ترجیح دی جاتی ہے

الداعی الی الفوز والفلاح
حافظ عبد الحمید عامر بن حافظ عبد الغفور
رئیس جامعہ علوم اثریہ جہلم پاکستان

رابطہ فون 613671-613684 فیکس 613672 کوڈ نمبر 0544

عبد الرشید قمر لاہور (042) 7143686 - 6312329

Weekly AHL- E - HADITH
CPL No 116
Head Office:
Tell. 042-37729933
Fax: 042-37725525
Weekly Ahl-e-Hadith 042-37720257
Paigham T.V: 042-37722876
106, Ravi Road Lahore (54000)
E-Mail: weeklyahlehadith@yahoo.com
WEBSITE: www.ahlehadith.org

اتحادِ امت و تحفظِ حرمین شریفین کانفرنس

مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان

کے زیر اہتمام

عظمت

زیر صدارت

پروفیسر سینیٹر ساجد میر حفظہ اللہ

امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان

زیر نظامت

ڈاکٹر حافظ عبدالکریم حفظہ اللہ

ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان

خصوصی شرکت

امام مسجد نبوی ﷺ

خصوصی شرکت

امام قبلہ اول مسجد اقصیٰ (فلسطین)

بتاریخ 21 اگست 2016ء بروز اتوار

بمقام کنونشن سنٹر، اسلام آباد

بوقت 11:00 بجے دن

عالم اسلام کی بین الاقوامی شخصیات اور پاکستان کے مذہبی و سیاسی قائدین شرکت فرمائیں گے۔

حرمین شریفین کی عظمت و تقدس اور اس کے دفاع کیلئے تمام مسلمان شرکت کی سعادت حاصل کریں۔

مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان 106 راوی روڈ لاہور 042 7729933 مرکزی جمعیت اہل حدیث اسلام آباد 051-2607992